



بلوچستان صوبائی اسمبلی



مباحثات (سہ شنبہ ۲۷ جون ۱۹۷۲ء)

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
۱	تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	۱
۲	نشاندہ سوالات اور انکے جوابات۔	۲
۶۳	غیر نشاندہ سوالات اور انکے جوابات۔	۳
	تحریک استحقاق (اسمبلی سیکرٹریٹ کی جام صاحب کو ان کی بجٹ تقریر کی نقل وقت پر مہیا نہ کر سکتا)	۴
۶۸		
۷۰	میزانیہ برائے سال ۷۳-۱۹۷۲ء پر عام بحث۔	۵
	صوبائی مجموعی فنڈ سے ادا کئے جانے والے اخراجات (Charged Expenditure) پر بحث۔	۶
۱۰۱		

بلوچستان صوبائی اسمبلی

پہلی اسمبلی کے دوسرے اجلاس کی کارروائی

بروز شنبہ ۲۶ جون ۱۹۶۴ء

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبرز سابقہ ٹائون ہال کوشہ میں زیر صدارت
سر دائر محمد خان بارو زئی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

وقت: بجے صبح شروع ہوا

تلاوت کلام مجید و ترجمہ: از مولوی شمس الدین صاحب ڈپٹی اسپیکر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخْفَوْا بِمَا سَبَّحْتُمْ بِهِ اللّٰهُ ط
فَيَقْرِئْكُمْ لَيْسَ لَكُمْ اَنْ تَكْتُمُوْا شَيْْءًا وَّ اَنْ تَنْتَهِیْٓا عَنْ شَيْْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اَمَنْ
الرَّسُوْلُ بِمَا اُنزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلُّ اَمَنْ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ
وَ كُتُبِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ لَا تُفْرِقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ
اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ لِنَفْسٍ اِلًا وُسْعَهَا
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا كَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ لَمْ نَسْئَلْكَ اَوْ اَخْطَاْنَا ؕ
وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِضْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْنَا مَا لَا كَافَّةَ
لَنَا بِهِهٖ وَ اَعْفُ عَنَّا وَ اَعْفُ لَنَا
الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ۝

سورۃ بقرہ رکوع ۴ آیت ۳۸

ترجمہ: وہاں اللہ کے ہے جو کچھ نیک آسمانوں کے ہے اور جو کچھ نیک زمین کے ہے اور اگر ظالم کرو

جو پھینچ تمہارے کے ہے۔ یا چھپاؤ اس کو۔ حساب لے گا تم سے ساتھ اس کے اللہ۔ پس بچنے کا جس کو چاہے اور عذاب کرے گا جس کو چاہے۔ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔ ایمان لایا یا غیر ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف اس کے پروردگار اس کے نئے اور مسلمانوں نے۔ ہر ایک ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور ساتھ مشرقتوں اس کے اور ساتھ کتابوں اس کے اور ساتھ رسولوں اس کے۔ نہیں عبادنی ڈالتے ہم درمیان کسی کے پیغمبروں اس کے سے۔ اور کہا انہوں نے سنا ہم نے اور مانا ہم نے بخشش مانگتے ہیں۔ ہم تیری لے رب ہمارے۔ اور طرف تیرے ہے پھر ہر انہیں کی کیفیتا اللہ کی جی کو گرفتار اس کی پر۔ واسطے اس کے ہے جو کیا یا اس نے لے رب ہمارے مت پر تیرے ہم کو اگر بھول گئے ہم۔ یا خطا کی ہم نے۔ اے رب ہمارے رت رکھ اوپر ہمارے بوجھ جیسا کہ لکھا تو نے اس کو اس کو اوپر ان لوگوں کے جو پہلے ہم سے تھے۔ اے رب ہمارے۔ اور مت اٹھا ہم سے وہ چیز کہ نہیں طاقت واسطے ہمارے ساتھ اس کے اور معاف کر ہم سے۔ اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم کو تو ہے دوستدار ہمارا پس مدد دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے۔

JAM MIR GHULAM QADIR KHAN:-

Point of order, Sir. Today's agenda is not on our tables.

(The agenda was placed on the table of Members)

کیا میں آپ کی اجازت سے طالبات پیش
مولوی محمد حسن شاہ:- کر سکتا ہوں؟

میں سوالات کا وقفہ ختم ہو جائے مولانا صاحب
مسٹر اسپیکر:- پھر اس کے بعد

سوالات جی۔

پدم امپال سیف اللہ خان پر اچھڑا

کیا وزیر آب پاشی در قیامت بتائیں گے کہ

۱۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع قلات میں زرعی مزدوریات کے لئے ٹیوب ویل اور کنوژوں پر واٹر پیپ چلانے کے لئے بجلی فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ایسے کنکشنوں کی تعداد بچہ کنکشن کی منظور شدہ اہل پاور کیا ہے؟

(ج) ان کنکشنوں میں تاریخ وار کم نمبری ۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۵ء تک بجلی کی فراہمی کتنے گھنٹے منقطع رہی؟

د۔ زراعت پیشہ لوگوں کے لئے حکومت بجلی کی باقاعدہ فراہمی کے لئے کیا اقدامات کرنا چاہتی ہے؟

وزیر آب پاشی سردار عبدالرحمن

۱۔ جی ہاں ہمارے ریکارڈ کے مطابق ضلع کوئٹہ پشین اور ضلع قلات میں ٹیوب ویل اور کنوژوں پر واٹر پیپ چلانے کے لئے زرعی استعمال کے واسطے بجلی فراہم کی جاتی ہے۔

(جی ہاں ہمارے موجودہ ریکارڈ کے مطابق ضلع کوئٹہ پشین اور ضلع قلات میں کنکشنوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے :-

ضلع	تعداد کنکشن	کلواٹ	ٹوٹل ٹوڈ
۱۔ کوئٹہ	۳۶۸	کلواٹ	۳۸۰۷
۲۔ پشین	۲۵۲	"	۵۶۳۹
۳۔ قلات	۲۶۲	"	۵۲۸۰

(ج) اس سوال کا جواب منسلک چارٹ پر تفصیلاً درج ہے

(د) بجلی کی کمی اور لوڈ شیڈنگ کو دور کرنے کے لئے انجی سے ایک گیس ٹریڈنگ کمپنی جو تقریباً ۵۸۰ کلواٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ کوئٹہ قریل پاور اسٹیشن پر بجلی چلانی ہے اس کو چلانے کا کام تقریباً شروع ہو جائے گا اس کے علاوہ تقریباً یعنی ۱۰ ماہ جون کے دوسرے ہفتے موجودہ ڈیزل انجن کی صفائی کے بعد مزید ۶۰۰۰ کلواٹ کا

اوقات منتقلہ بجلی	تاریخ	اوقات منتقلہ بجلی	تاریخ
۲	۳	۲	۱
ایضاً	۱-۲-۴۲	۲-۲-۴۲	۲-۲-۴۱
گھنٹے	۲۵-۲-۴۲	۱۹-۲-۴۲	۲۱-۲-۴۱
بجلی بند نہیں ہوئی	۲۸-۲-۴۲	۲۹-۲-۴۲	۱۵-۲-۴۱
ایضاً	۲۸-۲-۴۲	۲۹-۲-۴۲	۱۵-۲-۴۱
گھنٹے	۳۱-۲-۴۲	۲۹-۲-۴۲	۲۵-۲-۴۱
گھنٹے	۵-۲-۴۲	۱-۲-۴۲	۳۰-۲-۴۱
بجلی بند نہیں ہوئی	۱۵-۲-۴۲	۹-۲-۴۲	۲۱-۲-۴۱
گھنٹے	۲۲-۲-۴۲	۲۹-۲-۴۲	۲۱-۲-۴۱
بجلی بند	۲۰-۲-۴۲	۱-۲-۴۲	۲-۲-۴۱
گھنٹے	۱۵-۲-۴۲	۱-۲-۴۲	۱۵-۲-۴۱
گھنٹے روزانہ	۳-۲-۴۲	۱۲-۲-۴۲	۲۵-۲-۴۱
بجلی بند نہیں ہوئی	۱-۲-۴۲	۱۲-۲-۴۲	۱-۲-۴۱
گھنٹے روزانہ	۲۸-۲-۴۲	۲۹-۲-۴۲	۲۱-۲-۴۱
بجلی بند نہیں ہوئی	۲۰-۲-۴۲	۲۱-۲-۴۲	۵-۲-۴۱
ایضاً	۱۹-۲-۴۲	۱-۲-۴۲	۴-۲-۴۱
گھنٹے روزانہ	۲۰-۲-۴۲	۲۱-۲-۴۲	۴-۲-۴۱
بجلی بند نہیں ہوئی	۲۱-۲-۴۲	۱-۲-۴۲	۲۱-۲-۴۱
ایضاً	۱۴-۲-۴۲	۱۵-۲-۴۲	۱۴-۲-۴۱
گھنٹے	۲۵-۲-۴۲	۲۹-۲-۴۲	۱۴-۲-۴۱
بجلی بند نہیں ہوئی	۲۸-۲-۴۲	۲۹-۲-۴۲	۲۱-۲-۴۱

اوقات شقطع بجلی	تاریخ	اوقات شقطع بجلی	تاریخ
۴	۳	۲	۱
ایضاً	۲۵-۳-۷۲ تا ۱-۳-۷۲	۶ گھنٹے	۲۱-۹-۷۱ تا ۱-۹-۷۱
۶ گھنٹے	۳۱-۳-۷۲ تا ۲۹-۳-۷۲	۶ گھنٹے روزانہ	۲۱-۱۰-۷۱ تا ۱-۱۰-۷۱
۶ گھنٹے	۱۵-۴-۷۲ تا ۱-۴-۷۲	۱۳ گھنٹے	۲۱-۱۰-۷۱ تا ۲۲-۱۰-۷۱
بجلی بند نہیں ہوئی	۲۵-۴-۷۲ تا ۶-۴-۷۲	۶ گھنٹے روزانہ	۱۴-۱۱-۷۱ تا ۱-۱۱-۷۱
۶ گھنٹے	۲۸-۴-۷۲ تا ۲۶-۴-۷۲	بجلی بند نہیں ہوئی	۲۵-۱۱-۷۱ تا ۱۵-۱۱-۷۱
بجلی بند نہیں ہوئی	۳۰-۴-۷۲ تا ۲۹-۴-۷۲	۶ گھنٹے روزانہ	۲۰-۱۱-۷۱ تا ۲۵-۱۱-۷۱
۶ گھنٹے روزانہ	۱۵-۵-۷۲ تا ۱-۵-۷۲		

جام میر غلام قادر خان

کیا اس زمرے میں صرف ضلع قلات ہی آتا ہے یا دوسرے اضلاع بھی؟

وزیر آب پاشی و برقیات

جناب والا! آئریبل ممبر نے صرف یہ پوچھا تھا کہ ضلع قلات کو کوئٹہ ڈسٹرکٹ میں بجلی کے کنکشن سے ٹرب ویل چلانے

جا رہے ہیں یا نہیں؟ میں نے ان کا جواب عرض کیا۔

اسپیئر

جام صاحب ضلع قلات کھلے۔

میال سیف اللہ خان پراچہ

کیا وزیر متعلقہ ڈیپارٹمنٹ میں گئے کہ چارٹ کے مطابق زمیستداروں کا جو اتنا نقصان ہو رہا ہے۔ تو گورنمنٹ اس مسئلے میں کیا قدم اٹھا رہی ہے کہ پھر یہ دو بارہ Load Shading

نمبر ۶

وزیر آب پاشی و برقیات

جناب اسپیکر سے پہلے بھی کئی مرتبہ یہی سوال بار بار پوچھا گیا اس کے جواب میں میں نے عرض کیا تھا کہ یہ محکمہ اپنی طرف سے بہترین کوشش میں مصروف ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے زیادہ سے زیادہ جنرل سٹریٹ مرزید پاور سپلائی کرنے کے لئے استعمال کے مواقعیں تاکہ زمیستداروں کی ضرورت پوری ہو اور انہیں تکلیف اور نقصان نہ ہو۔

۱۱۔ میال سیف اللہ خان پراچہ

کیا وزیر آب پاشی و برقیات بتائیں گے کہ:-

۱۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ وہ ٹیوب ویلز جو کہ محکمہ صحت کے تحت کوئٹہ شہر کو پانی مہیا کرتے ہیں اور ان میں سے ایک سریا باریوے کراسنگ کے نزدیک شاہراہ رضا پہلی کے آخر میں دوسرا ریشانی روڈ قیسر انز کوئٹہ تحصیل اور چوٹھا غریب آباد نزد آخر بارش روڈ واقع ہیں بند کر دیئے گئے ہیں؟
ج۔ اگر سوال نمبر ۱ کا جواب اثبات میں ہے تو مندرجہ بالا ٹیوب ویل ۱۹۷۰ اور ۱۹۷۱ء کے دوران کتنی مدت بند رہے؟

ج۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ صحت عامہ مندرجہ بالا ٹیوب ویل کے لئے دو ڈرائیوروں کو دو ماہین اور دو چوکیداروں کو تنخواہ ادا کر رہا ہے؟

وزیر آب پاشی و برقیات:-

۱۔ (ا) تین ٹیوب ویلز بمقام سرآب روڈ باریوے کراسنگ

شرح ریٹسانی اور کوئٹہ تحصیل محکمہ صحت عامہ سے محکمہ آب پاشی کو بند حالت میں منتقل ہوئے کیونکہ ان ٹیوب میں پانی کے ساتھ مٹی آرہی تھی۔ اور ان پر نصب شدہ مشینیں مستراب ہو چکی تھیں۔ ان ٹیوب دیلوں کو بحال کرنے کے لئے دو بارہ کوششیں کی گئیں۔ تاکہ پانی کے ساتھ مٹی نہ آئے۔ نصب شدہ مشینوں کو مرمت کرنے کے بعد ٹیوب دیلوں کی صفائی کا کام شروع کیا گیا۔ اور کوششیں اب تک جاری ہیں چونکہ یہ یہ ٹیوب دیلوں کو ٹیوب کو پانی نسراہم نہیں کر رہے تھے اس لئے یہ بند خیال کئے جا رہے تھے ان کی صفائی کا کام جاری تھا اور اب تک جاری ہے یہ ٹیوب دیلوں دو ماہ اور چلائے جائیں گے اگر یہ صفائی نہ ہوئے تو بالکل بند کر دیئے جائیں گے۔ ٹیوب دیلوں عزیز آباد کجہ نصب شدہ مشین محکمہ صحت عامہ سے منتقل ہوا۔ لیکن بجلی کا کنکشن نہ ہونے کا وجہ سے بند رہا۔ کیونکہ بجلی کی کیا بجلی تھی عرصہ ایک ماہ ہوا ہے

کہ بجلی ملنے پر ٹیوب دیلوں کا کام کرنے لگے۔

(ج) ٹیوب دیلوں کو پانی صاف کرنے کی غرض سے چلائے جا رہے ہیں اور ان سے پانی برائے آب نوشی بلدیہ کو نہیں دیا جا رہا ہے۔

(ج) مندرجہ بالا ٹیوب دیلوں پر ڈرائیور۔ والو مین چوکیدار۔ محکمہ آب پاشی کو محکمہ صحت عامہ سے منتقل ہوئے جن کو ٹیوب دیلوں کی صفائی اور رکھ بھال پر رکھی گئی۔ اس کے علاوہ دوسرے ٹیوب دیلوں جو کہ کوئٹہ شہر میں پھیلے ہوئے ہیں بصورت حسرتی مشین میکنگ کے ساتھ کام کرتے ہیں تاکہ دوسرے ٹیوب دیلوں خرابی کے باعث بند نہ ہوں اور انکی فوری مرمت ہو جائے۔ میکنگ کے ساتھ اور ترامہ مددگار عملہ نہیں ہے، اور یہی ڈرائیور اور والو مین اس کے ساتھ کام کرتے ہیں محکمہ ٹیوب دیلوں (۱۶) سو گھنٹوں سے زیادہ چلتے ہیں۔ ان تمام اوقات کے دوران انہی ڈرائیوروں اور والو مین کو انتقال کیا جاتا ہے

میال سیف اللہ خان پراچہ :- جن ٹیوب دیلوں کا ذکر آپا۔ ان پر کتنا خرچ آیا ہے

عوام کا کتنا پیسہ اسی تک لگے ہے؟

وزیر آب پاشی و برقیات :- آنریبل ممبر اس لئے سوال کے لئے تازہ نوٹس

اگر دیں تو مناسب ہوگا

میاں سیف اللہ خان پراچہ۔ یہ صحیح ہے کہ جب یہ تین ٹوب ویلز لگائے گئے تھے تو اس کا مقصد یہ تھا کہ کڑنہ کے عوام کو پینے کا پانی دیا جائے یہ آپیشی کے لئے نہیں لگائے گئے تھے

وزیر آب پاشی و برقیات نے یہ کہا کہ میں عرض کیا کہ ان ٹوب ویلز میں Defect ہے کہ ان میں مٹی آ رہی ہے ہماری یہ کوشش ہے کہ یہ مائنر اور پانی صحیح آجائے۔ اگر صحت پانی نہ آسکے تو ہم ان کو بند کرنے والے ہیں ان سے فائدہ نہیں۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ۔ یہ جو نقص کہا گیا ہے کیا اس وجہ سے تو نہیں کہ غلط قسم کے Strainers نیچے لگائے گئے ہیں اور چونکہ وہ غلط قسم کے لگائے گئے تھے اب وہ صحیح کام نہیں کر سکتے اور مٹی و ریت انڈر آ رہی ہے۔

وزیر آب پاشی و برقیات۔ تحقیقات کریں گے ہو سکتا ہے کہ اس میں ٹیکنیکل Defect ہو۔

جگامیر غلام قادر خان۔ کیا وزیر آب پاشی و برقیات بتائیں گے کہ اسے تنگی میں جو ٹوب ویلز لگائے گئے ہیں ان کو تیز ریم پاپ فہری آبادی کے لئے اب تک نہیں لایا گیا؟ جب ان اسکیم پر کام نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟ جب کہ حکومت موجودہ سال میں اس اسکیم کے لئے رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آب پاشی و برقیات

۱۔ شہر میں نصب شدہ ٹوب ویلز میں پانی کافی ہے
جب۔ شہری آبادی کو پینے کا پانی ان سے دیا جا رہا ہے

ج۔ اس لئے شنگی ٹیوب ویل کے پانی کو شہر میں لانے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ البتہ اگر مقامی زمیندار اس ٹیوب ویل کے پانی کو زرعی مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہے تو مغزہ خرچ ادا کر کے محکمہ آب پاشی سے پانی لے سکتے ہیں۔

جہاں میر غلام قادر خان جناب وزیر باغبان سے یہ سوال کچھ پوچھنا تھا اور جواب کچھ دیا گیا۔ اس لئے میں

قائد ایوان: سرسدار عطاء اللہ خان سیگل اپوائنٹ آف آرڈر raise کریں۔

جہاں میر غلام قادر خان یہی میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ میں نے سوال کچھ پوچھا ہے اور وزیر باغبان سے جواب کچھ دیا ہے۔

مسٹر اسپیکر کیا سوال تھا آپ کا؟

جہاں میر غلام قادر خان۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا وزیر آب پاشی پتہ میں گے کہ شنگی میں جو ٹیوب ویل لگایا گیا ہے اس پانی کو پھر بعد پائپ شہری آبادی کے لئے اب تک نہیں لایا گیا؟
میرے سوال میں لفظ "بیاری" لکھا ہوا تھا۔ اور انہوں نے اس لفظ "بیاری" کو حذف کر دیا اور شنگی کا ٹیوب ویل بیاری کے عوام کو پانی پہنچا سکتا ہے تو اس ٹیوب سے بیاری کو پانی فراہم کیا جائے تاکہ بیاری کے عوام اس پانی سے مستفید ہو سکیں کیونکہ یہ پانی ضائع جا رہا ہے تو سوال کچھ پوچھا گیا ہے وزیر عطاء اللہ خان سے جواب لکھا اور دیا۔

Leader of the House. Sir, I will reply this Point of order.

As a Leader of the House I quite accept the allegations of the Honourable Member and to create a Precedence in this House let me give a statement in this House that I am going to call the explanation of this Department for not having submitted the appropriate reply, the reply submitted to this House is not appropriate. I agree to it.

Jam Mir Ghulam Qadir Khan:- Thank you. Sir,

میاں سیف اللہ خاں پراچہ - جناب اسپیکر یہ سوال جو ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس
نے بڑی مہربانی کر کے ہیں کیا وہی سب سے کیا پھر Repeat ہوگا Next Time میں ۹

وزیر آب پاشی و برقیات :- جی ہاں۔

میاں سیف اللہ خاں پراچہ بہ شکر یہ۔

پتہ: ۵۸ - میاں سیف اللہ خاں پراچہ، سیکرٹری، وزیر امور، حکومت و پورہ رکنش، حیوانات
دہلی گیری اور جنگلات، ازراہ کرم بتلائی گئے کہ:-

۱۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ پٹ پٹ کے نزدیک تقریباً تین ہزار ایکڑ زمین محکمہ جنگلات بلوچستان
نے لگدو میراج کے منصوبہ کے نکل ہونے پر تقاضی طور پر کان کنی کے لئے عمارتی مکدی کے لئے مخصوص کی تھی؟
ب۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ ۱۹۵۱ء میں گورنر جنرل بلوچستان کے ٹائمڈ سے نے یہ زمین الاٹ کی تھی؟
ج۔ اگر ایسا ہے تو اس میں کابضہ محکمہ جنگلات کو دیا جا چکا ہے! اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
د۔ اب تک اس منصوبہ پر کتنی ترقی ہوئی ہے!

وزیر آب پاشی و برقیات :- یہ درست ہے۔

ب۔ حسب مشورہ شیر خان صاحب، سیکرٹری، ہزار ایکڑ رقبہ سرکاری زمین کی اور انڈسٹریل
ڈیولپمنٹ بورڈ، بلوچستان نے نومبر، ۱۹۵۵ء میں مساوی سرکاری تھی۔

ج۔ اس وقت تک مذکورہ زمین کابضہ محکمہ جنگلات کو نہیں دیا گیا۔ پورٹ آف ریویو حکومت بلوچستان

نومبر ۱۹۶۱ء میں محکمہ زراعت نے درخواست کی ہے۔ اس زمین کا قبضہ محکمہ جنگلات کو ملنا چاہئے۔

۵۱۔ محکمہ جنگلات نے اس رقبے پر درخت لگانے کے لئے ایک چارج منسوب تیار کر لیا ہے جو نجی زمین کا قبضہ محکمہ مذکورہ کو لیا جائیگا۔ منقرضہ پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا۔

میاں سیف اللہ خان پر اچھہ : سر یہ آرڈرز نے جی جی نے ۱۹۵۱ء میں کے لئے اور آج ۱۹۶۲ء ہے۔ کس سال کی جو Delay ہے اس کی کیا وجوہات ہیں۔ آپ اس کی تحقیقات کریں گے؟
وزیر آب پاشی و برقیات : میں محکمہ کی تحقیقات کر کے بتاؤں گا۔

مسٹر اسپیکر : Next question

پتہ ۵۹۔ میاں سیف اللہ خان پر اچھہ : کیا وزیر زراعت نے دیو درکشس حیوانات اور جنگلات اور راہ کر مٹانے کے کہو۔
 ۱۔ درجہ اول لازمین کے عہدہ کی آسامیوں کی تعداد جو محکمہ کے موجودہ لازمین کے ذریعہ ترقی پڑی جاتی ہیں؟

ج - تاریخیں جس سے یہ آسامیاں خالی ہوئی تھیں اور جو اب تک خالی پڑی ہیں؟
 ج - کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ نایات سے مطلع کیا ہے کہ یہ آسامیاں اہل عہدیداروں میں سے بذریعہ ترقی پڑی جائیں؟
 س - محکمہ زراعت و پرورش حیوانات اور محکمہ جنگلات میں اس قسم کے معاملات کے لئے حکومت نے کیا اقدام کیے ہیں؟

ج - ان آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدام کر رہی ہے۔

وضاحتی نوٹ

بموجب قواعد لازمت براہ راست تغذی
و بذریعہ ترقی۔ مندرجہ ذیل تناسب پڑکی جاتی ہیں۔
۱۔ نسبت نٹھان زراعت براہ راست بذریعہ ترقی
% ۷۵ % ۲۵
۲۔ ماہر سبزیات ماہر باغبانی و
% ۵۰ % ۵۰
زراعت

۳۔ سرشار امداد یاہی ہر ایک ایک اسمیاں بذریعہ مستعد
ازسی ایس پی پی سی۔ ایس وی بیگورڈ
اول کی ملازمتوں سے پڑکی جاسکتی
ہیں باقی ماندہ اسمیاں بذریعہ
ترقی پڑکی جاتی ہیں۔
۴۔ ناظم جنگلات و مساوی اسمیاں بذریعہ ترقی

وضاحتی نوٹ

۵۔ بہتم جنگلات % ۷۵ % ۷۵
۶۔ ناظم حیرانات چھ سنٹر لائز میں نمک
حیوانات جس کا کم از کم
تجربہ بارہ سال کا ہو

وزیر آب پاشی و برقیات بہ

۱۔ ۱۔ زراعت = ۲
۲۔ امداد یاہی = ۱
۳۔ جنگلات = ۲
۴۔ حیرانات = ۱
۵۔ میزان = ۹

ب۔ محکمہ اسمی خالی ہونے کی تاریخ

۱۔ زراعت (۱) نسبت ناظم زراعت تحقیقی % ۲۳ % ۱۶
رڈ ٹی ڈاکٹر کمز زراعت (سرپرچ)

(۲) نسبت ناظم زراعت (باروری ارضی) % ۱۷ % ۱
Dy: Director Soil Fertility

۳۔ ماہر سبزیات، پریشی زندگی ترقی % ۱۱ % ۱
Vegetable Botanists

Principal Agr: Training
Institute

۴۔ ماہر باغبانی % ۷ % ۵
Horticulturist

۵۔ امداد یاہی۔ سرشار امداد یاہی % ۱۱ % ۱

۶۔ جنگلات۔ ۲۔ ناظم مغربہ۔ زراعی آب معنوعی

دادی کوٹہ جن ۱۹۷۱

Project Director Artificial

Ground water In-charge Quetta
valley.

۳۔ تنظیم جنگلات = ۲ $\frac{1}{2}$

۴۔ حیوانات و زناجم حیوانات $\frac{3}{2}$

ج۔ محکمہ مایات سے اس قسم کی بہایات جاری نہیں ہریں۔ اسامیاں بذریعہ ترقی متعلقہ تو امداد و فنو ابط ملازمت کے تحت پر کی جاتی ہیں۔

د۔ زراعت و تجارت زراعت سے پڑ کرنے کی تجویز پر غور کیا گیا۔ محکمہ مایات کی عائد کردہ بندش کی وجہ سے معاہدہ تعطل میں رکھا گیا۔

امداد باہمی۔ صوبہ بلوچستان کے وجود میں آنے پر ریسرچرز کی اس کمی کو بعض بحیثیت احمدیہ اجات تنظیم نو کیسی کی سفارش پر انقوائس میں رکھا گیا کام چلانے کے لئے نائب ریسرچرز اور امداد باہمی کو لٹہ کو ریسرچرز کے اختیارات بغیر کسی مزید معاوضہ کے تفویض کئے گئے۔

جنگلات ۱۴۔ اسامیوں کو پڑ کرنے کے لئے معاملہ زیر غور ہے۔
حیوانات ۱۴۔

۱۵۔ زراعت و محکمہ مایات کی بندش دور ہونے پر اسامیاں پڑ کرنے کے لئے مزید کارروائی لازمی عمل میں لائی جائے گی۔

امداد باہمی:۔ جب ضرورت پڑی تو ریسرچرز کی اسامی کو پڑ کرنے کے لئے لازمی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جنگلات و ضروری کارروائی لازمی جارہی ہے۔
حیوانات ۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ جام امیر غلام قادر خان
کیا وزیر آب پاشی ازراہ کریم شہر مائی گئے وہ

- ا۔ تحصیل لاہور میں جس پختہ بند پر کام ہو رہا ہے، وہ کب تک پایہ تکمیل تک پہنچے گا؟
- ب۔ کیا یہ درست ہے کہ آئٹل میں جو بند تعمیر کیا گیا، اس کی وجہ سے تقریباً سو کاشت کاروں کی زر زمینیں غیر آباد بن گئی؟
- ج۔ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایریگیشن اور حکومت کی توجیہ بندوں کو کٹانے کے باوجود ان کاشتکاروں کو نہ زمین کا معاوضہ دیا گیا اور نہ ہی ان کی تزداد آیادی کا کوئی تدارک کیا؟

وزیر آب پاشی و برقیات: (ا)۔ بند کے مکمل ہونے کی تاریخ، سہرورد ضلع کے لیے ہے پوری

کوشش کی جا رہی ہے کہ میعاد مقررہ تک کام ختم ہو جائے۔

ب۔ مذکورہ بالا بند سے کوئی زمین غیر آباد نہیں ہوئی۔

ج۔ محکمہ آب پاشی کے خیال کے مطابق مذکورہ بند سے کوئی زمین غیر آباد نہیں ہوئی۔ اس لیے محکمہ کاشت کاروں کو معاوضہ دینے کے مسئلہ پر کوئی غور نہیں کر رہا ہے اور نہ ہی ایسی کوئی بات سہرورد ٹوٹس میں لائی گئی ہے۔

Sir, I again raise Point of order.

جام میر غلام قاور خان:

میرے سوال کا تعلق سب سے پہلے جو اب اب جی بی بی میں لا رہے ہیں کھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کو بھی مجھ سے اتنا اتفاق ہو گا کہ آئٹل کے بند کے متعلق جو میں نے اشارہ کیا ہے یہ صحیح ہے کہ اگر وزیر صاحب کو اطلاع نہیں ملی ہے تو انہیں یاد ہو گا کہ میں نے اپنی تقریر میں بھی ان کی خدمت میں یہ واضح کیا تھا اور میں کھتا ہوں کہ محکمہ متعلقہ نے انہیں غلط اطلاع فراہم کی ہے۔ آئٹل کے بند کے بارے میں وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی علم ہو گا جیسا کہ میں نے اس دن عرض کیا تھا کہ اس بند سے جتنی زمینیں تخریب ہو گئی ہیں گو وسیع تر مفادات کے لئے ان لوگوں نے اس کو اتنا زیادہ اچھا لکھا کہ اس پر کوئی Claim نہیں کیا۔ وہاں میری کوئی زمین نہیں کہ میں Claim کروں

مسٹر اسپیکر: جام صاحب آپ جس سوال کے متعلق پوچھیں۔

جاء میر غلام قادر خان - میرا جواب صحیح نہیں دیا گیا جناب۔

میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ اٹھل میں جو بستہ تعمیر کیا گیا ہے اس کا وجہ سے کئی زمینداروں کی زمینیں غیر آباد ہو چکی ہیں۔ ۹۔

This was my question

وزیر آب پاشی و برقیات - غیر آباد تو نہیں ہوئی۔

جاء میر غلام قادر خان میں کہتا ہوں اس بستہ کی وجہ سے غیر آباد ہو گئی ہیں۔ کیونکہ ان کی زمینوں کے بچوں پنج سے ماڈنکا لایا گیا ہے۔

قائد ایوان - آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ Up to the mark نہیں ہے لیکن یہ آپ نہیں کہہ سکتے کہ جواب نہیں دیا گیا۔ جواب دیا گیا ہے

جاء میر غلام قادر خان - میں وزیر اعلیٰ سے یہ استدعا کروں گا کہ وہ صرف یہ دیکھیں کہ آیا یہ جواب صحیح ہے یا غلط۔

وزیر آب پاشی و برقیات مسہلے کے کامنڈیر سے پاس ہے۔ وزیر اعلیٰ کی طرف رجوع نہ کریں۔

جاء میر غلام قادر خان - پروٹسٹ آف آرڈر وزیر صاحب نے کہا کہ یہ میرا معاوضہ ہے۔ تو یہ میرا معاوضہ نہیں بلکہ کسی اور کا ہے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی - اگر آپ کا ہے تو آپ کیوں شرماتے ہیں؟

جام میر غلام قادر خان - میں نہیں سہرا مانا۔

۳۔ جام میر غلام قادر خان کیا وزیر آب پاشی بتائیں گے کہ

۱۔ حکمہ ایرگیشن نے اب تک کتنے ٹوب دیئے ہیں؟ اور کس قدر ٹوب

دیئے ہیں؟

۲۔ کیا یہ درست ہے کہ حکمہ ایرگیشن کو باضلع کونسل کی زمین میں بعد ٹوب دیئے فروخت کی گئی ہے۔

وزیر آب پاشی و برقیات - ۱۔ حکمہ آب پاشی نے ضلع سس پبلڈ میں سات ٹوب دیئے

ڈرل کئے ہیں۔ ان میں سے اقل کے نزدیک تین کامیاب ہوئے۔ صرف ایک ٹوب دیئے ایرگیشن کا کوئی

اقل میں چل رہا ہے۔ باقی دو بند پڑے ہیں۔ کیونکہ زمیندار مقررہ خرچ ایک سو سو روپے فی ایکڑ دینے

کو تیار نہیں ہیں۔

ج - نہیں۔

جام میر غلام قادر خان - کیا وزیر متعلقہ اس چیز پر غور فرمائیں گے کہ یہ خرچ جو دیا گیا ہے

اس پر غور نہ کرنا کر لیا کریں گے۔ تاکہ زمیندار کو ایسے سیکس۔

وزیر آب پاشی و برقیات - غور تو میں ضرور کروں گا۔ بشرطیکہ یہ میرا اخیان ہو جائے کہ ایک

سو سو روپے زیادہ ہیں جبکہ دوسرے صورتوں کے مقابلے میں ایک سو سو روپے کم ہیں۔ اگر کوئی

میں نہیں ہے Concession ملے تو ہم پانچ سو روپے دینے کو تیار ہیں۔ دوسرے ضلعوں میں شاید

کوئی لوگ اس سے بھی زیادہ دینے کو تیار ہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ لوگ ایک سو روپے نہیں دیتے

جام میر غلام قادر خان - کیا وزیر صاحب اس چیز کی تحقیقات فرمائیں گے۔ کہ ضلع سس پبلڈ

کے رنگ کیوں اور کس لئے ایک سو دو سو روپے نہیں دے سکتے؟

وزیر آب پاشی و برقیات :- سبھی ہاں۔ میں تحقیقات کروں گا۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- کیا وزیر متعلقہ اس زرخ کو دوسرے محلوں کی آب پاشی کے زرخ سے مقابلاً کہ اس سطح پر لائیں گے؟

وزیر آب پاشی و برقیات :- میں آپ کے اس سوال کا مطلب نہیں سمجھا جناب!

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- مثلاً سندھو یا دس روپے آبیانہ ہے پنجاب میں پندرہ روپہ ہے اور سرحد میں بیس روپے ہے تو کیا ان کے مقابلے میں آپ اسے لائیں گے؟

وزیر آب پاشی و برقیات :- اس کا صاحب یہ تو خوب دین کی بات ہو رہی ہے

حاج میر غلام قادر خان :- آپ نے کچھ اور کہنا ہے، وزیر آب پاشی و برقیات سے مخاطب ہو کر۔

وزیر آب پاشی و برقیات :- میں نے عرض کیا کہ بر خوب دین کی بات ہو رہی ہے جہاں جہاں ہمارے پاس ٹیوب دین ہیں ہم ان کی ٹوٹل Cost کا تجربہ لگا کر ان سے جتنا پانی ہم پیدا کر سکتے ہیں اسی حساب سے ہم وصول کرتے ہیں تاکہ اسٹراہجات کا پھر حصہ کم از کم پورا ہو سکے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- گورنمنٹ اپنے اخراجات کو دیکھنے میں بے شک حق بجانب ہے، لیکن دوسری طرف سے زمیندار جیت تک اس کی استطاعت نہ رکھیں اس کی زمین سے کام نہ لیا جائے

تو وہ ٹیوب ویل بھی بیلے فائل نہ ہوگا اور گورنمنٹ نے سندنال کی امداد کے لئے سب سے ساری دوسری چیزوں کو Subsidise کر رہی ہے ترکی گورنمنٹ اس واسطے پر غور کرتے کہ تیار ہے۔

وزیر آب پاشی و برقیات :-

Subsidise ترکی گورنمنٹ ایک سو سو

یہ بھی سٹائلڈ۔ یہ بعد سے زیادہ کرے گی۔ اس سے بھی زیادہ اگر ہیں مقول وجہ سے تو ہم کم کریں گے لیکن فی الحال ہم سمجھتے ہیں کہ ایک سو سو روپے کم ہے۔

خان عبدالصمد خان اپوزیٹیو

میں میں حیران ہوں کہ وزیر صاحب کو ان ٹیوب ویل کی کاپی کا کیا اندازہ دیا گیا ہے کہ وہ ایک سو سو فی روپے فی ریکوڈ طلب کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ایک ٹیوب ویل پر کم از کم دو سو ریکوڈ زمین آباد ہو سکتی ہے۔

وزیر آب پاشی و برقیات :-

یہ مختلف ہے کہ کوششیں زیادہ چار سو ایک سو ایک کے لیکن ان میں شاید پچاس روپے فی ریکوڈ بھی نہ کر سکے۔ بلکہ گریڈ میں بھی ایڑ سے ہی زیادہ نہیں کر سکتے۔

خان عبدالصمد خان اپوزیٹیو

میں یہ ٹیوب ویل دیکھ کر کہوں وہ زمینیں ہی دیکھ چکا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تین سو ریکوڈ تک آباد کر سکتے ہیں۔ یہ ٹیوب ویل چوبیس گھنٹے پانی دیتے ہیں اس طرح تین سو ریکوڈ زمین آسانی سے آباد ہو سکتی ہے۔

حاج میر غلام قادر خان

میں وزیر مقرر سے میں پوچھ سکتا ہوں کہ انتقال میں جو ٹیوب ویل میں رہا ہے اس سے کتنی زمینیں زیر کاشت آچکی ہے؟

وزیر آب پاشی و برقیات :-

یہ اگر آپ علیحدہ والا کہتے تو اچھا تھا۔

مسٹر اسپیکر۔ جام صاحب یہ علیحدہ سوال ہے۔

میلا سیف اللہ خان پراچہ۔ اقل کے ٹیوب ویل کا جو ذکر آیا یہ وہی ہے جو انڈسٹریل ایریا کے لئے لگایا گیا تھا۔ ؟

وزیر آب پاشی و برقیات بہتیں جناب! یہ کوئی ادارہ ہے

میلا سیف اللہ خان پراچہ۔ اچھا وہ تین ٹیوب ویل جو انڈسٹریل ایریا کے لئے لگوائے گئے تھے وہ تو انڈسٹری کے کام نہیں آتے۔ خرچ ہو چکا ہے یہ سخیال میں ای کا وہ بھی ذکر کر رہے ہیں تو یہ ٹیوب ویل آپ زراعت کے لئے استعمال کیجئے جیننگ انڈسٹری نہیں آتی کیونکہ پرتو بلوچستان کا بڑا پیمہ سنسٹریج ہو چکا ہے۔

Next question Jam Sahib

مسٹر اسپیکر

پروفیسر غلام قادر خان۔ سید وزیر خوراک و زراعت بتائیں گے کہ

(۱۔ گدانی، سوئیانی، اور ماڑہ اور سرپٹ ر ضلع سس بید) کے ساحلوں سے کس قدر سالانہ مچھلی حاصل ہوتی ہے ؟

جسے۔ سال ۶۹-۱۹۶۸ء، ۷۰-۱۹۶۹ء اور ۷۱-۱۹۷۰ء کے دوران ان جگہوں کے مابینگیوں کو حکومت کی طرف سے کس قدر امداد دی گئی ؟

وزیر خوراک و زراعت۔

(۱۔ ضلع سس بید کی بندرگاہوں، گدانی، سوئیانی اور ماڑہ کی مچھلی اور مچھلیوں کی پیداوار

تقریباً بارہ ہزار ٹن ہے

ہے۔ اگرچہ ماہی گیری کی صنعت سے پاکستان کو دس کروڑ سے زائد زرعی پیداوار ملتا ہے جس کا ساٹھ فیصد سے زیادہ پھلی بوجھ چھان کے ساحل سے پکڑی جاتی ہے۔ لیکن گزشتہ عرصوں میں اس صنعت کی ترقی، مقامی ماہی گیروں کے معیاری زندگی کو طے کرنے اور پھلی کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے کوئی قابل ذکر اقدامات کی بوجھ چھان کی نئی حکومت اس صنعت کی ہر ممکن خواہش افرامی کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ اور بہت جلد تمام ماہی گیروں کو مختلف طریقوں سے امداد دینے کی سکیموں پر غور کرے گی۔

میال سیف اللہ خان پراچہ۔ آپ نے یہ سٹڈی فیوچر کیا ہے تقریباً چھ کروڑ روپے بنتے ہیں کیا بوجھ چھان کو اس میں سے کسی شکل میں کوئی ٹیکس مل رہا ہے؟

وزیر خوراک و زراعت۔ یہ تو میں نے زرعی پیداوار کے لئے کاغذ کیا کہ پاکستان گورنمنٹ اس سے دس کروڑ روپے زرعی پیداوار کا ہے۔ پھلی کے شکار پر کوئی ریونیو نہیں ہے البتہ کچھ ریونیو فیس ان ماہی گیروں سے وصول کی جاتی ہے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی۔ کیا وزیر متعلقہ کو یہ علم ہے کہ سس بیلہ کی بندرگاہوں پر سے جہاں جھینکا پکڑا جاتا ہے اس جھینکا کو نکالنے کے فوراً بعد کراچی کے ٹیکس افسار خرید کر کراچی لے جاتے ہیں۔ وہاں صفائی کرتے ہیں۔ اس پر اگر کوئی ٹیکس ہے تو وہ کراچی کو ملتا ہے۔ کیا وزیر متعلقہ اس جھینکا کو روکنے کی کوشش کریں گے۔

وزیر خوراک و زراعت۔ ایسے ساحلوں پر جہاں جھینکا پکڑا جاتا ہے اگر وہ بوجھ چھان کی بندرگاہوں کے قریب ہیں۔ تو وہ لازمی طور پر پہلے بندرگاہوں پر لائے جلتے ہیں اور وہاں اگر کوئی مقامی ٹیکس وغیرہ ہے تو وہ ادا کرتے ہیں۔ باقی ایسے جگہوں

ہیں جو کہ مندرجہ ذیل اور انٹرنیشنل Seas میں پیشہ منگر اندازہ ہو تو پورے اور پچھلے پچھلے
 نزدیک ساحلوں سے اگر جھینگے پکڑ کر اپنے پاس لے جاتے ہیں۔ تو اس کے بارے میں تو ہمیں علم نہیں
 لیکن جو ہمارے ساحل پر لائے جاتے ہیں ان کا نام ٹیکس وھیل کہتے ہیں۔

جائے میسر غلام قادر خان بارہ ہزار ٹن صرف اس بید کی ساحل کاہنہ یا
 اس میں کران کا ساحل بھی شامل ہے۔

وزیر خوراک و زراعت۔
 اس پیشہ کی تین چار بھرتیاں ہوں گے۔

میال سیف اللہ خان پراچہ پسریم، وزیر متعلقہ کو یہ معلوم ہے کہ یہ بچکانی پکڑتے ہیں
 ان میں سے ایسے لوگ ہیں جو کہ انٹرنیشنل دائرہ میں جا کر غیر ملکی جہازوں پر یہ بچکانی فروخت کرتے ہیں
 کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے؟

وزیر خوراک و زراعت۔
 میرے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے مگر تصدیق
 شدہ نہیں۔

میال سیف اللہ خان پراچہ پسریم، کھیتا کرتے ہیں گے؟

وزیر خوراک و زراعت۔
 اس مقصد کے لئے شاید کوئی اقدام اٹھایا جائے لیکن
 آپ کی معلومات کے لئے میں عرض کر دوں کہ ہم نے پیدے سے ایک یا دو جہاز چھوٹے ساڑھ کے
 یا اس قسم کی تیسرے قطرہ یا نہیں خریدنے کے لئے کہا ہے تاکہ اس قسم کی بے قاعدگی کی روک
 ٹھام کی جاسکے۔

جناب میسر غلام قادر خان۔ کیا وزیر متعلقہ صوبائی کی بستہ گاہ کے لئے جہاں دستیاب

نہیں ہوتا ہے پانی کا انتظام اور فٹنڈسٹری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک و زراعت؟ سر آپ کا مطلب فٹنڈسٹری سے ہے یا کوئی اور انڈسٹری وغیرہ ہے؟

جہاں میر غلام قادر خان: دو گون کو پانی پیدا کرنے یا اس قسم کے لوڈ اسٹوریج قائم کرنے کا کوئی ارادہ حکومت کے زیر غور ہے؟

وزیر خوراک و زراعت: اب تک تو شاید انڈسٹریل سیٹ بنانے کا پروگرام ہو رہا تو نہیں ہے، جامع منصوبہ بندی کے تحت اگر انڈسٹریل سیٹ نکالیں تو یہ سب چیزیں ہو سکتی ہیں۔

جہاں میر غلام قادر خان: کیا آپ کی تفرکرم سبیلے پر بھی ہوگی؟

وزیر خوراک و زراعت: سیریزت آپ کا وزیر اعلیٰ سے پوچھیں جو آپ کے رشتہ دار ہیں۔

خان عبد اللہ خان الہ آبادی: یہاں وزیر خوراک و زراعت کی نامہات قیمت اور صاف قیمت میں تفاوت کا علم ہے کہ کس قدر ہے؟

وزیر خوراک و زراعت: یہ جھینگ کی مختلف قسمیں ہیں اور ان کی مختلف قیمتیں ہیں مختلف ساکن میں مختلف قسم کی قیمت کے ہوتے ہیں انکی قیمتیں مختلف ساحلوں پر مختلف ہوتی ہیں اگر آپ کو اس سلسلے میں مفصل معلومات چاہیے تو تو مجھ سے کسی بھی وقت مائل کریں۔

Next question

مسٹر اسپیکر۔

۸۔ میر شاہ تو از خان شالیانی۔ یہ وزیر خوراک و زراعت بتائیں گے کہ بہ

۱۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ نصیر آباد کے علاقے سے چاول فروخت کرنے کے لئے پورٹ دیئے جاتے ہیں اور اگر ہاں تو اس سال کن کن لوگوں کو پورٹ جاری کئے گئے؟
جہ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ نصیر آباد کے زمینداروں اور کاشت کاروں کو ۳۰ ڈیگن چاول کا پورٹ نمبر Wes/Ge/Misc/72 مورخہ ۲۹/۴/۷۲ جاری ہوا تھا۔ بعد میں منسوخ کیا گیا۔ اگر

ایسا ہوا تو کیوں؟

ج۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ مسٹر ویدار علی کو بھی چاولوں کے نکاس کا پورٹ دیا گیا تھا جو کہ بعد میں نصیر آباد کے زمینداروں کے پورٹ کے ساتھ منسوخ کیا گیا۔ اگر ہاں تو کیوں؟
د۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ مسٹر ویدار علی کو دوبارہ چاولوں کے نکاس کا پورٹ دیا گیا تھا؟ اگر ہاں تو

کن وجوہات پر؟

ک۔ کیا نصیر آباد کے زمینداروں کو بھی دوبارہ چاولوں کا پورٹ جاری کیا گیا اگر ہاں تو کب۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

وزیر خوراک و زراعت (۱) نصیر آباد کے علاقے سے چاول کی فروخت کے لئے

حکمران خوراک اس لئے کوئی پورٹ جاری نہیں کیا ہے کیونکہ اس سلسلہ میں کوئی پابندی عائد نہیں۔
جہ۔ یہ درست ہے کہ نصیر آباد کے سب ذیل زمینداروں اور کاشت کاروں کو چاول کی نقل و حمل کے پرست مورخہ ۲۹/۴/۷۲ کو جاری رکھے گئے تھے۔

۳۰ ڈیگن	مسٹر ویدار علی	۱۔
۳۰	سرور جعفر خانی بلیدی	۲۔
۳۰	میر یوسف علی گنسی	۳۔
۵	علی مراد آبرو زمیندار	۴۔
۵	بخٹو ریا	۵۔

۵	دیگن	محمد حسن ابرو نصیر آباد	- ۶
۵	دیگن	علی بخش	- ۷
"	"	جلال خان جمانی	- ۸
۵	دیگن	میاں داد جمانی	- ۹

مذکورہ بالا چار پورٹس مورخہ یکم مئی ۱۹۴۶ء کو منسوخ کر دیئے گئے۔

۳۔ یہ درست ہے کہ سر ویدار علی بھی مورخہ ۲۹/۴/۴۶ کو گورنر صاحب کے حکم کے مطابق چاروں کے نکاس کا پورٹ جاری ہوا تھا۔ مگر بعد ازاں مورخہ ۱۱/۵/۴۶ کو گورنر صاحب کے حکم سے منسوخ کر دیا گیا۔

۵۔ یہ درست ہے کہ سر ویدار علی کو مورخہ ۲۲/۵/۴۶ کو دوبارہ گورنر صاحب کے حکم کے مطابق ۳۰ دیگن چاروں کے نکاس کا پورٹ جاری کیا گیا۔ جو صدر مملکت کے ارشاد پر ہوا تھا۔
۵۔ نصیر آباد کے دوسرے زمینداروں کو دوبارہ کوئی پورٹ جاری نہیں کئے گئے۔

جام میر غلام قادر خاں

Point of order.

The Name of the President could not be quoted in the Provincial Assembly.

وزیر خوراک و زراعت: جناب چونکہ انریبل ممبر نے وجوہات پر پچھے تھے اس لئے مجھے یہ کہنا پڑا اگر وہ نہ پڑھتے تو میں کہتا۔

Jam Mir Ghulam Qadir.

This word should be expunged out.

وزیر خوراک و زراعت: یہ کوئی غلطی نہیں ہے تو استعمال نہیں ہوا۔ نصیر آباد کے دوسرے زمینداروں کو دوبارہ کوئی پورٹ جاری نہیں کیا گیا۔
میر شاہنواز خان شالیانی: سبھی میں جو پانچ پانچ دیگن والوں کے نام دیئے گئے ہیں،

وہ نصیر آباد کے ہیں یا قبیلوں کا نصیر آباد سے کوئی تعلق نہیں ہے وجوہات صرف دینے کے بتائے گئے ہیں کہ صدر صاحب کے حکم سے وہی منسوخ شدہ پرمٹ جو نصیر آباد کے زمینداروں کو دیا تھا پہلی حکومت نے دیا تھا اب نئی حکومت نے اس کے خاتمے پر ابتدا ہی میں اسے منسوخ کر دیا اس سلسلے میں دیدار علی جو کہ لاڈکانے کا آرمی ہے اور جسے دوبارہ پرمٹ دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ بتائی جاتی ہے کہ صدر صاحب کے حکم سے پرمٹ دیا گیا یہ بھی حکومت بتائے کہ پرمٹ جب منسوخ ہوا تھا تو اس کے کیا وجوہات تھے؟

وزیر خوراک و زراعت - وجوہات تو میں نے عرض کئے کہ جتنے بھی پرمٹ موجودہ حکومت کے چارج لینے سے پہلے جاری کئے گئے تھے اور جن پر عملدرآمد نہیں ہوا تھا نئی حکومت نے اتنے ہی سب کو بیک وقت منسوخ کر دیا یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ یہ سکلنگ کے لئے استعمال ہوئے تھے اور سکلنگ کو ختم کرنے کے لئے ہم نے ایسا کیا۔

میر شاہ نواز خان شالیانی - یہ پرمٹ جو دیدار علی کو دوبارہ جاری کیا گیا اس سے سکلنگ نہیں ہوگی اور کیا یہ شرعاً و قانوناً درست تھا اور کیا اس پر نظر ثانی نہیں ہوئی؟

وزیر خوراک و زراعت - شاید دیدار علی نے اس چیز کا اطمینان کر لیا ہوگا کہ وہ غلط مفاد کے لئے استعمال نہیں کرے گا۔ جس کا مجھے کوئی علم نہیں۔

مسٹر شاہنواز خان شالیانی - مجھے بہت افسوس ہے کہ ایسا ہوا ہے

مسٹر اسپیکر - دوسرا سوال۔

۸۸۔ - میر شاہنواز خان شالیانی - کیا وزیر زراعت و خوراک از راہ

نزایم کے گئے کہ بہ

۱۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ تین تک چاندنوں کے نکاس کے لئے گورنٹ کی طرف سے پوسٹ جاری کے کھاتے ہیں؟

ج۔ اگر ہاں تو ۲۱/۵/۴۷ تک پوسٹوں کی تعداد اور ان اشخاص کے نام دیتے ہیں جو پوسٹ جاری کے کھاتے ہیں۔

ج۔ کیا ان میں سے کچھ پوسٹ منسوخ کئے گئے؟ اگر ہاں تو کیوں؟ منسوخ شدہ پوسٹوں کی تعداد بتائی جائے۔

د۔ تعداد پوسٹ پر دو بارہ جاری ہوئے اور ان اشخاص کے نام دجائے اصل سکونت۔

وزیر خوراک و زراعت، اور مرکزی حکومت کے فیصلہ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۶۲ء کے مطابق

وہ جو شہر چاولی جو کہ ریلوے سٹیشن کوئٹہ اور سی میں پڑا ہوا تھا چمن تک لے جانے کی اجازت دی گئی، چمن کے اجازت نامے کسٹمر صاحب کوئٹہ کو جاری کرنے کا اختیار دیا گیا جسے علاوہ بریں ڈپٹی کسٹمر کوئٹہ کو اولاً وٹس ٹرک روزانہ مورخہ ۲۷/۲/۶۷ سے اور بعدہ بریں ٹرک روزانہ مورخہ ۲۷ - ۳ - ۵ سے کوئٹہ تا چمن جو شہر چاولی لے جانے کے اجازت نامے جاری کرنے کا اختیار دیا گیا۔

ج۔ (۱) اجازت نامے جو کسٹمر کوئٹہ نے بطریق (۱) جاری کئے۔

کوئٹہ سٹیشن سے ۷۵ =

سی سٹیشن سے ۲۵ =

جیک آباد سے ۴۷ =

(۲) اجازت نامے جو ڈپٹی کسٹمر کوئٹہ نے بطریق (ج) بالا جاری کئے۔

۲۶۵ =

(تذکرہ بالا اجازت ناموں کی تفصیلی فہرستیں مندرجہ میں)

۳۔ ڈپٹی کسٹمر کوئٹہ جو پوسٹ جاری کرتے تھے ان کی میعاد صرف ایک یوم ہوتی تھی۔ ابتدا سے پوسٹ

زائد المیعاد ہو جانے کی وجہ سے منوخ کئے گئے۔

ذکرہ بالا سات (۷) عدد پوسٹ جو زائد المیعاد ہو جانے کے باعث منوخ ہوئے انہیں دو بارہ جاری کیا گیا، اگر آپ چاہیں تو فرست پڑھوں

فہرست اے

جوشی چاول جو کوئٹہ/سبی سے چین دو بارہ بک کیا گیا

نمبر شمار	پوسٹ نمبر	تاریخ اجراء	نام پارٹی جس کو پوسٹ دیا گیا	تعداد کین	تعداد بوری
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	۱-۱	۶۷-۵-۶۷	حاجی محمد کوڑھ	۳	۷۲۰
۲	۱-۲	"	محمد حسن ولد حاجی نور محمد چین	۱	۲۲۰
۳	۱-۳	"	سید عبدالعزیز شاہ - کوڑھ	۲	۵۸۰
۴	۱-۴	"	حاجی آغا محمد ولد ملا برات چین	۲	۴۲۰
۵	۱-۵	"	راز محمد ولد خیر محمد - چین	۱	۲۲۰
۶	۱-۶	"	ملک عبداللہ ولد محمد عمر کوڑھ	۲	۴۶۹
۷	۱-۷	"	سدھو ام ایٹھ سنز چین	۲	۴۸۰
۸	۱-۸	"	ایم شرف الدین پراچہ اینڈ کمپنی کوڑھ	۵	۱۲۶۶
۹	۱-۹	"	نور الدین ولد حاجی محمد شمس چین	۲	۴۵۰
۱۰	۱-۱۰	"	محمد حسن ولد حاجی عبداللہ اچکڑی	۱	۲۲۰
۱۱	۱-۱۱	"	دیوان چند ولد سدھو رام سبھو چین	۱	۲۲۰
۱۲	۱-۱۲	"	حاجی اکبر ولد بہا کی الدین چین	۳	۷۲۰

نمبر شمار	پرست نمبر	تاریخ اجراء	نام پارٹی جس کو پرست دیا گیا	تعداد پوری	تعداد کھینچ
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۳	۱۳ - ۱۷	۶۷۰۵ - ۷۷	پتہ خان ولد محمد عفت حسین	۲	۲۸۰
۱۴	۱۷ - ۱۸	۱۰	محمد شاہ ولد محمد عفت حسین	۲	۲۸۰
۱۵	۱۸ - ۱۹	۵	سید سراج الدین ولد سید ضیاء الدین حسین	۲	۲۶۰
۱۶	۱۹ - ۲۰	۵	عبدالحمید ولد جان محمد حسین	۲	۲۸۰
۱۷	۲۰ - ۲۱	۵	انار ولد یار محمد حسین	۲	۲۴۰
۱۸	۲۱ - ۲۲	۱۱	دلی محمد ولد عبدالعزیز حسین	۲	۹۶۰
۱۹	۲۲ - ۲۳	۱۱	حاجی عبدالرشید ولد یار محمد	۷	۱۵۸۰
"	" "	"	حاجی نیک محمد - محمد دودہ نذر محمد حسین		
۲۰	۲۳ - ۲۴	"	غلام محمد پراچہ - کوٹہ	۲	۷۲۰
۲۱	۲۴ - ۲۵	"	ملک دین محمد رائد کھینچ - کوٹہ	۲	۹۶۰
۲۲	۲۵ - ۲۶	"	آدم خان اینڈ برادر - کوٹہ	۳	۷۱۰
۲۳	۲۶ - ۲۷	"	سید محمد آغا کوٹہ	۱	۲۴۰
۲۴	۲۷ - ۲۸	"	سید انونی کوٹہ	۱	۲۴۰
۲۵	۲۸ - ۲۹	"	سید محمد آغا کوٹہ	۱	۲۴۰
۲۶	۲۹ - ۳۰	۵	عبد انوار احمد علی حاجی پیر محمد حسین	۳	۷۷۰
۲۷	۳۰ - ۳۱	۱۱	بلوچ خان حسین	۱	۲۷۰
۲۸	۳۱ - ۳۲	۴	اقبال ابریک حبیب پٹ	۸	۲۴۰۰
۲۹	۳۲ - ۳۳	۴	محمدی ٹریڈنگ کمپنی کوستا محمد	۱	۷۴۰
۳۰	۳۳ - ۳۴	۱۱	حق ٹریڈنگ کمپنی - "	۹	۲۱۶۰
۳۱	۳۴ - ۳۵	۱۱	رحیم بخش بیڈ فورڈ کوٹہ	۲	۹۶۰
۳۲	۳۵ - ۳۶	۷	انصاف ٹریڈنگ کمپنی اجیک آباد	۱۳	۲۳۲۰

نمبر شمار	پرست نمبر	تاریخ اجراء	نام پارٹی جس کو پرست دیا گیا	نقداں درجی	نقداں پوری
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۳۳	۱۰ - ۱۲۲	۱۱-۵-۲۷	محمد اعظم اینڈ عبدالقیوم سید کوٹہ	۱۰	۲۳۲۰
۳۴	۱۰ - ۲۳۰	"	سلطان محمد ولد حاجی پیر محمد حسین	۷	۱۹۴۰
۳۵	۱۰ - ۲۵	"	غلام نبی دکاندار حسین	۳	۷۲۰
۳۶	۱۰ - ۲۶	"	حاجی حبیب انڈیا عبدالقویوم حسین	۱	۳۴۰
۳۷	۱۰ - ۲۷	"	حاجی ضیاء الدین دکاندار حسین	۵	۱۱۸۰
۳۸	۱۰ - ۲۸	"	حاجی مصحوم خان حسین	۳	۶۶۰
۳۹	۱۰ - ۳۹	"	دلی محمد ولد حاجی عبدالقویوم حسین	۲	۴۴۰
۴۰	۱۰ - ۴۰	"	شاہ محمد ولد سید محمد حسین	۲	۷۲۰
۴۱	۱۰ - ۴۱	"	پاک ٹریڈنگ کمپنی - جیک آباد	۱	۲۴۰
۴۲	۱۰ - ۴۲	"	سید فوڈ سٹور - کوٹہ	۱	۲۵۰
۴۳	۱۰ - ۴۳	"	محمد اعظم اینڈ حاجی محمد دکاندار حسین	۲	۱۶۸۰
۴۴	۱۰ - ۴۴	"	دلی محمد ولد حاجی محمد مختیار اچکزئی	۱۳	۱۶۸۰
۴۵	۱۰ - ۴۵	"	صوفی لطیف انڈیا پراجیکٹس کوٹہ		۲۲۰
۴۶	۱۰ - ۴۶	"	رمضان کیا گیا (ایچ - ایم رحیم بخش اہلی بخش کوٹہ)	۳	۶۱۰
۴۷	۱۰ - ۴۷	"	عبدالغریب ولد حاجی گل محمد حسین	۱	۲۲۰
۴۸	۱۰ - ۴۸	"	کبھی چند گوٹھ ذیل، سیدو، کوٹہ	۱	۷۴۰
۴۹	۱۰ - ۴۹	"	سلیمہ مسٹورام ولد ذوقی رام بند حسین	۱	۷۴۰
۵۰	۱۰ - ۵۰	"	عبدالحمید ولد عبدالنبی کاکوڑی حسین	۱	۷۴۰
۵۱	۱۰ - ۵۱	"	حاجی شفقت علی پراجیکٹس کوٹہ	۳	۷۲۰
۵۲	۱۰ - ۵۲	"	حیات محمد پراجیکٹس اینڈ سٹور کوٹہ	۳	۷۰۰

نمبر شمار	پرستش قبر	تاریخ اجراء	نام پارٹی مسیونر کو پوسٹ دیباگیب	تعداد ورگیں	شہاداد پوری
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۵۳	کے - ۵۳	۶۷-۵-۶۷	حاجی عبدالسیحان پراچہ کوٹہ	۳	۶۶۰
۵۴	کے - ۵۴	"	حق ڈیڑنگ پٹنی کوٹہ	۱	۷۲۰
۵۵	کے - ۵۵	"	محمد صادق کوٹہ	۲	۴۶۰
۵۶	کے - ۵۶	"	شوکت حسین اینڈ سنز کوٹہ	۹	۲۱۶۰
۵۷	کے - ۵۷	"	اسعل کیا گیا، راجہ محمد ظفر راجہ محمد فضل اینڈ کمپنی	۲	۴۸۰
۵۸	کے - ۵۸	"	حاجی عبدالانوفی کوٹہ	۱	۲۵۰
۵۹	کے - ۵۹	"	سدھو رام اینڈ سنز چین	۱	۱۶۸۰
۶۰	کے - ۶۰	"	حاجی بی محمد ولد حاجی شہر محمد چین	۳	۷۷۰
۶۱	کے - ۶۱	"	حاجی حکم - چین	۲	۴۲۰
۶۲	کے - ۶۲	"	ملک کار پور چین کوٹہ	۱	۲۲۵
۶۳	کے - ۶۳	"	عطا محمد پراچہ اینڈ کمپنی کوٹہ (اسعل)	۱	۲۵۰
۶۴	کے - ۶۴	"	شوکت حسین اینڈ سنز کوٹہ	۷	۴۱۶۰
۶۵	کے - ۶۵	"	نثار احمد کوٹہ	۲	۴۷۵
۶۶	کے - ۶۶	"	خیر محمد جان چین	۱	۲۵۰
۶۷	کے - ۶۷	"	موسسی کوٹہ	۳	۶۶۰
۶۸	کے - ۶۸	"	اسلامیہ ڈپو - کوٹہ	۱	۲۲۰
۶۹	کے - ۶۹	اسعل	عاقی گل مسلم سٹور روڈ کوٹہ	۱	۲۲۰
۷۰	کے - ۶۹	"	اشرف علی کوٹہ	۱	۲۲۰
۷۱	کے - ۶۹	"	ایم ایس بی بی خان عبدالباری چین	۱۰	۲۲۰۰
۷۲	کے - ۶۹	"	عبدالغنی چین	۵	۹۶۰

تعداد پوری	تعداد درجین	نام پارٹی حسین کو پوسٹ دی گیا	تاریخ اجراء	پرٹ نمبر	پریشاد
۶	۵	۴	۳	۲	۱
۷۲۰	۲	فیض محمد حسین	۲۷-۵-۷۱	۹۵-۷	۷۳
۲۳۰	۱	شرکت حسین کوٹہ	۷	۹۶-۷	۷۴
۲۸۰	۲	محمد اقبال ایجوکیشنل کمیٹی کوٹہ	۱۱	۹۷-۷	۷۵
۵۳۳۸۵	۲۲۳	کلی			
۱۹۹۰	۹	سطل			
۵۳۳۹۵	۲۱۳				

فہرست ابلی

جو منشی چاول کا پرٹ جو سبھی سے چمن دوبارہ یک یک گیا

۴۵۵	۲	راجہ مقبول حسین کوٹہ	۲۷-۵-۷۱	۹۸-۷	۱
۴۵۰	۲	ملک کار پور شیخ کوٹہ	۱۱	۹۹-۷	۲
۴۸۰	۲	شرف الدین پراچہ کوٹہ	۵	۷۰-۷	۳
۴۸۰	۲	سیو سٹو رام سین	۷	۷۱-۷	۴
۲۳۵	۱	عبدالرسول سین	۵	۷۲-۷	۵
۴۴۰	۲	غازی ولد مقبول حسین	۷	۷۳-۷	۶
۲۳۰	۱	دلی محمد ولد صاحبی بختیار چمن	۷	۷۴-۷	۷
۱۲۰۰	۲	محمد نور ام سیدو چمن	۵	۷۵-۷	۸

تعداد پوری	تعداد درگن	نام پارٹی جس کو پورٹ دی گیا	تاریخ اجراء	پورٹ نمبر	تہتار
۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۳۲۰	۶	انصاف ٹریڈنگ کمپنی سبک آباد	۲۶-۵-۶۲	۷۶-۷	۹
۲۲۰	۱	موسیٰ - سبی	۷	۷۷-۷	۱۰
۲۲۰	۱	راجہ محمد ظفر کوٹہ	۹	۷۸-۷	۱۱
۲۲۰	۱	حاجی فضل محمد ولد حاجی انور حسین	۱۵	۷۹-۷	۱۲
۲۲۰	۱	عادل محمد حکیب آباد	۷	۸۰-۷	۱۳
		نور محمد معرفت حاجی قنیار الدین	۷	۸۱-۷	۱۴
۲۲۰	۱	سید سوسای عوان ولد سید نور محمد	۷	۸۲-۷	۱۵
۲۶۰	۲	سید عبدالمتقی ولد سید خیر محمد	۷	۸۳-۷	۱۶
۲۲۰	۱	سید جمال الدین ولد سید نصر الدین	۷	۸۴-۷	۱۷
۲۲۰	۱	محمد یوسف معرفت عبدالرحیم راجہ کوٹہ	۱۵	۸۵-۷	۱۸
۲۲۰	۶	طارق امین - پراچہ	۷	۸۶-۷	۱۹
۳۸۰	۳	حاجی خاتون ولد محمد دین حسن	۱۱	۸۷-۷	۲۰
۱۲۰۰	۵	موتی رام ولد سدھو ام سبھی	۱۱	۸۸-۷	۲۱
۲۲۰	۱	آدم خان کوٹہ	۷	۸۹-۷	۲۲
۳۲۰	۱	حاجی آغا محمد ولد طاہرات	۱۱	۹۸-۷	۲۳
۲۲۰	۱	رحیم بخش بیٹ ٹوڈہ کوٹہ	۱۱	۹۹-۷	۲۴
۲۲۰	۱	انصاف ٹریڈنگ کمپنی کوٹہ	۷	۱۰۰-۷	۲۵

فہرست نامی

جوشی چاول کے پرمٹ کی فہرست جو سندھ سے
بلوچستان لانے کیلئے جاری کیا گیا

پرمت نمبر	تاریخ اجراء پرمت	پرمت حاصل کرنے والے کا نام / پتہ	ذریعہ ٹراپسٹور ٹراپسٹور	جواز نمبر وک پورنگ	جہاں سے لایا گیا	جہاں بجایا گیا	تاریخ جنگ کا سٹاک	پہنچا ہوا یا نہیں
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۶	۱۲/۲۶	محمد بخش ولد بیابان خان، جھوک جیکب آباد	روڈ	۱	جیکب آباد	جمن	۲۰-۲۲	پہنچا ہوا
۷	۷	ارباب ولد مولابخش نوانی سکنتہ	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۸	۵	آدم خان تحصیل جیکب آباد عبدالحمق ولد دوست محمد دوسرانی	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۹	۱۱	جلیب آباد حوان خان ولد نور مٹ خان سکنتہ	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۱۰	۱۱	جلیب آباد واحد علی شاہ ولد غلام نبی شاہ مید	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۱۱	۷	کاہری سکنتہ جیکب آباد خیر بخش ولد یار محمد پورچ سکنتہ جیکب آباد	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۱۲	۷	انار خان ولد مبارک پورچ	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۱۳	۷	محمد جہاں ولد یعقوب خان نصیر	۱	۱	۱	۱	۱	۱

روز	تاریخ	شرح	مبلغ	تاریخ	شرح	مبلغ
۱	۱۳۰۲/۱/۱	بابت...	۱۰۰	۱۳۰۲/۱/۱	بابت...	۱۰۰
۲	۱۳۰۲/۱/۲	بابت...	۲۰۰	۱۳۰۲/۱/۲	بابت...	۲۰۰
۳	۱۳۰۲/۱/۳	بابت...	۳۰۰	۱۳۰۲/۱/۳	بابت...	۳۰۰
۴	۱۳۰۲/۱/۴	بابت...	۴۰۰	۱۳۰۲/۱/۴	بابت...	۴۰۰
۵	۱۳۰۲/۱/۵	بابت...	۵۰۰	۱۳۰۲/۱/۵	بابت...	۵۰۰
۶	۱۳۰۲/۱/۶	بابت...	۶۰۰	۱۳۰۲/۱/۶	بابت...	۶۰۰
۷	۱۳۰۲/۱/۷	بابت...	۷۰۰	۱۳۰۲/۱/۷	بابت...	۷۰۰
۸	۱۳۰۲/۱/۸	بابت...	۸۰۰	۱۳۰۲/۱/۸	بابت...	۸۰۰
۹	۱۳۰۲/۱/۹	بابت...	۹۰۰	۱۳۰۲/۱/۹	بابت...	۹۰۰
۱۰	۱۳۰۲/۱/۱۰	بابت...	۱۰۰۰	۱۳۰۲/۱/۱۰	بابت...	۱۰۰۰

پرست نمبر	تاریخ تولد پرست	پرست حاصل کرنے والے کا نام / پتہ	ذریعہ پرست	جہاں پرست کے والدین	جہاں سے پرست	جہاں پرست	تاریخ پرست	پرست پرست
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۲۲	۱۲/۲۴	زند ولد بہاول ذات ڈانگر سکنہ مہر شاہ جیکب آباد	رود	اڑک	جیکب آباد	جمن	۲۰/۲۴	پھول پورا
۲۵	"	حمید خان ولد صادق بروہی گاؤں اندر کھیو جیکب آباد	۵	اڑک	"	"	"	"
۲۶	"	پرنی ولد ناڈنگ ذات بھی سکنہ زندہ اپھی جیکب آباد	"	"	"	"	"	"
۲۷	"	عبدانقاہر ولد الہی بخش بہری سکنہ کڈا وہ جیکب آباد	۷	"	"	"	"	"
۲۸	"	حسن ولد علی ذات سنگی سکنہ کڈھوا جیکب آباد	"	"	"	"	"	"
۲۹	"	محمد علی ولد سمرہ بروہی سکنہ کڈھوا جیکب آباد	"	"	"	"	"	"
۳۰	"	محمد امین ولد ہاشم خان پور گاؤں اندر کھیو جیکب آباد	"	"	"	"	"	"
۳۱	"	یار محمد ولد نور محمد علی سکنہ سروت آباد جیکب آباد	"	"	"	"	"	"
۳۲	"	سلطان ولد شیخ سکنہ سروت آباد جیکب آباد	"	"	"	"	"	"
۳۳	"	سہیل ولد پازھی بھی سروت آباد جیکب آباد	"	"	"	"	"	"

ردیف	تاریخ	جبار	جبار	آباد	نویس	پوست محل گرفته شده کا	ردیف	تاریخ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۳۲	۱۲/۲۴	حسین	حسین	حسین	روڈ	جگن ولد نادنگ خان بمبئی سکڑ روزی گولاٹ جیکب آباد	۳	پچھڑوا
۳۳	"	"	"	"	"	عرض محمد ولد وحشی بخش پور سکڑ گوڈ عبدالغنی جیکب آباد	"	"
۳۴	"	"	"	"	"	محمد ابراہیم ولد منور علی چھان بندسی رائس لڑ جیکب آباد	"	"
۳۵	"	"	"	"	"	غلام حسین ولد غلام حسین معزت صالح محمد عبدالحکیم اینڈ کو جیکب آباد	"	"
۳۶	"	"	"	"	"	غلام حسین ولد غلام حسین پروپر اینڈ یونس اینڈ کو جیکب آباد	"	"
۳۷	"	"	"	"	"	عارف ولد عبدالغنی پروپر اینڈ عمر اسحاق اینڈ کو جیکب آباد	"	"
۳۸	"	"	"	"	"	غلام حسین نامزدہ صدیق رشک جیکب آباد	"	"
۳۹	"	"	"	"	"	حاجی حبیب ولد عبداللطیف مین انصاف ٹریڈنگ کمپنی جیکب آباد	"	"
۴۰	"	"	"	"	"	حاجی رزاق ولد حاجی اسماعیل مین عارف رزاق اینڈ کو جیکب آباد	"	"
۴۱	"	"	"	"	"	عبید عیاضی ولد محمد حسین پاک ٹریڈنگ کمپنی جیکب آباد	"	"

پوسٹ نمبر	پوسٹ نام	پوسٹ علاقہ	پوسٹ قسم	پوسٹ مقام	پوسٹ تاریخ	پوسٹ اجراء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲۵	حکیم آباد	پنجاب	پنجاب	پنجاب	۱۹۰۲	۱۹۰۲
۲۵	حکیم آباد	پنجاب	پنجاب	پنجاب	۱۹۰۲	۱۹۰۲
۲۶	حکیم آباد	پنجاب	پنجاب	پنجاب	۱۹۰۲	۱۹۰۲
۲۶	حکیم آباد	پنجاب	پنجاب	پنجاب	۱۹۰۲	۱۹۰۲
				میزان		

نمبر شمار	پوسٹ نمبر	تاریخ اجراء	نام پوسٹ	مقام	تعداد
۱	۲۰۱	۱۹۰۲-۱۹۰۳	پیدار پوسٹ	پنجاب	۱
۲	۲۰۲	"	پیدار پوسٹ	"	"
۳	۲۰۳	"	پیدار پوسٹ	"	"
۴	۲۰۴	"	پیدار پوسٹ	"	"
۵	۲۰۵	"	پیدار پوسٹ	"	"
۶	۲۰۶	"	پیدار پوسٹ	"	"
۷	۲۰۷	"	پیدار پوسٹ	"	"
۸	۲۰۸	"	پیدار پوسٹ	"	"

نمبر شمار	پریش نمبر	تاریخ اجراء	نام ولدیت و نمبره	مقام	تعداد ارگ
۹	۴۰۶	۲۰/۳/۴۲	محمد امین ولد شیخ سراج دین	کوٹہ صاحب	۳۰۰ ارگ
۱۰	۴۱۰	"	محمد امین امین زید ملک پٹی	"	"
۱۱	۴۱۱	"	محمد نسیم محمود علی کوٹہ	"	"
۱۲	۴۱۲	"	"	"	"
۱۳	۴۱۳	۲۰/۳/۴۲	خدائے نذر ولد خان محمد کوٹہ	"	۳۰۰ ارگ
۱۴	۴۱۴	"	ذوالفقار علی کوٹہ	"	۳۰۰ ارگ
۱۵	۴۱۵	"	"	"	"
۱۶	۴۱۶	"	شرکت برادر کچی کوٹہ	"	"
۱۷	۴۱۷	"	"	"	"
۱۸	۴۱۸	"	دلدار خان اینڈ کچی کوٹہ	"	"
۱۹	۴۱۹	"	"	"	"
۲۰	۴۲۰	"	ضیاء الدین ولد حاجی حسین بیادر کوٹہ	"	"
۲۱	۴۲۱	۲۲/۲/۴۲	"	"	"
۲۲	۴۲۲	"	سید عبدالمناف سید عبدالرزاق	"	"
۲۳	۴۲۳	"	"	"	"
۲۴	۴۲۴	"	"	"	"
۲۵	۴۲۵	"	سید غلام رسول ولد سید عثمان علی	"	"
۲۶	۴۲۶	"	سید غلام رسول ولد عثمان علی	"	"
۲۷	۴۲۷	"	عبدالحمید ولد حاجی عبدالرحمن چینی	"	"
۲۸	۴۲۸	"	"	"	"
۲۹	۴۲۹	"	حاجی فیض محمد ولد اسد اللہ خان	"	"

نمبر شمار	پست نمبر	تاریخ اجراء	نام ولدیت و غیر	حقام	تعداد / ترک
۳۰	۴۳۰	۲۲/۳/۵۶	حاجی میاں سید نور دند عبد الوصیم	کوڑھ تاج	۳۰۰ سنی ترک
۳۱	۴۳۱	"	"	"	جاری نہیں کیا گیا
۳۲	۴۳۲	"	سر نور ولد مراد خان	"	۳۰۰ سنی ترک
۳۳	۴۳۳	"	محمد حسین ولد بکت علی	"	"
۳۴	۴۳۴	"	"	"	"
۳۵	۴۳۵	"	مولاداد ولد محمد نور	"	"
۳۶	۴۳۶	"	"	"	"
۳۷	۴۳۷	"	محمد اعظم خان ولد داد بیا خان	"	"
۳۸	۴۳۸	"	"	"	"
۳۹	۴۳۹	"	شرقت الدین پراچہ خیر دین	"	"
۴۰	۴۴۰	"	"	"	"
۴۱	۴۴۱	"	فضل محمد ولد نعیم محمد	"	"
۴۲	۴۴۲	"	"	"	"
۴۳	۴۴۳	"	عبد الصمد ولد عبدیل محمد	"	"
۴۴	۴۴۴	"	محمد شہ خان ولد محمد عزت	"	"
۴۵	۴۴۵	"	"	"	"
۴۶	۴۴۶	"	محمد شفیق ولد عبد الصمد	"	"
۴۷	۴۴۷	"	سلطان محمد ولد حاجی دسمال	"	"
۴۸	۴۴۸	"	"	"	"
۴۹	۴۴۹	"	ملک حبیب احمد ولد محمد اکبر	"	"
۵۰	۴۵۰	"	"	"	"

Handwritten header text, possibly a title or date, including "1870" and "1871".

Handwritten	Handwritten	Handwritten	Handwritten	Handwritten
1	1870
2	1870
3	1870
4	1870
5	1870
6	1870
7	1870
8	1870
9	1870
10	1870
11	1870
12	1870
13	1870
14	1870
15	1870
16	1870
17	1870
18	1870
19	1870
20	1870

Handwritten header text for the second section, including "1871" and "1872".

Handwritten	Handwritten	Handwritten	Handwritten	Handwritten
21	1871
22	1871
23	1871

نمبر شمار	پول نمبر	موت	بسم	تاریخ
۴	۳۰۳	۲۲	ادھر جاوید بہرنت ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۵	۳۰۵	۶	عبدالرؤف ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۶	۳۰۶	۱۱	محمد یعقوب ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۷	۳۰۷	۶	محمد شرف ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۸	۳۰۸	۱۱	عاجی ملک گلشن ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۹	۳۰۹	۶	خیر محمد ولد حاجی عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۱۰	۳۱۰	۱۱	عبدالغنی ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۱۱	۳۱۱	۶	صاحبزادہ عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۱۲	۳۱۲	۶	عبدالغفور ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۱۳	۳۱۳	۲۲	عبدالغفور ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۱۴	۳۱۴	۶	باز محمد ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۱۵	۳۱۵	۶	دریاب شیر علی ولد دریاب نظام علی	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۱۶	۳۱۶	۱۵	نصرت حسین پورچ	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۱۷	۳۱۷	۱۲	بیم بندش ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۱۸	۳۱۸	۶	عبدالغفور ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۱۹	۳۱۹	۶	امان اللہ ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۲۰	۳۲۰	۲۲	عبدالغفور ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۲۱	۳۲۱	۱۱	محمد خان ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۲۲	۳۲۲	۶	شیخ بیان ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۲۳	۳۲۳	۶	سید محمد ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱
۲۴	۳۲۴	۱۱	محمد محمد ولد عبدالغفور	۱۰/۱۰/۱۹۰۱

تقدیر شماره	پرستش نمبر	موت	بنام	تقدیر اسمیاء
۲۵	۲۲۵	۱۲ $\frac{۲}{۲۲}$	داد محمد ولد میر احمد	ایک ٹوک جوشی چاولی
۲۶	۲۲۶	۱۵ $\frac{۲}{۲۲}$	علی احمد ولد شاہ محمد خان	" " "
۲۷	۲۲۷	۱۲ $\frac{۲}{۲۲}$	نور محمد ولد شیخ محمد	" " "
۲۸	۲۲۸	"	محمد اردول اختر محمد	" " "
۲۹	۲۲۹	۱۵ $\frac{۲}{۲۲}$	محمد رحیم ولد بلیدی خان	" " "
۳۰	۲۳۰	"	رحمت اللہ خان ولد احسان اللہ خان	" " "
۳۱	۲۳۱	"	محمد شریف خان ولد محمد علی خان	" " "
۳۲	۲۳۲	"	جان محمد ولد حاجی محمد ایوب خان	" " "
۳۳	۲۳۳	"	محمد بشیر خان ولد محمد طاہر خان	" " "
۳۴	۲۳۴	"	محمد حنیف ولد حاجی محمد شریف	" " "
۳۵	۲۳۵	"	عبداللہ جان ولد عبدالغفور جان	" " "
۳۶	۲۳۶	"	امان اللہ ولد شاہ سردار	" " "
۳۷	۲۳۷	"	محمد اشرف ولد محمد شریف خان	" " "
۳۸	۲۳۸	"	ہدایت اللہ خان ولد سرفراز اللہ خان	" " "
۳۹	۲۳۹	۱۶ $\frac{۲}{۲۲}$	سید عبدالظاہر ولد سید حاجی محمد ابراہیم	" " "
۴۰	۲۴۰	"	جانان ولد حاجی بانگل	" " "
۴۱	۲۴۱	"	سید المحمود ولد سید طفیل	" " "
۴۲	۲۴۲	"	حاجی حبیب اللہ خان بازاری	" " "
۴۳	۲۴۳	"	سید عبدالوہابی ولد سید نور الدین	" " "
۴۴	۲۴۴	"	ملک امان اللہ خان چکوتی	" " "
۴۵	۲۴۵	"	سید عبدالعلی ولد سید محمد رضا	" " "

نمبر شمار	پرست نمبر	مورخ	بنام	مقدار اشیاء
۴۷	۳۴۶	۱۶/۵/۲۲	میر غلام الدین ولد میر محمد عاتق	یک ٹوک پوشتی چاول
۴۸	۳۴۷	"	حاجی امیر انور خان اسپکنی	" " "
۴۹	۳۴۸	"	میر حسین عبدالعلی ایٹر کپنی	" " "
۵۰	۳۴۹	"	حاجی شوکت علی ولد حاجی سیف الدین	" " "
۵۱	۳۵۰	"	میر خان ولد حاجی بہادر الدین	" " "
۵۲	۳۵۱	"	سید راز محمد ولد سید محمد اکرم	" " "
۵۳	۳۵۲	"	نیرنگی نور نعت محمد	" " "
۵۴	۳۵۳	"	سید محمد شاہ ولد سید محمد اکبر	" " "
۵۵	۳۵۴	"	محمد ابراہیم حاجی قمبر علی روڈ کوٹہ	" " "
۵۶	۳۵۵	"	سید عثمان علی ایٹر سمریات بازار کوٹہ	" " "
۵۷	۳۵۶	"	عبد الحکیم ولد کارو کوٹہ	" " "
۵۸	۳۵۷	"	مومن ولد عبدالصراف چمن	" " "
۵۹	۳۵۸	"	جانان ولد حاجی چارنگی	" " "
۶۰	۳۶۰	"	کالا خان ولد چمن	" " "
۶۱	۳۶۱	"	بہادر الدین ولد موسیٰ جان چمن	" " "
۶۲	۳۶۲	"	طاہر اے نظر ولد میر احمد چمن	" " "
۶۳	۳۶۳	"	سکندر شاہ ولد سلیمان چمن	" " "
۶۴	۳۶۴	"	باز محمد ولد سلیمان چمن	" " "
۶۵	۳۶۵	"	حاجی محمد علی ولد میر کلام چمن	" " "
۶۶	۳۶۶	"	عبد الواحد ولد حاجی پیر محمد	" " "
۶۷	۳۶۷	"	عبد العلی شوکت، یار در کوٹہ	" " "

تعداد اشیاء	رقم	بسم	مقدار	پول	تبره
یک ترک جوئی چال	۱	ارشد جاوید رائس نیکبیری لاړ کونډه	۱۹	۳۶۸	۶۶
" " "	"	علی احمد ولد سید محمد ویرایم و زری محمد و زری محمد و زری محمد	"	۳۶۹	۶۸
" " "	"	جان محمد ولد باین کونډه	۸	۳۷۰	۶۹
" " "	"	ملک عطا محمد ولد میروان چمن	"	۳۷۱	۷۰
" " "	"	محمد عرض ولد فضل خان چمن	"	۳۷۲	۷۱
" " "	"	محمد ابراهیم حاجی قبره علی اردو کونډه	"	۳۷۳	۷۲
" " "	"	سید نصرت حسین بلوچ کونډه	"	۳۷۴	۷۳
" " "	"	ابن ایم آقبال رائس زری محمد کونډه	"	۳۷۵	۷۴
" " "	"	ملا ویراور زری محمد صلی بانان کونډه	"	۳۷۶	۷۵
" " "	"	حمید الدین ولد حاجی محمود کونډه	"	۳۷۷	۷۶
" " "	"	محمد آقبال ولد جان محمد چمن	"	۳۷۸	۷۷
" " "	"	پایو دین ولد عبدالسلام چمن	"	۳۷۹	۷۸
" " "	"	غلام نبی ولد نور حسین	"	۳۸۰	۷۹
" " "	"	ملک عبدالحمید ولد حاجی دوست محمد کونډه	"	۳۸۱	۸۰
" " "	"	سید عبدالباری شکر زکی کونډه	"	۳۸۲	۸۱
" " "	"	سید کمال الدین ولد عبدالعزیز کونډه	"	۳۸۳	۸۲
" " "	"	سید تاج الدین ولد سید محمد عالم کونډه	"	۳۸۴	۸۳
" " "	"	محمد ارحم پرویز رائس نیکبیری کونډه	"	۳۸۵	۸۴
" " "	"	قیصر سلیم ولد فضل کرم کونډه	"	۳۸۶	۸۵
" " "	"	شیخ احسان الله رائس زری محمد کونډه	"	۳۸۷	۸۶
" " "	"	امان الله شیخ ولد شیخ دوست محمد	"	۳۸۸	۸۷

نمبر شمار	نمبر دفتر	مقام	مقدار اشیا
۸۸	۲۸۹	۱۹۴۲	ملک پیرام خان ولد حاج محمد خان حسین
۸۹	۲۹۰	۵	ملک محمد یوسف ولد ملک شمس الدین حسین
۹۰	۲۹۱	۲۱۴۲	عمین الدین ولد سید نظام الدین شاه کورٹ
۹۱	۲۹۲	۱۸۴۲	محمد حسین ولد محمد یوسف کورٹ
۹۲	۲۹۳	۷	سید محمد غلام رحمان ولد سید محمد کورٹ
۹۳	۲۹۴	۷	سید عبدالسلام ولد سید حاجی عبداللہ کورٹ
۹۴	۲۹۵	۱۹۴۲	احسان اللہ ولد حاجی محمد کورٹ
۹۵	۲۹۶	۱۸	خیاہ محمد ولد سید اللہ بک کورٹ
۹۶	۲۹۷	۷	عبداللہ ولد غلام کورٹ
۹۷	۲۹۸	۵	بار محمد ولد محمد رحیم
۹۸	۲۹۹	۱۱	سید نظر محمد ولد سید علی محمد کورٹ
۹۹	۳۰۰	۱۱	سید عبداللہ ولد سید عبدالشکور کورٹ

نمبر شمار	نمبر دفتر	نام ولدیت سکونت	مقام	تعداد ترک
۱	۲۹	شکورین ولد غلام نبی گوشتندی	کراچی	۷۸۵
۲	۲۰۲	عبدالمجید ترین حسین	"	"
۳	۲۰۳	محمد دین ولد شیر ذر کورٹ	"	"
۴	۲۰۴	عبدالحکیم ولد غلام محمد کورٹ	"	"
۵	۲۰۵	جاوید احمد ولد گلزار احمد کورٹ	"	"
۶	۲۰۶	ایسی ام ارشاد ولد دوست محمد	"	"

Row	No	Est	cap	to	Year	Est
1	0	0	0	0	1906	6
2	0	0	0	0	1907	7
3	0	0	0	0	1908	8
4	0	0	0	0	1909	9
5	0	0	0	0	1910	10
6	0	0	0	0	1911	11
7	0	0	0	0	1912	12
8	0	0	0	0	1913	13
9	0	0	0	0	1914	14
10	0	0	0	0	1915	15
11	0	0	0	0	1916	16
12	0	0	0	0	1917	17
13	0	0	0	0	1918	18
14	0	0	0	0	1919	19
15	0	0	0	0	1920	20
16	0	0	0	0	1921	21
17	0	0	0	0	1922	22
18	0	0	0	0	1923	23
19	0	0	0	0	1924	24
20	0	0	0	0	1925	25
21	0	0	0	0	1926	26
22	0	0	0	0	1927	27
23	0	0	0	0	1928	28
24	0	0	0	0	1929	29
25	0	0	0	0	1930	30
26	0	0	0	0	1931	31
27	0	0	0	0	1932	32
28	0	0	0	0	1933	33
29	0	0	0	0	1934	34
30	0	0	0	0	1935	35

نمبر	پست نمبر	تاریخ اجراء	نام و ملازمت حکومت	عام	تعداد
۲۸	۲۲۸	۱۲-۱۲-۱۲	محمد ابرار احمد ولد حاجی محمد شہید	۱۰	۱۰
۲۹	۲۲۹	"	محمد اسلم ولد محمد صدیق	۱۰	۱۰
۳۰	۲۳۰	"	محمد اعظم ولد محمد جان حسین	۱۰	۱۰
۳۱	۲۳۱	"	سید محمد ولد حاجی نور الدین کاکڑ	۱۰	۱۰
۳۲	۲۳۲	"	سید محمد اعظم ولد سید محمد	۱۰	۱۰
۳۳	۲۳۳	"	سید عبدالکبیر ولد حاجی محمد کاکڑ	۱۰	۱۰
۳۴	۲۳۴	"	منور کھانہ	۱۰	۱۰
۳۵	۲۳۵	"	عبد اعظم وارث محمد کاکڑ	۱۰	۱۰
۳۶	۲۳۶	"	منور کھانہ	۱۰	۱۰
۳۷	۲۳۷	"	سید محمد عظیم وارث حاجی محمد کاکڑ	۱۰	۱۰
۳۸	۲۳۸	"	منور کھانہ	۱۰	۱۰
۳۹	۲۳۹	"	عبدالغنی وارث آغا محمد کاکڑ	۱۰	۱۰
۴۰	۲۴۰	"	عبدالرحمن ولد بخش رحیمی	۱۰	۱۰
۴۱	۲۴۱	"	حاجی بشیر ولد سید	۱۰	۱۰
۴۲	۲۴۲	"	منور کھانہ	۱۰	۱۰
۴۳	۲۴۳	"	ملک حاجی عبدالحمید ولد حاجی محمد کاکڑ	۱۰	۱۰
۴۴	۲۴۴	"	سید عبدالعظیم ولد سید محمد	۱۰	۱۰
۴۵	۲۴۵	"	محمد رضا ولد منظور ولد شاد رحیمی	۱۰	۱۰
۴۶	۲۴۶	"	مفتی علی ولد حاجی سید علی اعظم	۱۰	۱۰
۴۷	۲۴۷	"	منور کھانہ	۱۰	۱۰
۴۸	۲۴۸	۱۲-۱۲-۱۲	ایس ڈی ایف محمد علی وارث کاکڑ	۱۰	۱۰

نمبر شمار	پرست نمبر	تاریخ اولاد	نوم ولدیت و نسب	نظام	تعداد اولاد غیره
۷۰	۲۷۰	۷/۱۱/۶۷	محمد سلیم ولد محمد و علی کوٹہ	کاشتکاری	۲۰۰
۷۱	۲۸۱	"	عبدالشکور ولد سید خاجان کوٹہ	"	"
۷۲	۲۷۲	"	ابن عبدالوہاب کوٹہ	"	"
۷۳	۲۷۳	"	محمد جان و نذیر محمد کوٹہ	"	"
۷۴	۲۷۴	"	فیض محمد و لدغلام بی بی کوٹہ	"	"
۷۵	۲۷۵	"	محمد حسین و لد محمد خان کوٹہ	"	"
۷۶	۲۷۶	"	دلدار خان	"	"
۷۷	۲۷۷	"	جادو بیگم کوٹہ	"	"
۷۸	۲۷۸	"	شیخ امان اللہ کوٹہ	"	"
۷۹	۲۷۹	"	مختیار احمد و لد پرویز کوٹہ	"	"
۸۰	۲۸۰	"	ذوالفقار علی کوٹہ	"	"
۸۱	۲۸۱	"	حاجی عطاء محمد و لد محمد بیار کوٹہ	کاشتکاری	۲۰۰
۸۲	۲۸۲	"	مکبر ان و لد بک بشیر کوٹہ	"	"
۸۳	۲۸۳	"	عبد الرحمن و لد حاجی محمد حسین	"	"
۸۴	۲۸۴	"	نصیب خان و لد گل محمد حسین	"	"
۸۵	۲۸۵	"	عجوب و لد محمد رسول حسین	"	"
۸۶	۲۸۶	"	عبدالرزاق و لد عبدالشکور حسین	"	"
۸۷	۲۸۷	"	فخر علی بیگم	"	"
۸۸	۲۸۸	۹/۱۲/۶۷	عبدحمید و لد حاجی فتح محمد خان کوٹہ	"	"
۸۹	۲۸۹	"	عبدحمید و لد حاجی نظام قادر کوٹہ	"	"
۹۰	۲۹۰	"	سید محمد کریم و لد سید محمد شاہ کوٹہ	"	"

نمبر شمار	پرست نمبر	تاریخ اجراء	نام ولایت وغیرہ	تعداد	مقام	تعداد ٹرک وغیرہ
۹۱	۲۹۱	۲۶/۳/۵۲	ملک نعیم اللہ ولد پانڈخان کوٹہ	۳۰۰	کوٹہ	۳۰۰
۹۲	۲۹۲	۵	گدو دلا اوزی کوٹہ	"	"	"
۹۳	۲۹۳	"	سید محمد عظیم دلا محمد رسول کوٹہ	"	"	"
۹۴	۲۹۴	"	گل محمد ولد میر محمد خان کوٹہ	"	"	"
۹۵	۲۹۵	"	خیر محمد ولد طور کوٹہ	"	"	"
۹۶	۲۹۶	"	ملک غیر محمد ولد سلطان علی کوٹہ	"	"	"
۹۷	۲۹۷	"	عبدالسباری چمن	"	"	"
۹۸	۲۹۸	"	خدائے نضر ولد لال محمد چمن	"	"	"
۹۹	۲۹۹	"	ملک خدائے نضر ولد محمد رمضان	"	"	"
۱۰۰	۳۰۰	"	عبدالواحد ولد پیر علی	"	"	"

پرست نمبر	تاریخ اجراء	نام ولایت	تعداد ٹرک	ان مقام	تعداد
۱۵۳	۱۱/۳/۵۲	عبدالبرود معرفت عبدالصمد	۱	کوٹہ	۱
۱۵۴	"	عبدالسلام خان معرفت عبدالصمد	۱	"	۱
۱۵۵	"	سید احمد معرفت عبدالصمد	۱	"	۱
۱۵۶	"	بیر حمزہ خان معرفت عبدالصمد	۱	"	۱
۱۵۷	"	عبدال شہیر جان معرفت عبدالصمد	۱	"	۱
۱۵۸	"	سید رفیق بگ بگانی کوٹہ	۱	"	۱
۱۵۹	"	عبدالسنی شرکت برادری شیش اقبال	۱	"	۱
۱۶۰	"	علی انور ولد بیواؤ الدین خانی کوٹہ	۱	"	۱

پرست نمبر	تاریخ اجراء	نام ولدیت	شماره ٹرک	از مقام تا مقام
۱	۲	۳	۴	۵
۱۶۱	۱۱/۲/۵۲	عبدالغنی ولد محمد عالم حسین	۱	کوئٹہ تا چین
۱۶۲	۱۱	بید محمد رفی ولد حاجی حبیب اللہ مسجلہ روڈ کوئٹہ	۱	۱
۱۶۳	۷	محمد رمضان ولد حاجی نبی داد حسین	۱	۱
۱۶۴	۱۱	ظفر اقبال ولد محمد ابراہیم حسین	۱	۱
۱۶۵	۱۲/۲/۵۲	عبد القادر ولد زر عمران کارگر حبیب نیبی پور پشین	۱	۱
۱۶۶	۱۱/۲/۵۲	سید محمد علی ولد امین حبیب اللہ پشین	۱	۱
۱۶۷	۱۱	عبد الباقی خان ولد حاجی عبدالغفور حسین	۱	۱
۱۶۸	۷	ملک بہرام خان گلزاری حسین	۱	۱
۱۶۹	۱۳/۲/۵۲	فضل محمد ولد محمد رفی حسین	۱	۱
۱۷۰	۷	محمد الاحمد ولد عبد اللہ	۱	۱
۱۷۱	۷	سید عبد الحق ولد سید افاق	۱	۱
۱۷۲	۸	بید محمد اعظم مسجلہ روڈ کوئٹہ	۱	۱
۱۷۳	۷	بیر شاہ بہان ولد شاہ بہر گلستان	۱	۱
۱۷۴	۱۱	حمید اللہ ولد حاجی پرواچکڑی حسین شاہ پلہ نمبر ۶۹	۱	۱
۱۷۵	۱۱	عبد السلام ولد عبدالوحید کاشی کوئٹہ	۱	۱
۱۷۶	۱۱	اسحاق حفیظ اللہ ولد امین گلزار عثمان روڈ کوئٹہ	۱	۱
۱۷۷	۱۱	اللہ محمد ولد عبدالحمید تمبھرا روڈ کوئٹہ	۱	۱
۱۷۸	۱۱	امین ایم اقبال ولد فاروق رائس ٹیکڑی بداء لار کابو	۱	۱
۱۷۹	۱۱	عبد القدوس خان ولد عبدالغفور خان گلستان	۱	۱
۱۸۰	۱۱	عبد العزیز خان ولد عبدالقدوس	۱	۱

ردیف	تعداد برگ	نام ولایت	تاریخ اتمام	پرستشگیر
۱	۱	حنایت الله کاریز گلستان	۱۳/۲/۱۲۲	۱۸۱
"	۱	میرزا احمد ولد عبدالعزیز گلستان	"	۲۸۱
"	۱	خالد خان ولد عبدالودود خان	"	۱۸۳
"	۱	حنایت الله کاریز گلستان	"	۱۸۴
"	۱	عبد الغنی ولد عبدالغفور خان حنایت الله کاریز گلستان	"	۱۸۵
"	۱	عبد الجلیل خان ولد محمد سلیمان خان	"	۱۸۶
"	۱	ساجی عبدالواپ خان ولد حاجی عبدالغفور	"	۱۸۷
"	۱	مؤمنان خان ولد عبدالوهاب خان	"	۱۸۸
"	۱	حاجی عبدالوہابی ولد عبدالکریم خان	"	۱۸۹
"	۱	محمد زین خان ولد زین الدین خان	۱۳/۳/۱۲۲	۱۹۰
"	۱	عبدالمطعم خان ولد عبدالکریم خان	"	۱۹۱
"	۱	میرزا احمد ولد عبدالغفار	"	۱۹۲
"	۱	عبدالباری ولد عبدالعزیز	"	۱۹۳
"	۱	میرزا احمد ولد شاکر خان	"	۱۹۴
"	۱	اسلم ولد حاجی خان	"	۱۹۵
"	۱	خان میرزا قاسم قاسم خان	"	۱۹۶
"	۱	خان محمود ولد ساجی خان	"	۱۹۷
"	۱	غلام محمود ولد ملک خان	"	۱۹۸
"	۱	محمد زین خان ولد میرزا محمد	"	۱۹۹
"	۱	نادر خان ولد عبدالغفار	"	۲۰۰
"	۱	فواد خان ولد ساجی خان	"	۲۰۱
"	"	"	"	۲۰۲

نمبر شمار	پرست نمبر	تاریخ اجراء	نیم ولایت و حکومت	قواد اثرگ	از مقام تا مقام
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	۱۸۱	۹/۲/۷۲	ممتاز احمد ولد حاجی محمد بشیر	۶	کوئٹہ تا چین
۲	۱۰۲	"	معرفت پرویزہ نائیس نیکسٹر بغیر آباد عبدالودود ولد حاجی عبدالغنی خان	۱	۷
۳	۱۰۳	"	معرفت بید عبد الرحیم ایڈسنز پرویزہ اختر ولد محمد ذکریا	۱	۸
۴	۱۰۴	"	سید شیعہ علی ولد حاجی عبدالرحیم کوئٹہ	۱	۹
۵	۱۰۵	"	ایم. ایس اقبال لیٹنا رائٹرز فاروقی فیہ کنری	۱	۱۰
۶	۱۰۶	"	جاوید احمد پنڈتا رائٹرز فیہ کنری لایڈ کمانڈر ڈسٹرکٹ	۱	۱۱
۷	۱۰۷	"	میراد خان ولد بلوچ ساجد خان	۱	۱۲
۸	۱۰۸	"	نغیر ولد صالح محمد حسین	۱	۱۳
۹	۱۰۹	"	برناتو محمد رائٹرز	۱	۱۴
۱۰	۱۱۰	"	شاہ محمد ولد عبدالغنی کوئٹہ	۱	۱۵
۱۱	۱۱۱	"	عالم الدین ولد ملک تدر گل چین	۱	۱۶
۱۲	۱۱۲	"	عبدالغفران ولد خان محمد پیشین	۱	۱۷
۱۳	۱۱۳	"	سید عدو ولد حاجی محمد کریم	۱	۱۸
۱۴	۱۱۴	"	ریاض احمد ولد نظام حسین پٹناری روڈ کوئٹہ	۱	۱۹
۱۵	۱۱۵	"	ولا درخان رائٹرز کپٹی منڈھاری بانڈا کوئٹہ	۱	۲۰
۱۶	۱۱۶	"	بین ٹریڈرز ایسٹ وڈ ایف ٹی فرسٹ مرچنٹ	۱	۲۱
۱۷			قذافی رقبایا کوئٹہ	۱	۲۲

ردیف	تاریخ	شرح	مبلغ	بابت	مجموع
۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	۱	درآمد از فروش کالاهای	۹۸/۲۰	۱۰۰	۱۰۰
۲	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۳	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۴	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۵	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۶	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۷	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۸	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۹	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۱	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۲	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۳	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۴	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۵	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۶	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۷	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۸	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۹	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰
۲۰	۱	درآمد از فروش کالاهای	۰	۱۰۰	۱۰۰

نمبر شمار	پرستش نمبر	تاریخ	نام ولدیت سکونت	شماره	نوع
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۳۵	۱۳۵	۱۰/۳/۴۴	امیر محمد ولد دلال محمد کورک	۱	کوتل
۳۶	۱۳۶	۰	معتبر خان شیر زینتی کورک	۱	۰
۳۷	۱۳۷	۰	نور علی ولد حاجی گل خان کورک	۱	۰
۳۸	۱۳۸	۰	صالح محمد ولد محمد خان کورک	۱	۰
۳۹	۱۳۹	۰	ایمن عالم و باب نیشینی لڑی کورک	۱	۰
۴۰	۱۴۰	۰	بسم الله خان نیشینی لڑی کورک	۱	۰
۴۱	۱۴۱	۰	بسم الله خان معرفت نیشینی لڑی کورک	۱	۰
۴۲	۱۴۲	۰	محمد پرویز ولد محمد نیشینی لڑی کورک	۲	۰
۴۳	۱۴۳	۰	ملک عبدالرحمن ولد امان جان کورک	۱	۰
۴۴	۱۴۴	۰	حاجی اختر محمد کورک	۱	۰
۴۵	۱۴۵	۰	جناگیر احمد لڑی کورک	۱	۰
۴۶	۱۴۶	۰	گل محمد خان کورک	۱	۰
۴۷	۱۴۷	۰	حاجی امین الله خان ولد محمد کورک	۱	۰
۴۸	۱۴۸	۰	عبدالله طیف خان معرفت لڑی کورک	۱	۰
۴۹	۱۴۹	۱۱/۳/۴۴	ایچکریا H-P-A عبدالله خان معرفت عیسیا سرخان	۱	۰
۵۰	۱۵۰	۰	محمد یعقوب خان معرفت عیسیا سرخان	۱	۰
۵۱	۱۵۱	۰	خاجا جان معرفت عیسیا سرخان	۱	۰
۵۲	۱۵۲	۰	نیاز محمد خان معرفت عبدالسدر خان	۱	۰

نمبر شمار	تاریخ اجراء	نام ولایت . مسکونت	تعداد ترک	از مقام	تا مقام
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	۲۶/۲/۴۴	منوخ شده			
۲	"	"			
۳	"	بہاؤ الدین ولد جلال الدین	ایک ترک	کوئٹہ	چین
۴	"	صالح محمد مہربان	" ۱	"	"
۵	"	قتل محمد ولد آغا محمد	" ۱	"	"
۶	"	حیات محمد ولد حاجی بختیار	" ۱	"	"
۷	"	سید فیض الحق ولد سید جلال الدین	" ۱	"	"
۸	"	وزیر خان ولد کاکر خان	" ۱	"	"
۹	"	عبد الحکیم ولد عبد الغفور کاکر	" ۱	"	"
۱۰	"	عبد القدر ولد حبیب اللہ چمن	" ۱	"	"
۱۱	"	عبد الحکیم ولد عبد الغفور کاکر چمن	" ۱	"	"
۱۲	"	وزیر خان ولد کاکر خان چمن	" ۱	"	"
۱۳	"	سید عبد الملیم ولد سید بنگل چمن	" ۱	"	"
۱۴	"	سید عبد الحکیم ولد سید احمد گل	" ۱	"	"
۱۵	"	ملک عبد المجید ولد حاجی خیر	" ۱	"	"
۱۶	"	"	" ۱	"	"
۱۷	"	یانی ولد حاجی قیسو چمن	" ۱	"	"
۱۸	"	فاضل محمد ولد حاجی رمضان	" ۱	"	"
۱۹	"	عبد اللہ جان ولد سلطان غازی چمن	" ۱	"	"
۲۰	"	خدا کے قہر ولد خان محمد	" ۱	"	"

نمبر شمار	تاریخ اجراء	نام ولایت سکونت	تقداری ترک	ازرقم	تا مقام
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۲۱	۲۶/۲/۲۲	حلات و دل حاجی نور محمد حسین	۱ ترک	کولہ	پہچ
۲۲	۷	سرور احمد ولد ناصر	"	"	"
۲۳	۷	سید جمیع و لدید ضیاء الدین کولہ	۷	"	"
۲۴	۷	سید عبداللہ و لدید عبدالواحد کولہ	۵	"	"
۲۵	"	سید عبدالخالق و لدید عبدالرزاق	"	"	"
۲۶	"	خان محمد و لدیابان محمد کار و لپشین	"	"	"
۲۷	۲۷/۲/۲۲	سید نظر محمد و لدعلی محمد	"	"	"
۲۸	"	سید راز محمد و لدباز محمد	"	"	"
۲۹	"	عبدلشیر و لد حاجی غفور جان حسین	"	"	"
۳۰	"	شیم اختر و لدیم بخش کولہ	"	"	"
۳۱	"	طالب الدین و لد غلام محمد حسین	"	"	"
۳۲	"	نظر گل و لد سلام اشہ زئی	"	"	"
۳۳	۲۸/۲/۲۲	رسول خان	"	"	چمن
۳۴	"	نور الدین و لد حاجی نیش	"	"	"
۳۵	"	فضل محمد و لد سیدونی	"	"	"
۳۶	"	صوفی علی الخلیل و لد حاجی پیر مہر	"	"	"
۳۷	"	عبدانظاہر و لد محمد خان	"	"	"
۳۸	۲۹/۲/۲۲	نصرت خان و لد شور خان	"	"	"
۳۹	"	سور خان و لد غفار خان	"	"	"
۴۰	"	جان محمد و لد رفیق خان	"	"	"

نمبر شمار	تاریخ اجراء	نام ولایت سکونت	تقدیر و ترک	از مقام	حاضر مقام
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۴۱	۲۹/۲/۵۲	سلطان علی ولد نضر محمد	کونڈ	کونڈ	چمن
۴۲	"	آغا محمد ولد مولاداد	"	"	"
۴۳	"	عبدالرزاق ولد محمد علی	پشین	"	"
۴۴	"	عبدالباقی ولد عبدالشکور	"	"	"
۴۵	"	سید محمد عظیم ولد سلطان	کونڈ	"	"
۴۶	"	خواجہ گل ولد سلطان محمد	"	"	"
۴۷	"	محمد حسین ولد غوث محمد	"	"	"
۴۸	۱/۲/۵۲	عبدالعلی ولد حاجی قسم علی	"	"	"
۴۹	"	سید حبیب اللہ ولد عبدالشکور	"	"	"
۵۰	"	حدا نضر ولد خان محمد اچکزئی	چمن	"	"
۵۱	"	سید محمد آغا ولد سید حاجی نصر الدین	کونڈ	"	"
۵۲	"	ملک غیر محمد ولد اختر محمد موسیٰ زئی قلم محمد اللہ	"	"	"
۵۳	"	سید محمد عظیم شاہ ولد سید محمد	کونڈ	"	"
۵۴	"	حاجی محمد عثمان ولد سقر خان کونڈ	کونڈ	"	"
۵۵	"	شیخ مجازی ولد میر محمد	کونڈ	"	"
۵۶	"	حبیب اللہ ولد حاجی اختر	چمن	"	"
۵۷	"	سید محمد اہتمام ولد عبدالشکور	کونڈ	"	"
۵۸	۲/۲/۵۲	انصیر خان ولد محمد خان کونڈ	"	"	"
۵۹	"	وسی آغا ولد سید عبدالقادر	"	"	"
۶۰	"	سید محمد فیروز ولد گل محمد خان	"	"	"

نمبر شمار	تاریخ اجراء	نام ولایت سکونت	تعداد ترک	رتبہ مقام	نام مقام
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۶۱	۲/۳/۷۶	آغا محمد پیر دین	ایک ترک	کوڑھ	حسین
۶۲	"	باز محمد ولد حاجی عمر	"	"	"
۶۳	"	غلام رسول ولد حاجی شیر کاکڑ	"	"	"
۶۴	"	خان محمد ولد گل محمد	"	"	"
۶۵	۲/۳/۷۶	"	"	"	"
۶۶	"	غلام دستگیر ولد حاجی انیس اللہ گلستان	"	"	"
۶۷	"	عبدالواحد ولد محی الدین	"	"	"
۶۸	"	حاجی شہباز ولد حاجی پائی کین	"	"	"
۶۹	"	عبدالسلام ولد محمد صدیق کوڑھ	"	"	"
۷۰	"	شوکت علی شاہ ولد تورات علی	"	"	"
۷۱	"	نصرت احمد ولد حاجی محمد شہر	"	"	"
۷۲	"	"	"	"	"
۷۳	"	ذوالفقار علی ولد مولانا خیر	"	"	"
۷۴	"	"	"	"	"
۷۵	"	میر عبدالرحمن ولد سید علی محمد	"	"	"
۷۶	"	سید محمد سلیم ولد سید محمد حسین	"	"	"
۷۷	"	"	"	"	"
۷۸	"	"	"	"	"
۷۹	"	عبدالحمید ولد محمد دین	"	"	"
۸۰	"	فی الدین ولد محمد دین	"	"	"

ردیف شماره	تاریخ اجراء	نام ولایت سکونت	نقد و درگ	ارتقا مقام	مقام
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۸۱	۳/۳/۸۷	شیم بخاری ولد محمد شریف کونیه	ایک ترک	کونیه	حسن
۸۷	"	"	"	"	"
۸۳	"	دین محمد ولد حاجی خلوت کونیه	"	"	"
۸۴	"	سید عبدالرحمان ولد عبدالرحمن	"	"	"
۸۵	"	سید عبدالعزیز ولد سید دوست	"	"	"
۸۶	"	محمد عمر ولد " "	"	"	"
۸۷	"	محمد شریف ولد خان محمد	"	"	"
۸۸	"	سید عبدالرشید ولد سید فراخ گل کونیه	"	"	"
۸۹	"	عبدالله ولد ولید اوفان چکن	"	"	"
۹۰	"	موسی جان ولد عبدالرحمن	"	"	"
۹۱	"	سید محمد تقیم کونیه	"	"	"
۹۲	"	سید محمد زمان ولد سید دولت خان بشین	"	"	"
۹۳	"	محمد اکبر ولد دوران چکن	"	"	"
۹۴	"	حاجی شیر محمد ولد حاجی شیر واد	"	"	"
۹۵	۵/۳/۸۷	سید عبدالکریم ولد سعید گل کونیه	"	"	"
۹۶	"	حاجی عبدالحکیم ولد حاجی عبدالغفور	"	"	"
۹۷	"	محمد رفیق ولد محمد ایوب کاکر کچداک	"	"	"
۹۸	"	نورالحق محمد علی ولد علی محمد	"	"	"
۹۹	"	محمد یوسف ولد عبدالعظیم	"	"	"
۱۰۰	"	سید عبدالعزیز ولد عبدالرحمن	"	"	"

میر شاہنواز خان شابلانی :- ہنست دیکھی گئی ہے مگر امنوس ہے کہ اس کا جواب ہیں اس وقت دیا جاتا ہے جب ہم ایران میں آتے ہیں اس طرح اس کو دیکھ نہیں سکتے۔

میر ایک سپینٹری سوال ہے۔ چاول کے یہ جو پرنٹ دیئے گئے ہیں وہ سب ریو سے کے تھے آیا ریو سے کے علاوہ کوئٹہ کے شہر میں بھی کچھ چاول ہے اگر ہے تو ان کے لئے بھی کوئی پرنٹ دیا گیا ہے؟

وزیر خوراک و زراعت :- کوئٹہ شہر میں سی سی اینڈ مختلف سینٹروں پر ہر جگہ چاول کا ذخیرہ موجود ہے لیکن فی الحال ان کے پرنٹ جاری کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔

جام میر غلام قادر خان :- کیا یہ درست ہے کہ اس چاول کے بیوپار سے باقی اسمگل شدہ مال کی فروخت دھیمی پڑ گئی ہے؟

وزیر خوراک و زراعت :- بسکس چینری؟

جام میر غلام قادر خان :- میں نے کہا کہ چاول کے پرنٹ نہ دینے سے باقی اسمگل شدہ چیزوں کی فروخت جو کہ کوئٹہ میں آتی تھیں وہ دھیمی پڑ گئی ہے۔

میر شاہنواز خان شابلانی :- کوئٹہ شہر میں جو چاول پرنٹ ہے ان کے نکاس یا فروخت کرنے کا گورنمنٹ کے پاس کوئی پیروگرام ہے؟

وزیر خوراک و زراعت :- کوئٹہ میں لائے گئے چاول کو کوئٹہ شہر کے لئے ہونے پر یہی گورنمنٹ کی یہ LIABILITY نہیں ہے جو لایا ہے وہ خود اسے فروخت کرے۔ ہمارے پاس ایسا

کوئی معاملہ زیر غور نہیں ہے۔

جام میر غلام قادر خان۔ سوال یہ نہیں کہ نصیر آباد کا چاول کھان جاتا ہے۔ بلکہ سوال یہ ہے اس کے نکاس کے لئے کیا تجاویز زیر غور ہیں تاکہ کاشت کاروں کو صحیح قیمت مل سکے۔

وزیر خوراک و زراعت۔ نصیر آباد میں جو چاول پیدا کیا جاتا ہے وہ بیشتر مقامی ضرورت سمیٹتا ہے۔ البتہ جو مقامی چاول کے باسے میں شاید آذربائیجان ممبر کو علم ہے کہ نصیر آباد کے لئے پریشانی ہے۔ بس کے لئے صدر مملکت اور ہمارے مرکزی وزیر زراعت شاید ایسے ممالک سے بات چیت کر رہے ہیں جن کو ان کی ضرورت ہے۔

میر شاہنواز خان شالسانی۔ نصیر آباد کا چاول علاقے کی ضرورت سے زیادہ ہے۔ دو تہام بلوچستان کی ضرورت کے لئے کافی ہو سکتے ہیں اس سے جو پرٹ و ڈیٹے گئے ہیں اور جن آدمیوں کو دیئے گئے ہیں ان میں نصیر آباد کا کوئی آدمی نہیں ہے کیا یہ نصیر آباد کی حق تلفی نہیں ہے؟

وزیر خوراک و زراعت۔ ہمیں نے عرض کیا کہ نصیر آباد سے اندرون صوبہ چاول لانے پر کوئی پابندی نہیں۔ اس لئے نصیر آباد کے لوگ بڑی آزادی سے چاول بیانی لاسکتے ہیں اس میں حق تلفی کی کوئی بات ہی نہیں۔

میر شاہنواز خان شالسانی۔ تو پرٹ کا مطلب ہے جن کو بھجنا۔ تو ہم کیا بھجیں گے تنگ آمد بھنگ آمد۔ نصیر آباد کے لوگ ٹھہریں۔

وزیر خوراک و زراعت۔ ہمیں نے عرض کیا کہ مرکزی حکومت مسئلے کو اہم سمجھتے ہوئے سنجیدگی سے اس پر غور کر رہی ہے۔ اس میں پریشانی کی کوئی بات نہیں شاید سیلون اڑیا برما یا کسی اور

ملکیس مارکیٹ مل جائے سہ سکتا ہے افغانستان سے سہ سہاری طور پر اس کے استعمال کا کوئی راہ ہنگل
آکے تو آپ پریشان نہ ہوں۔

میر شامہ خواجہ خال شالیبانی :- نہیں جناب پریشانی کا اس میں سوال نہیں یہ وہی مثال ہے کہ

ع۔ ساتریاق از عراق آوردہ شود مارگزیدہ مردہ شود
وہ سہ چار سے پہلے مرکز کو چاول دیتے تھے۔ اگر وہ بلوچستان میں کوٹھہ نہیں لائے تو کدھر
بھیجیں بجلا۔ اور اتنی بھی طاقت نہیں کہ ہم اسے خیرات کر دیں کہ سب کو فائدہ پہنچے۔

جام میر غلام قادر خان :- جب کہ وزیر متعلقہ نے کہا کہ مرکزی وزیر اور صوبائی وزیر اس پر غور
کریں گے۔ تو کیا یہ دونوں وزیروں کی شراکت سے خریداجائے گا۔

وزیر خوراک و زراعت :- نہیں آپ نے میرے کہنے کا مطلب نہیں سمجھا میں نے
صوبائی وزیر کا نام نہیں لیا۔ حضور والا میں نے سمنٹن گورنمنٹ اور مرکزی وزیر خوراک و زراعت
کا نام لیا۔ یہ ان کا کام ہے۔ میرا نہیں۔

مسٹر اسپیکر :- اب غیر نشان زدہ سوال ایوان کی میز پر رکھے جائیں۔

وزیر جنگلات پرورش حیوانات و زراعت (سر اذ عبد الرحمن) :- نشان زدہ سوالات
ایوان کی میز پر رکھے جائیں۔

۷۔ میاں سیف اللہ خان پیراچہ :- کیا وزیر جنگلات ازراہ کام فرمائیں گے کہ

۱۔ باہر ملک سے جنگلی پرندوں کی اقام درآمد کرنے کے لئے حکم جنگلات بلوچستان سے کیا
کوششیں کی ہیں؟

ب۔ ان جنگلی پرندوں کی درآمد کے مقصد کے لیے حکومت ۴۳ - ۱۹۴۲ء کے دوران کتنی رستم
ہیرا کرنا چاہتی ہے؟

ج۔ ۲۳ - ۱۹۴۲ء کے دوران جنگلی پرندے حاصل کرنے کے لئے مزید کیا اقدامات
کے پیش کیے گئے؟

د۔ حکومت ان جنگلی پرندوں کی انسٹراکٹس منسل کے لئے کیا اقدامات کرنا چاہتی ہے؟

جواب

۱۔ حکم جنگلات بلوچستان نے ۱۹۴۶ء سے ۱۹۴۷ء تک امریکہ کے مختلف سرکاری اور غیر سرکاری
اداروں سے خط و کتابت کر کے امریکی ماہرین کے مشورے کے مطابق اس آب و ہوا میں کامیاب
ہونے والے پرندے

Chinesin-Necked Pheasant

Quaik مقامی سیسی کے تبادلے میں درآمد کئے۔

ج۔ اس منسوب کو جاری رکھا جائے گا۔ لیکن اس کے لئے کسی مخصوص رقم کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ
مقامی پرندوں کے تبادلہ کی شکل میں درآمد کئے جاتے ہیں۔

ج۔ گزشتہ سالوں کی طرح پرندے سے تبادلہ میں حاصل کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ بیرونی ممالک کو ہمارے
پرندوں کی ضرورت ہوئی۔

د۔ ان پرندوں کی انسٹراکٹس منسل کے لئے ایک سرخی خانہ کے قیام کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جہاں پر
انڈوں سے بچے حاصل کرنے موزوں علاقوں میں چھوڑے جائیں گے تاکہ ان کی نسل قدرتی طور
پر بڑھتی رہے۔ اور شائقین کی بلاغ و حفاقت انسٹراکٹس منسل کی جاتی رہے گی۔ جیسا کہ سال
گزشتہ اور سال رواں میں کیا گیا ہے۔

۱۵۔ میاں سیف اللہ خاں پراچہ۔ کیا وزیر جنگ پرورش حیوانات ازراؤ کریم

نشرائیں گے کہ۔

اب مجید بکریوں، گائے، بھینس اور مرغیوں کی بلوچستان میں تھینا گل تعداد کتنی ہے؟

۲۔ سال ۱۹۷۱ء میں ان میں ہر قسم کے جانور کتنی تعداد میں ذبح کئے گئے یا صوبہ میں سے باہر فروخت کئے گئے؟

۳۔ سال ۱۹۷۱ء میں کتنی تعداد میں مرغیاں ذبح کی گئیں یا صوبہ سے باہر فروخت کی گئیں؟

۴۔ سال ۱۹۷۱ء میں انڈوں کی پیداوار کیا تھی؟

جواب

۱۔ تعداد جیٹور ملوچستان مطابقتی مال شماری ۱۹۶۰ء

بھڑی	بکریاں	گائیں	بھینیں
۲۴۷۸۰۹۲۳	۱۴۷۶۸۶۸۹	۱۱۸۱۵۶۰	۱۴۷۲۵۸
تھینا جو ۱۹۶۰ء تا ۱۹۷۲ء تک برصی			
۳۱۵۲۵۹۹۵۴	۲۱۵۱۵۰	۱۰۸۶۳۸۱	۱۵۲۲۹

۲۔ سال ۷۲ - ۷۱ء کے دوران مندرجہ ذیل جانور ذبح کئے گئے۔

گائیاں	بیل وغیرہ	بچے	بھینیں	بھڑی	بکریاں
۶۷۲	۱۰۰۳۶۰	۱۱۳	۶۵۹	۴۶۵۸۹	۱۴۲۹۰۹

تقریباً آٹھ لاکھ بھڑی بکریاں اور دس ہزار بیل و گائیاں صوبہ سندھ اور صوبہ پنجاب کو برآمد ہوئیں

۳۔ سرکاری طور پر اس کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا۔

۴۔ انڈوں کی کل تعداد ۱۹۷۱ء کے مطابق آبادی مرغیاں

۱۰۸۰۱۶۴ درجن

۱۱۔ میاں سیف اللہ خان پیراچہ سے کیا زرعی زراعت ازراہ کرم فرمائیں گے کہ نہ

۱۔ ہڈوں و ٹریکٹروں کی تعداد مع انکی ساخت اور ماڈل اور جس سال میں بنائے گئے اور اب

زرعی ورکشاپ میں موصول ہوئے یا؟

۲۔ ۱۹۷۱ء کے دوران ہر ملٹریوز اور ٹریکٹروں کتنے گھنٹے کا کام کیا؟

۳۔ ۱۹۷۱ء کے دوران زمینداروں اور دوسرے افراد سے گنتا کر ایہ وصول کیا، جن کی زمینوں پر ان بلڈوزوں اور ٹریکٹروں سے کام کیا؟

جواب

تاریخ آمد و گشت	ساختہ ماڈل	نقلو	نام ڈوزر	نمبر شمار
۶۶-۱۰-۱۴	یو۔ ایس۔ اے انٹرنیشنل	۱۷	ٹی۔ ڈی۔ ۱۵	۱-
۶۵-۳-۱۵	"	۵	ٹی۔ ڈی۔ ۲۰	۲-
۶۷-۶-۱۳	سختہ اٹلی	۶۵	ڈیٹ	۳-
۶۰-۱۹۵۹	انگلینڈ	۱۹	پیمینجر	۴-
۱۹۵۵	یو۔ ایس۔ انٹرنیشنل	۳	ایچ۔ ڈی۔ ۹	۵-
۱۹۷۱	پوسینڈ	۵	پرش	۶-

کل تعداد۔ ۱۱۴

۲- ۷۲- ۷۱ عینی جولائی ۱۹۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۲ء میں ان ۱۱۴ ٹریکٹروں اور بلڈوزوں

کے ۱۱۴ دھمکتے کام کیے

۳- مذکورہ بالا عرصے کے دوران زمینداروں سے ۷،۷۳،۷۱۳ گھنٹوں کے عوض ۸۵۲،۸۰۶ روپیہ کی رعایتی نرخوں پر آمدن ہوئی۔

مذکورہ بالا عرصے میں ۱۸۹۳۷ ایکڑ زمین کو قابل کاشت بنایا۔

مسٹر اسپیکر۔ اب جام صاحب کے Privilege Motion پر بحث ہوگی۔ جام صاحب کہاں تشریف لے گئے؟۔ کل کا موشن ہے Privilege Motion تر move ہو

چکا ہے۔ اب گورنمنٹ کی طرف سے اس کا جواب دیا جاتا ہے

Leader of the House :-

The mover is not here may I speak Sir.?

مسٹر اسپیکر۔ سوال۔ آپ یوں۔

Leader of the House: Sir, the Motion was that the Assembly Secretariat could not supply a Copy of the Budget Speech to the Honourable Member on the ground that the Secretariat is short of reporters and, therefore, his speech has not been supplied. Actually sir, I immediately Contacted the Department concerned and it was revealed that under the Rules we are not permitted to ask questions relating to the Assembly Secretariat.

خان عبدالصمد خان اچکزئی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ اسمبلی سٹاف اسمبلی کے اسپیکر کے ماتحت ہوتا ہے یا گورنمنٹ کے ماتحت؟

مسٹر اسپیکر۔ یہ تو سوال ہو سکتا ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر تو اسمبلی کے روز دیگرہ سے متعلق بات ہوتی ہے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی۔ میں نے محمد ہی کہا کہ برتھکیت آپ سے ہوتی چاہیے یا وزیر اعلیٰ صاحب سے؟

سائیکل ایوان۔ جام صاحب نے جو نئے ایک استحقاق پیش کی ہے اس میں انہوں نے جو grounds دیئے ہیں کہ کیوں ان کو نہیں دی گئی تو وہ grounds یہ ہیں کہ

For the want of Reporters which have not been supplied

خان عبدالصمد خان اچکزئی۔ اس کا ذمہ دار وہی ہے جس کے ماتحت اسمبلی کا سٹاف ہوتا ہے میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ سوال غلط جگہ سے پوچھا گیا ہے یا صحیح جگہ سے؟

سٹانڈ ایوان اس سٹاٹ کی تقرری گورنمنٹ کے ذمے آتی ہے جب **Sanction** دے دی جاتی ہے تو سٹاٹ کا تقرر کیا جاتا ہے۔

خان عبدالصمد خان اسپیکر سٹاٹ کی تقرری تو ظاہر ہے حکومت کرتی ہے لیکن اس کی کارکردگی کے لئے کون ذمہ دار ہے۔

سٹانڈ ایوان یہاں کارکردگی کا سوال نہیں۔ جام صاحب نے کہا ہیں رپورٹوں کی کمی کی وجہ سے اسمبلی کی کارروائی جیسا نہیں کی گئی ہے۔ میں ان کے سوال کو اس طرح سمجھا ہوں

خان عبدالصمد خان اسپیکر میرا پوائنٹ آف آرڈر اب بھی یہی ہے کہ اگر اسمبلی کاسٹ اسپیکر کے ماتحت ہے تو یہ اسپیکر سے پوچھنا چاہیے تھا۔ اگر گورنمنٹ کے ماتحت ہے تو اس کی کارکردگی یا نااہلی

مسٹر اسپیکر خان صاحب آپ یہ الگ سوال کر کے اپنی تلی کر دیا سکتے ہیں۔ وقت ضائع نہ کیجئے۔ سردار صاحب آپ یہ یقین دہانی انہیں کریں کہ اگلے سیشن میں رپورٹ لا مجال آجائیں گے۔

سٹانڈ ایوان اس جنپ والا اس بار سے میں عرض سے کہ میں انتاموں کہ ہم اسے **Drawbacks** ہیں۔ اسمبلی نئی ہے۔ یہاں رپورٹوں کی کمی ہے ہم نے جو رپورٹ رکھے ہیں یہ بچارے **Untrained** ہیں اس کے لئے ہم باہر سے رپورٹ **Recruit** کریں گے تاکہ وہ یہاں کے رپورٹوں کو ٹریننگ دیں اس لئے آپ نے کل دیکھا کہ لائٹ کے چلے جانے سے ہم کو ہاؤس **Adjourn** کرنا پڑا۔ کیونکہ رپورٹ نہیں تھے۔ یہ بے چارے تو ایسے بیٹھے ہوئے ہیں یہ کام کہاں چلا سکتے ہیں یہ تو آپنا درجہ سب کو پتہ ہے کہ اس قسم کی کمی ہم ہر جگہ

عموم سے کہہ رہے ہیں۔ بہ صرف رپورٹوں کی کمی نہیں ہے۔ بہت سی ایسی جگہوں میں۔ جہاں ہم اس قسم کی کمی محسوس کر رہے ہیں۔ مثلاً کل آج آپ نے دیکھا کہ ہاؤس کا ایکٹڈ باہر رکھا ہوا تھا صاحب جام صاحب نے Point of order raise کیا تو اس کے بعد اسے ٹیبل پر رکھا گیا۔ تو ہم سارے کے سارے اس میدان میں نئے آئے ہیں اس طرح یہ آداب سمجھنے میں کچھ وقت ضرور لگے گا۔ کیونکہ یہاں تو نہ اسمبلی تھی اور نہ کوئی اور چیز۔ اس لئے اس قسم کی ترقیتیں تو ہمیں ضرور پیش آئیں گی۔ لہذا اس کے دور کرنے میں کچھ وقت لگے گا۔ جہاں تک گورنمنٹ کا تعلق ہے تو جانے اس مسئلے میں ہدایت کی ہے کہ نہ صرف اسمبلی کی کارروائی بلکہ اسمبلی کی ہر ایک ضرورت کو باقی کاموں پر Top Priority دئی جائے اور اگر اس قسم کی کوئی کمی محسوس ہوتی ہے تو جام صاحب یہ محسوس کریں کہ وہ بلوچستان کی اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں کسی اور اسمبلی میں مثلاً پنجاب یا سندھ وغیرہ کی اسمبلی میں نہیں بیٹھے ہیں۔ جن کے پاس سٹاف بڈنگ وغیرہ ساری چیزیں موجود ہیں اب حال تو ہمارا یہ ہے کہ ہم نئے ٹاؤن ہال پر قبضہ کیا ہوا ہے یہ ہماری پبلک گیسٹری کا حال ہے کہ ان کے اور گیمبروں کے بیچ میں وہ صرف حکومت والی بیچر حاصل ہے اور تو ہمارے اداکار کے درمیان کچھ نہیں ہے تو یہ ساری مشکلات ہیں پیش آ رہی ہیں۔ ویسے جام صاحب کا سوال یہ ہے لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمیں اپنے ماحول کا احساس ہونا چاہیے کہ جن مشکلات سے ہم دوچار ہیں ان کا سب کو علم ہے۔

Mr. Speaker :- Jam Sahib, I think

You are not pressing it ?

Jam Mir Ghulam Qadir Khan :-

That is all sir.

مسٹر اسپیکر :- کل بیٹھ پر جو ڈسکشن ہو رہی تھی۔ قابل اہل ان کو ختم کرنے کی کوشش کریں تاکہ ہم بیٹھ پر بحث کر سکیں۔

قائد ایوان :- میں کوشش کروں گا کہ میں اور قاضی منسٹر Recess تک یہ ختم کریں۔ Recess گیارہ بجے ہوگی۔ اور اب ساڑھے دس ہیں۔

مشراپیکر :- Recess تو سارے دس بجے ہوتی ہے۔

قائد ایوان :- اگر گیارہ بجے کر دیں تو ہربانی ہوگی۔

مشراپیکر :- اچھا جی۔

قائد ایوان :- جناب والا بیورو کی جس نسخے کا عرض کر رہا تھا وہ معزز لیڈر آف دی پوزیشن نے ایک اعلیٰ راض کیا تھا اس میں انہوں نے کہا تھا کہ بعض لوگ بلوچستان کے ڈومیسائل پروڈیگراں حاصل کرنے کے بعد یہاں ملازمت نہیں کرتے ہیں نئے کچھ Figures بھی دے دی تھیں۔ اور ساتھ ساتھ میں نے ان کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ ان ایک اکثر لوگ وہ ہیں جن کا ہمارے معزز ممبر می کہتے ہیں کہ جناب میں نے ڈومیسائل کو بہت کم حقوق دیئے ہیں یا ان کے ساتھ Treatment اچھا نہیں کرتے، حالانکہ انہوں نے خود دیکھ لیا کہ کافی ڈومیسائل یہاں سے ڈگری حاصل کر کے چلے گئے ہیں البتہ میں معزز ممبر سے یہ کہوں گا کہ جہاں تک اس صوبے کے ساتھ ڈومیسائل کے Response کا سوال ہے وہ ایسا ہو کہ جس کا ہم توقع رکھتے ہیں آپ دیکھئے یہ لوگ ہمارے سکاڑھ پر ڈگریاں لیتے ہیں اور خود ساری عمر یہاں پر ملازمت کرتے ہوئے اچھی سی اچھی ملازمتوں پر اپنا گزارہ کرتے ہیں لیکن جب صوبوں کی خدمت کی باری آتی ہے تو اس وقت سب کا تو نہیں کہوں گا البتہ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو گورنمنٹ کی طرح جلد ہی تنگ بدل لیتے ہیں۔ میں ان سے یہ توقع کرتا ہوں کہ جب وہ یہ توقع کرتے ہیں اس صوبے سے کہ یہ صوبہ انہیں اپنائے اور یہاں کے تمام حقوق انہیں حاصل ہوں تو یہاں کے ہر سو دریاں میں ان کو شریک ہونا چاہئے۔ ویسے مجھے یہاں قبرستان برصغیر نے کا کوئی شوق نہیں۔ لیکن یوں بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض ان میں سے اپنی وائشیں بھی دفن کرنے کو گوارا نہیں کرتے بلکہ اب یہ بھولنا چاہئے کہ ان کا کسی اور صوبے سے تعلق ہے یہ خود اپنے عمل سے اپنے آپ کو بلوچستانی ثابت کریں ہم ملتے ہیں ہیں ان کی ضرورت ہے ان میں برے اچھے efficient افراد موجود ہیں۔ ہم ان کی

efficiency کو صرفینے کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں سیکس اگر
 efficiency appreciate ایک پلانٹین

نہ کروں۔ بد قسمتی سے میں اس وقت اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ ان چیزوں کی تفصیل میں جاؤں کیونکہ
 میرے فرائض میں یہ آتا ہے کہ بلوچستان میں جتنے بھی بلوچستانی رہتے ہیں چاہے وہ ڈومیسائل ہیں
 چاہے وہ لوکل ہیں ان سب کی خدمت کرنا اور ان سب کا تحفظ کرنا یہ سب میرے فرائض میں آتا
 ہے اس لئے یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ میں تفصیل میں جا کر کچھ زیادہ ہی ان کے لئے گلہ شکوہ کروں۔ کیونکہ
 اس کی اجازت میرے اپنے سسرال میں ہی ہے جس کی سرپرستی میں یہ چیزیں مجھے اس
 کی اجازت نہیں دیتیں اگر آج ہی اس کی سرپرستی نہ ہوتی تو ممکن ہے میں گلے شکوے کی اس
 حکایت کو کچھ اتنا آگے لے جاتا جہاں یقیناً بہت سے دوستوں کو دکھ پہنچتا۔ میں صرف
 ان سے یہ گزارش کروں گا۔ کہ ہم آپ کو جس طرح میں نے عرض کیا کہ وہ لوگ جو ایک مدت سے
 بیان رہ رہے ہیں ہم کو انہیں بلوچستانی کھنے میں تھکا کوئی عار نہیں ہے۔ ہم اس کے لئے
 پوری طرح سے تیار ہیں کہ ہم اور آپ گھل ل کر رہیں۔ سیکس کبھی کبھی اتفاقاً ہی یہی کچھ تو اس صوبے کے
 ساتھ انصاف کیا کرو۔ کچھ فرائض اس صوبے کے آپ پر بھی عائد ہوتے ہیں یہ ماننا کہ آپ میں سے بہت
 سے وسیع تعلقات کے مالک ہیں۔ آپ کے تعلقات کراچی میں ہو سکتے ہیں اور آپ کے تعلقات
 پشاور میں بھی ہو سکتے ہیں۔ یقیناً میں نے بھی کافی عرصہ کراچی میں گزارا ہے میرے بھی تعلقات کراچی
 میں ہیں لاہور میں بھی سیرے دوست بستے ہیں اور فرنیچر میں بھی میرے دوست بستے ہیں
 لیکن میرا گھر بلوچستان ہے تو آپ اس کو سرائے نہ کیجئے گھر کھجیجئے۔ سرائے اور گھوس فرقی
 ہوتا ہے آپ نے اس کو سرائے کھجیا ہے۔ اگر آپ اس کو گھر کھجیں گے تو گھر کی سہولیات آپ کو
 ملیں گی اور اگر اپنے اس کو سافروں کی سرائے کھجائو تو لا محالہ اس طرف سے بھی اس قسم کا
 آپ کے لئے گا۔

یہ باتیں گلے کے طور پر کم اور ایک خواہش کے لحاظ سے زیادہ کر رہا ہوں میری یہ
 خواہش ہے کہ بہت جلد وہ دن آئے جب ہم لوگوں پر ثابت کر دیں کہ وہ ہم میں اور آپ میں کوئی
 تیز نہ کو سکیں اور اس کے لئے جب تک کہ دوسری طرف سے ہاتھ نہیں بڑھے گا شاید ہمارے لئے

فیزیکی طور پر

مگر تہہ بہ تہہ

جیاب والا - اس کے علاوہ معزز تمہارے ایک ڈاکٹر کی تقرری پر پڑا شدید احتجاج کیا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پرنسپل بلوچستان کا ڈیولپمنٹ بیٹ سارے کا سارا اسٹریٹجی نے واپس لے لیا ہے اتنا سخت احتجاج تھا ہر حال یہ مان لیا کہ بعض آدمیوں کو زر کے ساتھ سپورڈی ہوتی ہے میرے نزدیک ڈیولپمنٹ بیٹ اہم ہے مگر ہے آپ کے لئے انسانی سپورڈی اتنی زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ آپ نے اس کو اس سے زیادہ اہمیت دی۔ ویسے میں اس انسانی جذبے کی تائید کرتا ہوں لیکن شاید ان کو مصلحت صحیح نہیں پہنچائی گئی۔ جس تقرر کو آپ نے پروموشن کا نام دیا ہے وہ پروموشن نہیں ہے صرف ٹرانسفر ہے یہ پروموشن نہیں ہو سکتا ہے اب یہ بات میں **presumption** کی بنیاد پر کر سکتا ہوں کہ معزز تمہارے کے نزدیک کوئی اور پوسٹ کوئی **seniority** کے لحاظ سے نہیں۔ کیونکہ میں نے عرض کیا کہ

Promotive Post یہ نہیں ہے **Efficiency** کے لحاظ سے **Performance** کے

لحاظ سے کوئی آدمی مگر ہے۔ معزز تمہارے سامنے جو بھڑاؤں کے خیال میں زیادہ بوزوں ہوتا اگر اس عہدہ پر ان کو مسترد کیا جاتا۔ لیکن میں زیادہ **Appreciate** کرتا اگر معزز میری دوستی کا فرض ادا کرتے وقت اس کا نام بھی لیتے کہ ان کے ذہن میں کون ہے۔ ہر حال میں اس تکلیف سے انہوں نے بچایا اور میں ان کا بہت مشکور ہوں کہ بھیجی یہ نہیں کہا کہ فلاں اچھا ہے اور اس کو آپ **Consider** کریں لیکن میں ان کو یہ ضرورتوں گا کہ وہ دوستی کے سلسلے میں جو ان پر ملتا ہوتا ہے ان کو انہوں نے پورا نہیں کیا۔

اس کے علاوہ حساب! ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ ہم نے ساڑھے بارہ ایکڑ زمین پر ایسا صاف کیا۔ انہوں نے یہ بھی اعتراض کیا کہ ہم نے **grazing** ٹیکس صاف کیا انہوں نے یہ اعتراض کیا کہ ہم نے معزز میٹکس صاف کیا۔ اب ناک کو آپ یوں پکڑیے یا ہاتھ کو یوں گھما کر ایک پکڑ لیجئے جس سے فرق کچھ نہیں پڑتا۔ اعتراض اپنی جگہ پر اعتراض ہے آپ نے کہا کہ یہ ایسی کوئی چیز نہیں جس سے

is merely an eye-wash.

جو کہ ہم ایک ایسی چیز بنا کے ہیں جو جس سے لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں ہم نے ایک دعوے تک چایا ہے

cheap popularity

کے لئے۔

خان عبدالغنی خان ایگزکٹو سیکرٹری کے لئے

قائد الہوان

Exploitation is altogether a different thing Sir.. Exploitation is

something which those who exploited the Baluch.

غائب تھے اس چیز کا احساس ہے۔ موزن کرنے اس چیز پر جو ہتر تین کیا۔ ویسے میں ان کے اس
 Way of thinking یا Mental behaviour کی قدر کتابوں ویسے آپ جیسے
 آدمیوں کو اس قسم کے مفکرک احوال لوگوں کے فائدے سے پیشی نہیں ہونی چاہیے ہاں کہ remission
 پر دو ہزار روپے دوائے آدمی کو remission پر چھاپ تو ہندو تقریب کریں گے۔ اور اگر عیسائی
 موزی سکیم لوگ Coal Miners کو اس ٹیکس سے چھوٹ دیتے تو آپ کو چھ ہتر تین نہ ہوتا۔ کیونکہ
 یہ ایسی چیز ہے جو نظر بھی آتی ہے ترقی عیسکیم نے معاف کیا۔ اب اس ٹیکس سے کس کو فائدہ ہوگا؟
 آدمی جس کے پاس چار بکریاں ہیں جو Primitive age میں رہتا ہے جس کا اس سوسائٹی کے
 ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے پھر Contribute نہیں کرتا اس سوسائٹی کے لئے کیا پیشی ہو سکتی ہے موزن
 میر کر ان سے۔ اگر ترقی ٹیکس کی بجائے ہم یہاں Vehicle Tax کو abolish
 کرتے یا اس قسم کی کوئی دوسری ایسی کوئی remission ہوتی تو جگہ یقین ہے کہ محض ہر
 اس کو appreciate کرتے۔ کیونکہ وہ بڑی چیز تھی اور تقریب آتی ہے اگر گورنٹ کو کوئی Loss
 ہوتی اتنا ہر کہ تقریب سے۔ یہ کیا کہ ہمارے گورنٹ کے پچاس ہزار ساٹھ ہزار یا دس ہزار کا یا ایک لاکھ
 کا Loss ہو۔ یہ بھی کوئی Loss ہے اگر گورنٹ کو کوئی قربانی دینی بھی ہو۔ تو ایسے آدمیوں کو کیا
 دی جسے کہاں سے قربانی کو کچھ appreciate بھی کیا جائے۔ اب کسی ٹیکس غریب درویش
 کے لئے یا کسی ایسے کوئی کے لئے ہر موزی کاٹ کر چھتا ہے اس کے لئے اگر گورنٹ نے کوئی قربانی
 دی ہے۔ تو یقیناً آپ کو appreciate نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن میں ان کو صرف یہ نہیں کہوں کہ ہم اپنی
 عادت سے غیب پوریں۔ آپ اپنی عادت سے غیب پور۔ اس کے علاوہ پختاب سیکرٹری اپنے خود کل مزدور یا نجف

کرچھانک freedom of Press کے متعلق جو allegations لگائے گئے تھے۔ اس کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ کہا تھا کہ آپ نے ڈائریکٹر کو یہ ہدایات دی تھیں کہ کچھ ریپارٹس expange جاریں اور وہ پریس میں نہ آئیں۔ میرے خیال میں ممبر کو کسی حد تک تسلی ہو جانی چاہیے کہ وہ گورنمنٹ کا کوئی initiative نہیں تھا بلکہ in good faith اس ہاؤس کے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے جناب نے ایک حکم کیا تھا۔

جناب دادا۔ انہوں نے یہاں صاحب کی جو allegations تھیں ان میں سے ایک جس پر کافی ریپورٹیں جاری تھیں اور شاید جن صاحب نے بھی اس کو دوبارہ یاد تھا وہ تھا "شک" کے بارے میں جس کو کھانگ ایک Burnino Question بنا یا گیا ہے۔ اس کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے تو میں یہ عرض کر دوں کہ اچھے زمین کی طرف سے جو Adjournment Motion آیا تھا۔ اس سلسلے میں اور شاید ان کو یہ شبہ ہے کہ قریب التوا پر لوٹ کے دوران ہم نے دفتر طویل طور پر کورم کو توڑا اور ہاؤس سے غیر حاضر رہے اور اس طرح ہاؤس ایڈجورن ہو گیا۔ اصل میں مقصود جانا اور اپوزیشن دونوں کے قواعد کے بارے میں ناقص علم کا ہے۔ کیونکہ ہم دونوں یہ خیال کر رہے تھے کہ گھنٹی بجے گی اور ہم آجائیں گے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہاؤس میں کوئی ممبر نہیں آیا جب تک ایک ممبر نہ ہوا۔ اس کے مطابق گھنٹی نہیں بجائی جاتی۔ ہمیں اس وقت پتہ چلا جب ہاؤس ایڈجورن ہو چکا تھا اگر اس سے پہلے تو جی کرنا چاہتا تو آپ یہ یقین کریں کہ مجھے پتہ تھا کہ بیٹ پر جنرل ڈسکشن آرہی ہے جس میں آپ بالکل آزا رہیں آپ جو چاہیں بول سکتے ہیں۔ اور اگر اتنا ہی گورنمنٹ کو

awkward پوزیشن میں ڈالنے کا سلسلہ تھا تو میں آج کم سے کم اس پر نہیں بولتا کیونکہ میں کیا اپنے گنہوں کی تفصیل بیان کرتا۔ بات کچھ ایسی نہیں ہے جناب۔

خان عبد الصمد خان چکرنی، صدر گناہ۔۔۔۔۔

قائد ایوان۔ آپ نے سننے سے پہلے ہی اسے غلط گناہ قرار دے دیا۔

چٹاب والا - ششک کاسکھ یوں ہے کہ یہ دراصل Tenant کا جگر داہن ہے یہ
 Middle man اور Land owner کے درمیان بھیگڑا ہے۔ مبرا یوں کہ جب کسی
 دانے بھاگوں کی آبادی کم تھی۔ لوگوں کے پاس زمینیں تھیں۔ انہوں نے اپنی غیر آباد زمینیں کسی
 آدمی کے ہاتھ سے دیں۔ اس نے وہ زمینیں دے دیں کہ باہا تم اس پر کاشت وغیرہ کرو۔ زمین میری
 ہے۔ سترچہ تمہارا۔ محنت تمہاری۔ مجھے اس کا چھٹا حصہ دے دینا۔ اس شرط پر اس نے یہ زمین
 دے دی۔ کچھ عرصے کے بعد جس آدمی نے یہ زمین لی تھی اس نے اس کے کسی دوسرے آدمی
 کو employ کیا۔ اس زمین کے لئے کہ بھی دیکھو لکھتا تو میں نے کر لیا ہے تم اور میں
 میں تمہیں provide کروں گا۔ زمین اس کی ہے تم اور میں میرا ہے۔ کاشت تم کرو۔ اور اس کے عوض
 بطور کاشت کار تم کو اس کا چوتھا حصہ دوں گا باقی تین حصے میرے ہیں یہ ان کا آپس میں سودا ہو
 ہو گیا اور پھر یہ تین حصے جسے جو اس کے لئے بچتے ہیں اس سے پھر وہ آدمی جس نے شروع میں اسے زمین
 دی تھی اپنا چوتھا حصہ وصول کرتا ہے یعنی اس کی تقسیم یوں ہوئی کہ چوتھا حصہ تو جاتا ہے پیداوار پر
 one fourth goes to the Tiller اور میں چوتھا ان لوگوں کے پاس آتا ہے۔ اس تین چوتھائی
 میں سے چوتھا حصہ وہ مالک زمین کو دیتا ہے باقی اپنے بیلی اور تخم وغیرہ پر سترچہ کرتے ہیں اس میں
 بیک چیز ابستہ جو objectionable تھی اس میں کچھ مارکان کا دخل تھا کچھ دہاں کے لوگوں کا
 دخل تھا جو کہ اس میں interested ہیں۔ وہ یہ تھا کہ گورنمنٹ کا Revenue مارکان نے pay
 نہیں کیا یا ان کو pay کرنے نہیں دیا گیا۔ اس وقت یہ بات disputed ہے مارکان کہتے
 ہیں ہمیں pay کرنے نہیں دیا گیا۔ وہ کہتے ہیں انہوں نے pay نہیں کیا۔ گورنمنٹ کا
 Revenue میں مانتا ہوں کہ یہ entirely مالک کی responsibility ہے
 کہ وہ اسے چاہے وہ چاہے چاہے وہ چاہے چاہے چاہے پورا پورا ہے نہیں پڑتا ہے
 جینک وہ اس چیز کا دعویدار ہے کہ وہ زمین کا مالک ہے اس وقت تک گورنمنٹ کا
 Revenue اس کو پینا پڑے گا اور یہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ مالک کی responsibility
 ہے یہ ان کو کرنا پڑے گا آپ کا Headache نہیں ہے

خان عبدالصمد خان چکرنلی۔ یہ سارے بلوچستان میں تھا۔

قائد ایوان۔ نہیں نہیں یہ سارے بلوچستان میں نہیں تھا آپ کی یہ انفارمیشن صحیح نہیں ہے ایسے علاقے جہاں گورنمنٹ Land Revenue لیتی تھی آپ نے خود اپنی تقریر میں کہا تھا کہ کچھ علاقے ایسے تھے جہاں گورنمنٹ کے تھے اور کچھ علاقے ایسے تھے جہاں گورنمنٹ Land Revenue لیا کرتی تھی۔ اب جہاں گورنمنٹ Land Revenue لیا کرتی تھی وہاں یہ سلسلہ ہی نہیں ہے وہاں تو ان سے کافی حصہ لیا جاتا تھا۔ ۱۰ حصہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا ۱۰ حصہ گورنمنٹ ریونیو لیا کرتی جہاں گورنمنٹ ریونیو تھا۔

خان عبدالصمد خان چکرنلی۔ اس میں پھر دی ٹیکس بھی شامل ہے

قائد ایوان۔ یہ توجیبات میں توجیبات بہت سے تھے۔ عرف چروہی کا نہیں تھا۔ سرخی کا جو بات اور ایسی بہت سی واہیات جو بات تھیں۔ چند دن پہلے کچھ حضرات آئے اور انہوں نے میرے ساتھ اس سلسلہ پر بات کی میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کے ساتھ متفق ہوں اور ابھی ابھی آرڈر ایشو کرتا ہوں کہ نہ صرف آج کا لینڈ ریونیو بلکہ پچھلے جتنے بھی جہاں جات ہیں وہ سارے کے سارے مالکوں سے وصول کیے جائیں گے یہ مالک کو بیٹے پڑی گے تو انہوں نے فرماؤ انکار کیا کہ نہیں جناب مالک کیوں دیں۔ وہ تو ہم دیں گے۔ اب یہ بالکل ایک قانونی نکتہ ان کے ذہن میں آیا تھا کہ اگر ہم ریونیو دیں گے تو ہم مالک تصور کیے جائیں گے اور اگر کوئی اور دے گا تو وہ مالک تصور کیا جائے گا اب جو جھگڑا اٹھا وہ تھا اس درمیان کنٹریکٹر اور مالک کے درمیان Tiller کے درمیان نہیں ہے یا تو میرے دوستوں نے نا علمی کی بنیاد پر اس طرح کہا ہے یا ان کو اطلاع شاید غلط پہنچائی گئی ہے اور اگر اطلاعات صحیح طور پر پہنچائی جاتیں تو اچھا تھا کیونکہ اصل ہیرو مالک کنٹریکٹر اور مالک کے درمیان ہے ویسے کچھ آدمی ایسے ہیں جو خود ہی اب تک کاشت کرتے

ہیں۔ یہی ان کی تعداد بہت کم ہے جنہوں نے Recently کاشت شروع کیا یہی ان میں اکثر ایسے ہیں جو کمتر بکیر ہیں۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں نے مذاق میں کچھ آدمیوں کو کہا تھا کہ کہوں نہ ایسا کیا جائے کہ جہاں جہاں ششک ہے وہاں ہم زمین ٹرا کو دیدیں تو وہ فوراً چلائے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- آپ نے مذاق کیا تھا یا Serious تھے ؟

قائد ایوان :- نہیں جی مذاق میں پس لے کے Seriously کچھ کامی مجاز نہیں ہوں۔ یہ تو مجھے انتہا ہے کہ سوشلسٹ گورنمنٹ جب آئیگی تو وہ پرائیویٹ پراپرٹی کو ختم کر دیگی تو میں نے جب ان سے یہ کہا تو وہ فوراً چلائے کہ نہیں نہیں یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں یہیں حدیث میں ڈال رہے ہیں یہ Tiller ٹرا آپ زمین دے رہے ہیں ؟ تو وہ لوگ جو آج اس قسم کے نمبر سے بازی کر رہے ہیں وہ اس کلاس کے ساتھ غلط طور پر سہرو دی کر رہے ہیں حزب اختلاف کے نمبر نہ لگا چاڑھا کر بغیر معلومات حاصل کئے۔ ششک کا لفظ بھی ٹھیک طور سے ادا نہیں کر سکتے۔ اسے چیک چیک کہتے ہیں بعض اس وجہ سے کہ لفظ ہماری طرف سے آیا ہے اسکی شدت سے مخالفت کی جا رہی ہے۔ اگر آپ مخالف معلوم کرتے اور مخالفت میرا نے مخالفت دکر تے تو شاید آپ نے گ اس سلسلے کو اس قدر نہ اچھالتے۔

ششک ڈالیں اور مالک کے درمیان جسگڑا ہے جب تک پاکستان میں پرائیویٹ پراپرٹی کو ختم نہیں کیا جاتا اور سارے پاکستان میں زمینیں کاشت کاروں میں بانٹ نہیں دی جاتیں میری زمینیں بھی اور میری زمینیں بھی . اس وقت تک ہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ بوششک و مرل کرنے والوں کو ششک و مرل کرنے سے روکا جائے نہ آج

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- بیٹو مددب نہیں کریں گے تو ہم بھی نہیں کریں گے ؟

قائد ایوان

بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو مجھ کو صاحب کر رہے ہیں اور آپ بھی کر رہے ہیں اس لئے میں یہ کچھ رہا ہوں۔

It is just Personal اگر آپ Voluntary پیسہ پارٹی کے عہدہ داروں سے یہ اعلان کروادیں کہ وہ اپنی زمینوں سے ساڑوں کے حق میں دستبردار ہو جائیں تو You will not find me late in this respect

خان عبدالصمد خان ایچکرنی

مجھ سے آپ میری بات کریں۔

قائد ایوان

آپ سے بات کروں گا تو خان صاحب چاول کے پورٹ کی بات کروں گا۔ تو خیاب میں عرض کر رہا تھا کہ جب تک ہم نے اس ملک سے پرائیویٹ پراپرٹی کو ختم نہیں کیا اور یہ فیصلہ نہیں کیا اور یہ فیصلہ نہیں ہوتا کہ پاکستان میں زمین کاشتکاروں کے واسطے کی جائے اور یہ فیصلہ اب تک نہیں ہوا لیکن ایک دن یقیناً یہ فیصلہ ہوگا، تو اس وقت تک کم از کم بلوچستان گورنمنٹ کے لئے اس قسم کا قدم اٹھانا ممکن نہیں ہے

جناب والا - آپ میں بڑے اہل با سے معزز دست اور اس ایوان کے ممبر بننا چاہتا ہوں۔ سب سے معتمد ممبر، ویسے یہاں صاحب رولوی محمد حسن شاہ) اگر آپ نے عمریں بڑے ہوں تب بھی پتہ نہیں ویسے میں آپ کو معزز ترین ممبر تصور کرتا ہوں۔ کی چند باتوں کا جواب بہت عورت و احترام کے ساتھ دوں گا کیونکہ ان سے بہت کد باتوں میں اختلاف کے باوجود میں یہ مانوں گا کہ ان کی بلوچستان کی سیاست میں بہت بڑی Contributions ہیں۔

ہم سارے کے سارے اس میدان میں نئے کئے ہیں۔ انہوں نے کافی تکلیفیں جھیلیں اور بہت ہی تلخ تجربے بلوچستان کی سیاست میں ادا کر لئے ہیں انہوں نے ایسے سخت دتوں میں چننا کیے ساتھیوں کیساتھ بلوچستان کی سیاست میں حصہ لیا کہ کم از کم میں مانتا ہوں کہ مجھ جیسا کہ درہلومی نہ کر سکتا تھا جس ان کی خدمات کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتا ہوں۔ یہ اور بات ہے کہ بلوچستان کی اس موجودہ محنت -

Company he keeps جو ان کے ماضی کے کردار کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے برعکس
 یہ ان کی اپنی مرضی ہے ان کی اپنی choice ہے اور جو چاہے میں انسان کچھ تک بھی جاتا ہے
 تو بہت سی چیزیں ہیں جن کو خان صاحب نے کیا ہے خان صاحب نے کچھ باتیں کی ہیں جو کا جواب شاید میں
 پہلے دے چکا ہوں۔ مگر کہ جواب تھا Repeated Allegations کے تھے۔
 ڈاکٹر انفارمیشن کے جواب میں وہی ہے جو جناب نے فرمایا تھا ڈاکٹر کے ڈانسر کا بھی میں نے
 عرض کیا۔

ایک اور آفیسر جس کے بارے میں آپ نے کہا ہے کہ کسی ای۔ اے۔ بی کو تا تکین تبدیل کیا گیا ہے
 سب سے پہلے انہوں نے اعتراض یہ کیا کہ وہ ضرورت کون سی پیش آئی جس کی بنیاد پر اس کو
 تبدیل کیا گیا۔ میرے خیال میں خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو ڈانسر کی اپنی ضرورت کی بنیاد پر
 لکھاتے ہیں۔

خان عبدالصمد خان ایگزیکٹو۔ تیار لے
 Public Interest میں کے
 جاتے ہیں۔

تبادلہ ایوان۔
 The Public interests at times, are not disclosed. In
 the interest of the public even they are not disclosed.

اور تبادلہ کو کوئی ہئی بات نہیں ہے۔ پچھلی گورنمنٹ میں بھی اس قسم کے تبادلے ہوا کرتے تھے ممکن ہے
 ایسے تبادلے بھی ہوئے ہوں جن میں خان صاحب کا براہ راست یا بلا واسطہ ہاتھ ہو تو کسی زمانے میں یہ معلوم
 نہیں اب تک تو تعصیب نہیں ہوئی۔ سیکرٹری ممکن ہے کسی زمانے میں اس قسم کے تبادلے ہوئے ہوں اور یہ
 میں بتاؤں کہ کوئی Bad Motive نہیں تھا۔ ناشکیل جو چیتان کا ہی ایک حصہ ہے اب سوال یہ پیدا
 ہوتا ہے کہ در محمد اگر وہاں نہ جائے تو کوئی تو جائے گا۔ اب کوئی اور جائے تو اس کے لئے بھی کہا جاسکتا ہے
 کہ صاحب یہ کیوں گئے، اکتیو جو آدمی وہاں موجود تھا اس کو کسی کی کسی اور جگہ ضرورت تھی اس لئے اس کو
 پٹایا گیا اب جب بگڑ خانی ہوئی تو کسی ایک کو تو مٹنے دیکھنا تھا اور یہ چھے پتہ ہے کہ اس تبادلے کو روکنے کے

بڑی
 Desperate attempts
 کی گئیں۔ اس کے علاوہ چند ایک اور
 بھی تباد لے تھی۔ لیکن میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی تباد لہ اس بنیاد پر نہ آج تک کیا گیا ہے نہ کیا جائے
 گا۔ کہ کسی کا ذاتی مفاد پیش نظر ہو۔ تیسرے صرف پبلک مفاد میں کئے جاتے ہیں اس ایوان کے کسی ممبر کو ایسے
 حلقے کے کسی بھی آفسیئر کے رویے سے کوئی شکایت ہوئی۔

I will be always at their disposal to see that their grievances are redressed.

خان صاحب نے ایک اچھا نقطہ سنایا تھا

ہمارے معزز لیڈر آفٹھی اپوزیشن نے کہاں گئے ریشائی فنڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے (ادہ کسی ام
 کام سے چلے گئے۔ دیئے۔

He must be Present in the general Discussion at least when I am being so obliging to the man. He must be Present, when I am talking.

خان صاحب نے تعد کیا تھا کہ کسی زمانے میں مکران میں معلم کی انتہائی مہتی کہ لوگ چار پائیوں کی ایک ٹانگ
 نکال کر اس کے نیچے اینٹ رکھ کر کام چلاتے تھے۔ تاکہ سردار سے بیگار میں نہ لے جا سکے۔ یہ سچ ہے
 یہ اپنی جگہ پر بالکل سچ ہے لیکن خان صاحب نے اس سردار کا نام نہیں بتایا۔ کیونکہ اس وقت

خان صاحب کی Affiliations چلی پی پی کے ساتھ ہیں اور جن کا وہ اجی Reference

دے رہے ہیں وہ پی۔ پی۔ پی کے ایک بہت سرگرم رکن کے والد محترم کا ذکر نہ تھا۔ میرے خیال میں خان صاحب
 نے ان تعلقات کا خیال نہیں رکھا جو اس وقت ان کے پی پی پی کے ساتھ ہیں۔ ورنہ وہ یہ الزامات نہ لگاتے
 اس کا گنہ اگر آتا ہے تو وہ بالواسطہ پی۔ پی۔ پی پر آتا ہے۔ ہم پر نہیں آتا۔ اور یہ میں مانتا ہوں کہ خان صاحب

کہ This is a fact

خان صاحب نے لگے ہاتھوں و ابیان ریاست کی صفت و شاعر میں کچھ باتیں خان آف قوت کی ریفاہ
 کے بارے میں بھی کہہ دی تھیں۔ خان قلات نے بیگار ختم کیا اور بیگار ختم کی۔ یہ باتیں ایک کریڈٹ کی حقیقت
 سے ان کے رویکارڈ میں جاتی ہیں۔ اس سے ہم انکار نہیں کرتے۔ البتہ چکی گری کے بارے میں خان صاحب
 کی اطلاعات صحیح نہیں تھیں۔ کیونکہ چکی گری پاکستان بننے کے بعد ایوب خان کی ایسٹڈ ریفاہ کے
 تحت ختم ہوئی۔ پھر تا یہ تھا کہ گورنمنٹ ایک ٹیکس لیتی تھی۔ اس ٹیکس کا ادھاحصہ گورنمنٹ لیا کرتی تھی اور

آدھا حصہ مکران کی رڈ سنگ فیملی - چنگلی - بیاگرتی ٹنٹی - ایوب خان کی میسجڈ فارمز کے اہل سار سے بلوچستان میں وہ تمام مراعات جو گورنمنٹ کے ساتھ کوئی Individual Share کرتا تھا۔ ان کو جاگیر کی مد میں لا کر ان کو ضبط کر دیا گیا۔ ساتھ ساتھ ان کو بھی عسکر کا گیا۔

تو اب کاشل اگر خان صاحب ان دو قسم کے سہولتوں کے ساتھ ساتھ یہاں کے دائیں طرف دیکھنے کے بائیں طرف بھی تھوڑا اتنے تو خان صاحب کے جملے شاید یہاں ختم نہ ہوتے۔ مجھے پتہ ہے کہ اگر خان صاحب کو پتہ چل جائے کہ کسی میں کوئی نقص ہے جو عوامی مفاد میں نہیں جاتا اور عوامی مفاد کے خلاف استعمال ہوتا ہے تو خان صاحب ایک Public Man کی حیثیت سے نہ جاملے صاحب کی خاطر کریں گے اور نہ ہی ان پر ٹیکل توقتات کا خیال رکھیں گے جو انہوں نے خان قذافی سے In future وابستہ کی ہوئی ہیں۔ وہ ضرور حقان پر روشنی ڈالتے۔ لیکن میں یہی سمجھوں گا کہ شاید خان صاحب کو پتہ نہیں تھا۔

خان عبدالصمد خان اپکنزنی : میں اور خان قذافی ایک دوسرے سے بہت دور

رہے ہیں۔

سائڈ ایوان۔ سو اٹھ چھ دن پہلے کے۔

دوسرا سوال۔ لاء اینڈ آرڈر کا خان صاحب نے اٹھایا تھا تو اس کے بارے میں میرے خیال میں اس سے پہلے تفصیل سے عرض کیا جا چکا ہے۔ اس لئے میں Repetition کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔

مگر چرچ میں رشک کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا۔ وہاں صرف رشک ہی نہیں ہے بلکہ "چارک" بھی ہے اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ معاملہ صرف رشک پر نہیں رہے گا۔ وہ رشک چارک اور لیمو، اپٹیک چلا جائے گا۔ اور اس کی انتہا یہ ہوگی کہ Land for the Tillers. آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں۔

خان عبدالصمد خان اپکنزنی : مروی صاحب تو کہتے ہیں زمین خدا کی ہے۔

فتاویٰ ایوان

اور خدا کے بت سے اس کو کھارے ہیں اسٹک بھی خدا کے بت سے لے رہے ہیں آپ کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اہمیت منگو چڑ میں جو کچھ ہو رہا ہے اور اسٹک کا جو معاملہ ہے تو بہت سے اخبارات میں، میں نے دیکھا ہے اور شاید آپ کو بھی کوئی غلط فہمی ہو کہ میری کوئی زمینیں اسٹک میں ہیں۔ میری کوئی زمین نہیں وہاں پر جناب۔ منگو چڑ کے بار سے میں البتہ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ وہاں یہ جھگڑا چلا تھا۔ ریٹائی صاحب سے میں نے اس بار سے میں پوچھا کہ کورٹ میں تو آپ کا مقدمہ چل رہا ہے اس کا ایک سہرا انہوں نے کہا کہ بار سے حق میں فیوید ہو گیا۔ تو یہ نہیں کہ میں صرف انکو Defend کرتا ہوں۔ بلکہ ریٹائی صاحب کو بھی یہاں Defend کرتا ہوں۔ وہ لیسڈرافٹ وہی پوزیشن میں لیکن یہ حال میں نے انکے Rights کو بھی دیکھا ہے اگر پرائیویٹ پراپرٹی کو ختم کرنا ہے تو پورے ملک سے ختم کریں۔ میں نے اور ریٹائی سب نے Surrender کرنا ہے اور اگر نہیں تو یہ استیازی سلوک صرف بلوچستان میں پسند لوگوں کے ساتھ کیوں ہو؟ صرف ایک چیز جس پر مجھے دکھ ہوا۔ وہ خان صاحب کی یہ بات تھی کہ انہوں نے کورٹ کے فیصلے پر جو اپنا رائے کا اظہار کیا تھا۔ وہ مناسب نہیں تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ جناب تمہاری روگ اپنے اثر و رسوخ سے اپنے دلاء اور اپنے پیسے کی مدد سے فیصلے اپنے حق میں کر ایتے ہیں۔ میرے خیال میں ان کا اشارہ انہی فیصلوں کی طرف تھا تو۔۔۔۔۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔۔۔ انگریزی عدالتوں میں تو یہ عام مسئلہ اصل ہے۔

فتاویٰ ایوان

تو ایک طرف سے تو خان صاحب میری کچھ نہیں آتا۔ پیشی پر دو ویشن ایکٹ کی مخالفت کرتے ہیں کہ یہ وقتیا نو کا قانون میں اور دوسری طرف وہ Regular Courts کی مخالفت کرتے ہیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔۔۔ میں چائنا کی عوامی Believe میں Courts

کرتا ہوں۔

قائد ایوان :- یہ پہلی بار میں نے سنا ہے کہ خان صاحب کیونٹ ہو گئے ہیں۔ خان صاحب نے ایک راستہ تو اپنے لئے نکالا ہو گا۔ شریعت کو خان صاحب نہیں ملتے۔ جس کے کو خان صاحب نہیں مانتے۔

خان عبد الصمد خان اچکزئی :-

مسٹر اسپیکر :- آپ ان کو بولنے میں خان صاحب ایک مقرر بول رہا ہے آپ اس کے پنج میں Interruption کر کے نہ صرف آپ سنتے ہیں بلکہ میری کو بھی ہنساتے ہیں۔

قائد ایوان :- تو ان تمام چیزوں کو خان صاحب نہیں مانتے۔

خان عبد الصمد خان اچکزئی :- ڈائمنٹ آف آرڈر۔

جناب عالی! ہماری تاریخ میں ایسے بخیدہ اسپیکر بہت گزرے ہیں جن کو لوگ اپنی پرائیویٹ مجلسوں میں Statue کہتے تھے۔ ان میں سردار پیش بہت مشہور گورنر ہے لیکن بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسمبلی کی خشک بحث میں کوئی ایسا واقعہ ضرور ہونا چاہیے جس میں آدمی ڈرا Relax ہو جائے۔

مسٹر اسپیکر :- میں Relaxation کا قائل ہوں خان صاحب۔ لیکن یہ نہیں

کہ ہر دو منٹ کے بعد بہت بلتدا داز سے تہمت پڑے۔ یہ نہیں ہرنا چاہیے اور آپ تو دو۔ دو تین۔ تین منٹ کے بعد باقاعدہ اسپیکر مقرر کر کے Interrupt کرتے ہیں اور آپ ان سے توقع کرتے ہیں کہ وہ آپ سے ایڈریس کریں۔ اور آپ سے سوال جواب اور مجلس شروع

کریں۔ یہ نہیں۔ اور نہ یہ پوائنٹ آف آرڈر تھا جس پر ابھی آپ بولے۔ یہ کیسا۔ پوائنٹ آف آرڈر تھا؟ پوائنٹ آف آرڈر کے بارے میں۔ میں نے آپ سے بار بار عرض کیا ہے کہ

It relates to the Rules of Assembly procedure, their violations and their interpretations

خان عبدالصمد خان اچکزئی میں اب بھی یہ عرض کرتا ہوں کہ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ اسمبلی کی تمام تاریخ میں اس قسم کی مختصر بات یہ نہ نہیں ہوئی ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو شریک ہندوستان سے لے کر پاکستان کے سیکرٹری قیصر الدین تک میں اس کی مثال آپ کو بتا دوں گا۔

قائد ایوان۔ تو بتائیے عرض کر رہا تھا کہ معزز ممبر نے ریگولر نام پر مٹا دیں نہ جسے کہ نام پر مٹا دیں ہوتے ہیں۔ اور نہ مشرعی نام پر مٹا دیں ہوتے ہیں۔ ایک ہی راستہ جو مجھے نظر آتا ہے اس پر شام ۱۰ بجے تک مٹا دیں ہوں۔ یا ان کے کسی آئینہ پر زنگام کے مین مطابق ہو۔ اور وہ یہ کہ اس ملک میں کوئی قانون نہ ہو۔ صرف انار کی ہو اور اگر یہ توقع رکھیں گے کہ میں اس سلسلے میں اعلیٰ کوئی مدد کر سکتا ہوں تو مجھ جیسا معذور شخص ایسا ہرگز نہ کر سکے گا

خان عبدالصمد خان اچکزئی ہاں یہی Personal Explanation کی آپ مجھے اجازت دیں گے؟

مسٹر اسپیکر۔ اس کے متعلق یہ ہے کہ جب کل ہم "Order of the day" Pick up کریں گے تو اس سے پہلے آپ کے Point of Personal Explanation پر بات کریں گے۔

قائد ایوان۔ جسے مجھے اس بات کا ذرا انوس ہو کہ جام صاحب نے ماہ جو ماہی تمام کروڑوں

کے کل زیادہ Patience کا مظاہرہ کیا تھا لیکن خان صاحب بہت زیادہ impatient ہو رہے ہیں۔ آپ نے کاتی کہا اور میں نے سنا۔ اب میں کہہ رہا ہوں تو آپ میں تو اتنا ناراض تو نہیں ہونا چاہیے۔ آپ جیسے بزرگ آدمی کو ذرا برداشت سے کام لینا چاہیے۔

خان صاحب نے ایک نوز عوام کو دیا تھا اپنے سائنسی تجربے کی بنیاد پر کہ جھلس جھاؤ میں

Civil disobedience ہو رہا ہے۔ یہ بات ایسی نہیں تھی جناب! کچھ لوگ جیسا

کہ میں نے عرض کیا کہ پہاڑی میں جا کر پھیل گئے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ شاید ہم resist

کریں گے۔ پھر انہوں نے شاید مناسب نہیں سمجھا یا خان صاحب جیسے کسی عدم تشدد کے قائل آدمی نے ان کو مشورہ دیا کہ resist کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے پھر انہوں نے اپنے آپ کو حکومت کے حوالے کر دیا کیونکہ ان کے خلاف پہلے سے وارنٹ جاری کئے گئے تھے یہ نہیں کہ انہوں نے اپنے

آپ کو خود Voluntarily arrest کروایا ہو جو کہ Civil disobedience

disobedience کی شکل میں آتا ہے۔ دراصل

یہاں ہوتا ہے تو یہ بہت آگے نکل جاتا ہے۔

خان صاحب نے ایک در اعتراض یہ کیا تھا کہ کورٹ تلات شاہراہ یا آرسی۔ ڈی پر جو دپنل نے

تھے وہ ایسی ناقص حالت میں تھے کہ وہ گر گئے جس کی وجہ سے دو آدمی مر گئے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ پل سرداروں کی زیر نگرانی تعمیر ہوئے تھے یا ان کے کہنے پر کسی کو ٹھیکہ دیا گیا تھا حالانکہ میں نے

ذاتی طور پر ان دو پلوں کو دیکھا ہے یہ دونوں پل جن ٹھیکیداروں کو بیٹھے گئے تھے ان میں سے ایک سبڈ ڈیپٹی میڈر تھا اور دوسرا کورٹ ڈویژن کا رہنے والا پشتون کنڈریکٹر تھا۔ دونوں کو یہ ٹھیکہ

Merit کی بنیاد پر دیا گیا تھا اس میں کسی سردار کا ہاتھ نہیں تھا ویسے میرے خیال میں یہ بات

disputed نہیں ہے۔ کہ اس قسم کے کام میں پی۔ ڈبلیو ڈی کی inefficiency

کچھ بعض جگہ پر اور بعض جگہ پر کرپشن بھیجے۔ ان خامیوں کی وجہ سے اس قسم کے نقص نکل آتے ہیں

جن کا نسیازہ بعد میں گورنمنٹ کو بھگتنا پڑتا ہے اس لئے اس لئے اس سلسلے میں اس وقت کے

ایس ای این کو Suspend کر رکھا ہے میں نے اس کے خلاف باقاعدہ انکو آری کا حکم دیا ہے

تحقیقات ہو رہی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اور بھی بہت سی چیزیں نکل آئیں گی جو کہ کارکردگی کو بڑھانے

کریں گی۔

خان عبدالصمد خان ایگزیکٹو - ایسی باتیں پسین نوٹ کے ذریعے معلوم ہونی چاہئیں۔

مسٹر اسٹیبلر - سر دار صاحب صحت پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔

سائیکل ایوان - جی ہاں میں Wind up کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

ایک عمر ارض بر مائننگ لائسنس کے لئے سر دار صاحب سے N.O.C لینے پڑتے ہیں۔

اس کو ہم revise کر رہے ہیں اور اسے change کر رہے ہیں

جائیر غلام قادر خان - یہ کہاں ہرتا تھا ؟

سائیکل ایوان - یہاں شناسے کچھ جگہوں پر ایسا ہے بہر حال جو بھی ہے اس کو ہم revise

کر رہے ہیں آپ نے کہا تھا کہ ساڑھے تین روپے سر داروں کو دیکھی دی جاتی ہے، اب گروڈمٹری

کے گناہ ہمارے سر پر ڈال دیئے جائیں تو سر ہانکھوں پر - We are considering to

revise the whole Mining Policy and start with a fresh Policy

خان صاحب نے البتہ ایک پیسز جو بھی تھی کہ Firewood Tax جو ہٹایا گیا

اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ میٹنگلات ختم ہو جائیں گے۔ تو حساب ایسی کوئی بات نہیں Firewood پڑھیں گانے

سے لوگوں کی جلاسنے کی ضرورت کم نہیں ہوتی۔ یہ ٹیکس صرف اس Firewood

پر سے ہٹایا گیا ہے جو بلوچستان کے شہروں میں لوگوں کے استعمال کے لئے لایا جاتا تھا اور

ہوتا یہ تھا کہ اگر کوئی آدمی سر پر بھی حقوڑا سا کوئی اچھے گرانے کے لئے لاتا تو اس کو پکڑ کر ٹیکس

لینے تھے کوئی گدھے پر لاتا تو اس سے بھی ٹیکس لینے تھے اس لئے ہنسنا ہوا کہ اس سے

غریب دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے جو محض اپنے گناہوں کے لئے رنج و کوشش لاتا ہے۔ اس کو اگر سیف اللہ خان appreciate نہ کریں تو بات کچھ میں آتی ہے، خان صاحب کی طرف سے ایسی چیزوں کو

appreciate نہ کرنا ناقابل فہم ہے۔ خیر صحبت کا اثر ہوتا ہی ہے جناب۔!

جناب! اب میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے ایک بہت اہم چیز اس ایوان کے لیڈر کی حیثیت سے کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ جیسا کہ ہم سب کو پتہ ہے کہ اس وقت پریزیڈنٹ سیردنی ملک کے دورے پر جا رہے ہیں جہاں انہوں نے بہت سے مسائل پر ہندوستان کے ساتھ بات چیت کرتی ہے میرے خیال میں اس سلسلے میں کچھ اسمبلیوں میں ریزولوشن آگئے ہیں۔ اور چونکہ ہمارے پاس بڑا ہی Tight Schedule تھا اس لئے ہم ریزولوشن نہیں لائے، اگر ایمان بٹھ

اجازت دے تو میں اس ایوان کے لیڈر کی حیثیت سے کہہ دوں کہ پریزیڈنٹ ہندوستان جالہ ہے ہیں ان کے اس اقدام کو اور ان کی اس خواہش کو جس کا تعلق پاکستان کے لوگوں کی بہبود پاکستان کے لوگوں کے وقار اور ترقی سے ہوگا۔ یہ ایوان اور بلوچستان کے عوام ان کو Support

کریں گے۔ ہم اور لوگوں کی طرح کسی کی بھی کمزوری سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے مہاراً Approach ہمیشہ تمام مسائل پر rational رہا ہے اور ہم ان کو یقین دلا سکتے

ہیں کہ ہر rational step کو چاہئے وہ سطحی طور پر کتنا ہی objectionable کیوں نہ ہو لیکن اگر اس کا تعلق حقیقت پسندی سے ہوگا نہ صرف یہ کہ ہم اس کو آج support کرتے ہیں ہم کل بھی انکو اس سلسلے میں جو امداد اس صوبے سے ملے ہو سکے گی

دیتے رہیں گے

With these words Sir, I thank you very much for giving me this time.

میال سیف اللہ خان پر اچھے سے جناب اسپیکر! لیڈر آف دی ہاؤس نے جو تجویز

پیش کی ہے میں اسے اپوزیشن کی طرف سے بھی اس ایوان میں on record لانا چاہتا ہوں۔ کہ ہم آپ کے اس اعلان کی جو صدر مہیو کے ہندوستان جانے سے متعلق ہے پوری حمایت

کریں گی۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی - ایسی باتیں پس منٹ کے ذریعے سلوم ہونی چاہئیں۔

مسٹر اسٹیبلر - سردار صاحب صرف پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔

سائڈ ایوان - جی ہاں میں Wind up کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

ایک اعتراض جو مائننگ لائسنس کے لئے سردار صاحب سے N.O.C لینے پڑتے ہیں۔

اس کو ہم revise کر رہے ہیں اور اسے change کر رہے ہیں

جائیر غلام قادر خان - یہ کہاں ہوتا تھا؟

سائڈ ایوان - یہاں سنا ہے کچھ جگہوں پر ایسا ہے بہر حال جو بھی ہے اس کو ہم revise

کر رہے ہیں آپ نے کہا تھا کہ ساڑھے تین روپے سرداروں کو دیا گیا ہے، اب گروہوں

کے گناہ ہمارے سر پر ڈال دیئے جائیں تو سر ہاتھوں پر۔ We are considering to

revise the whole Mining Policy and start with a fresh Policy

خان صاحب نے ابتر ایک سپینر جو بھی تھی کہ Firewood Tax جو شہایا گیا

اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ سب کلاں ختم ہو جائیں گے۔ تو جناب ایسی کوئی بات نہیں Firewood پر ٹیکس لگانے

سے لوگوں کی جلاسنے کی ضرورت کم نہیں ہوتی۔ یہ ٹیکس صرف اس Firewood

پر سے بنایا گیا ہے جو بلوچستان کے شہروں میں لوگوں کے استعمال کے لئے لایا جاتا تھا اور

ہوتا یہ تھا کہ اگر کوئی آدمی سر پر بھی حقوڑا سا کپڑا پہنے گا اسے کسے لانا تو اس کو پکڑ کر ٹیکس

دیتے تھے کہ کسی گدھے پر لانا تو اس سے بھی ٹیکس دیتے تھے اس لئے ہنسنا کہ اس سے

کرتے ہیں۔ - And we welcome it

مولوی محمد حسن شاہ - جناب اسپیکر میں چند قومی مطالبات پیش کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے سامنے وہ فرائض اور مسائل پیش کیے جائیں گے۔

مسٹر اسپیکر - مولانا صاحب آپ اس بحث کو ختم کرنے دینے کے لیے اس کے بعد جواب دو بارہ اسکی بیٹھیگی آؤں آپ کو توہمیں گے۔ تھانسس نٹسرجی !

FINANCE MINISTER (MR. AHMED NAWAZ KHAN BUGTI)

Mr. Speaker Sir, I presented the Budget on the 19th of this month. Alongwith the Budget I presented all the important documents, like the white Paper which was the most important and every other paper which contained all the information regarding the budget. Again we have prepared it in English because of the difficulty which we have been facing, but the budget and the white paper were the two most important papers. We also printed in Urdu for the benefit of the Members. We have to face a lot of difficulties because of Printing Press in Baluchistan is very small and not fully automatic and our staff had to work over time to see that this budget was ready by the 19th. The Provincial Government are now taking steps to see that we get another monotype Machine after which we hope that for the next financial year the Budget will be printed in Urdu as well as in English. Regarding the Budget, it is essential that we have to print it in English because of the Comptroller's Office. Now the Comptroller Office comes directly under the centre, and all the record there is maintained in English.

So, we had to print it in English. Much has been said for the Budget and a little has been said against it. By little I mean the gentlemen who are sitting opposite. Although one Member, I must say, had the honesty, though half-heartedly to appreciate the budget. Probably he knew the background, reasons and the difficulties confronting the Government

I received a lot of messages from Sindh, from Punjab and from Frontier and even telephone calls congratulating me for this Budget, but I told them on the telephone and what I told them on telephone I would like to bring in the notice of

this House. I told them I don't deserve the credit. I said, the criticism I am ready to take on my shoulder, but the credit goes to Sardar Atta Ullah Khan Mengal, our Chief Minister and Leader of the House, to the Finance Secretary, Mr. S. R. Poongar and Mr. A. R. Siddiqi, Development Commissioner and Asaffud-Daula and other Secretaries of the Departments and many other Junior Officers even Chaprasis who had to work day and night to bring out the budget in the presentable form. And now I have been told or I have been given to understand that because of shortage of time, all the replies, which I must give pertaining to this budget, must be very brief.

However, I must try to answer all the important questions. The Honourable Member, Mr. Jam Sahib of Lasbela said that he is not sure what benefit this budget has provided for the people. I wish you had read the budget through and through and I wish you had been listening to what I had been saying, whilst I was presenting my Budget. Having done so, you would have admitted that this budget provided Education, Institutions, Scholarships, free Primary education, Health facilities for poors, Kacha Schools and several Pucca Schools, and above all, subsidized Tube Wells and Bulldozers and many other things plus one hundred and sixty three lacs of rupees subsidy for food. Actually our budget and the team which worked together to present this budget in the presentable form, were made precisely for the common man. It was for that particular class, except I regret to say, two schemes, which I personally observed that these two schemes were for the benefit of one particular class. Two schemes costing Rs. forty lacs, two schemes for Mitri and Ghazi, For these schemes would be credited for Baluchistan budget and no provision had been made for these two schemes, yet the ex-Governor to show his personal desire to get these two schemes passed. I realised that these two schemes were for the benefit of one man, yet I pushed them through, keeping in view what the Members of the opposition, like Mian Sahib, would say had I not done so. They would have said "victimization, Political victimization, gross injustice". So it was precisely for this reason that I passed these two schemes, knowing that they benefited exclusively the ex-Governor and not the common man; but it was done in a spirit of cooperation, therefore my actions can be taken for what they are worth. Further the Honourable Member Mir Jam Sahib transgressed against all parliamentary practices and etiquettes, but the Leader of the House has answered him point by point to set him at ease about his grievences in this august house. Jam Sahib's words, if I remember them correctly: "hardly any schemes have been kept for Lasbela". In this years budget there was the most amount of money for Lasbela when we were through. The law does not supply as with power to concentrate all

the money in one district. All the districts have to be kept in view. The most amount of money was allocated to the honourable member's area of Lasbela. Schemes worth one hundred and thirty seven lacs to benefit the honourable member's area. Out of which Rs. one crore was kept for the hub dam which is in the honourable member's area. We have provided the money and this one crore rupees were kept to the next scheme and from this I also declare that more than twenty thousand acres of land would be irrigated by this scheme, which only honourable member will benefit. The honourable member says that there is shortage of schools, shortage of Teachers and all these technical staff is short. I cannot answer these particular questions because of shortage of time. I must remind Jam Sahib that there are 89 schools in Lasbela and Jam Sahib said that there are only two Doctors in the Hospital to which I must remind Jam Sahib that there is provision for Doctors. Some time the man dies, some time the man is transferred, some time the man is sick he cannot attend, but he must draw on the provisions, whenever we find that a doctor is not on his duties or absent we will try to make certain that that post is filled, and we will aid the hospital in implementing their other schemes.

Jam Mir Ghulam Qadir Khan :- Whom do you call a Doctor in Lasbela ?

Finance Minister :- And

Jam Sahib talked about the promotions in Lasbela and people not being promoted from his area and so on and so forth. For this I must tell the Honourable Member that if there is any promotion in Lasbela which you feel and if you feel that any promotion is due and the promotion has not been given then there are tribunals and appeals and according to the rules you can appeal and those steps will be taken into consideration. But if you feel that there are some Particular cases where any gross injustice has been done then you can take this case direct to the Ministry concerned. I assure you that any injustice has been done, which I doubt, but if any gross injustice has been done, we will look into the matter and we will see what can be done about it.

Now Mr. Speaker ! the Honourable Member from Lasbela said that wheat was sent from Karachi to Pasni and Gowadar and the Hon'ble Member complained that the price of the wheat which was two rupees per passages instead of two rupees being paid for Baluchistan paid in excess of that. I would like to bring to the notice of the Members that this scheme of transporting wheat from Karachi to Mekran was done in the month of April, 1972. It was done by the ex-Governor and now here I am defending him. It was done by them

but it is not our duty to criticise them for the sake of criticism. So I get a name for this criticism and I defend the ex-governor that because for the need of the people it was done due to monsoon season the people were crying out for food, crying out for wheat and the wheat was not available to them. So a Wireless Message was sent on the 18th April, 1972 from the Government of Baluchistan to the Secretary Defence stating that ships should be available to take the 80 thousands bags of wheat from Karachi to Pasni and Gowadar. The Shipping Company charged that amount of three rupees seventy five Paise,

Jam Mir Ghulam Qadir Khan :-

The Government is paying amount of two rupees extra.

Finance Minister :-

You cannot say it is extra because of the dire need of the People and the Shipping Company demanded that amount.

وزیر خزانہ: اس سے پیشتر ہر سال کا ایسی میٹریٹے ہی جو آٹھ روپے سے اوپر رہا ہے

Finance Minister :-

Now we come to Mian Saifullah Khan Paracha, at this time acting Leader of the Opposition. He has charged that the Budget is less informative. I would like to draw the attention of the house to the fact that our White Paper and Budget was more informative than most of the other Provinces Budget and White Papers. In respect of this I would like to state the speech of Mr. Muhammad Hanif Ramay, Finance Minister Punjab introducing the Budget 1972-73 in the Provincial Assembly Punjab on 17th June, 1972. If the Honourable Member would like a copy of this I would send it to him and he can see for himself the Budget Presentation of the Punjab Assembly and the Budget presentation of the Baluchistan Assembly. I would like an honest appraisal from the Honourable Member, about that, which is more informative document, the Punjab Budget or that of ours? The Punjab Budget shows only what the Peoples Party is doing, what the President of Pakistan is doing and very little information has been shown about the budget as a document. So I would send it to you, you can review it and give all the opinions whether our budget was more informative or less informative. As far as the White Paper is concerned, I will show you that it was more informative than the Punjab Province's White Paper was and that the Honourable Member, the Acting Leader of th

Opposition, made great cheers that it was the past regime who is responsible and because he felt that some things not to be said in the Assembly, so the criticism was going in this House, probably he denied that we share some of it. The Honourable Member made a distinction by saying that it was all the previous regimes whatever they were good and whatever they were ills and I may also remind the honourable member that whatever regimes were in power in Baluchistan the honourable member himself could never be dis-associated from those regimes. In other words, the honourable member was also identified with those regimes, what ever bads, whatever ills, crimes were committed in the names of those regimes. The honourable member himself was a great share-holder in them but any way, it could and is blamed on the previous regime. The Opposition acting Leader said that Non-Development Budget was too much and too heavy. Again I would like to remind the honourable member that this was some-thing we inherited from the defunct West Pakistan Regime. It was not our own making. All the ills were given by the past regime. I announced in my Budget speech that we shall try to streamline this administration.

We have completed the break-up of the Commissioner-ships, that is the first step. Any-how, with one stroke we cannot convert the whole thing into something better. Wherever it is possible we must try to improve upon everyting, which my administration and my Govt: is very aware of. Though the Honourable Member stated about exemption of tax on 12½ acre of land from the poor people. According to the words of the honourable member as he said

I would like to tell them that
 یہ ڈھول آپ خود بجا رہے ہیں۔
 ہم نے تو صرف announce کیا۔ ڈھول تو آپ بجا رہے ہیں۔ آپ نے جو کہا کہ یہ ڈھول ہے۔
 دوسرے لوگوں کو جان صاحب تے جو کہا کہ یہ ڈھول کس لئے بج رہا ہے۔ تو

we are not beating any drums, we are not playing any music on this score, we have merely announced it, because we felt that the greater part of the people of Baluchistan, that is the poor people, they were suffering un-necessarily due to something which had been created hundreds of years before. Due to something which they could not afford. By exempting them of the Tax, we know Baluchistan Govt: is foregoing 12% of its revenue budget which came to about Rs. four lacs. Apart from that four lacs, the taxes on "Tirni" and "Mizri" which the Govt: of Baluchistan exempted, we lost two lacs on that. Six lacs rupees we

stood to loose every year and for the Province of Baluchistan six lacs rupees is a lot of money, yet we said money has no consideration. We want their peace of mind as compared to money. We gave the benefits to these poor people and I also mentioned in my speech that petty revenue officials would cheat the small land owners, from one they used to take a chicken from another they take an egg from the third they take something else. So every one had to pay them two or three rupees extra, so that poor man had to pay thirteen or fifteen rupees extra. So apart from the injustices we found that the revenue officials made a lot of money. So in exempting the tax on 12½ acre of land and exempting the "Tirni" tax and exempting the people from paying the "Mizri" tax, our Govt. has assured the peace of mind of at least 3,00,000 people in Baluchistan. The acting Leader of the Opposition talked about the Mineral and natural Wealth of Baluchistan. It took him hardly three minutes to prove that there is no such mineral wealth in Baluchistan. All the news-papers, he said, are exaggerating, every thing you read in paper, a lot of rubbish and yet, the honourable member of this House took two hours to tell that there is this Mineral and there is that Mineral and how it should be exploited, "I have come from California" he said. Then he went on to say that there is Sulpher, Coal, Marbles Magnese and there is this and there is that, and it took him two hours to say it all. I don't know what the honourable member had in his mind when he was speaking thus. On one hand he said there is nothing and on other hand he said there is a lot. May be there might be some underlying factors which I had not been able to grasp. May be in time my Govt: will try to understand what was meant by the honourable Member. But yet I was surprised to see that on the 15th January, 1972 the President of Pakistan Mr. Bhutto when he gave a speech here he said that Baluchistan is rich in Mineral resources, Baluchistan is very rich but why it did not expand, because in the past people were not able to channelise the industries and the mineral resources of Baluchistan. On one hand the President of Pakistan made a statement that Baluchistan is rich in Mineral resources and on the other hand the Honourable Member, being one of the leading members of the Peoples Party, differs from the President of Pakistan. I don't know whether the President of Pakistan is so un-knowledgable whether he has not been able to know the circumstances that are happening, but any-way I suppose the Honourable Member

must be knowing more than the President because he has admitted the same in his this statement to the House. The Honourable Member also took time out to impress this House that what is the overall production value of fruit. He stressed upon it and said "fruit and land fruit and land" Zamindari you must sustain it in Baluchistan because that is the only wealth in Baluchistan and Baluchistan depends on it. Probably he did not want Baluchistan to make a break through. He said about the mineral wealth, which he has got. Probably he does not want Baluchistan to progress towards industrilisation. I dont know what reasons that he said, that the total production of fruit in Baluchistan is 21 crore rupees. When he tried to explain these figures, that wheat so much, dates so much, grape so much and so and so forth. It was very impressive. I also heard it with interest until I went and found out from the Department concerned as to what is the production value of minerals in Baluchistan. As for information, the mineral wealth, I do not talk about all the other Minerals, but I will talk of three basic minerals which we have got. Although we have much as the honourable member denies, bu. the mineral wealth, the overall production value of the three minerals like Coal, Marble and Chromites. Only these three minerals is worth more than 10½ crore rupees in a year. It is only the three minerals not the others. So I can tell you about these figures with the overall production of fruit which the honourable member told, without 21 crore rupees which is a lot of money. But Rs. 10,50,00,000 from three basic minerals is not a mean figure either. And I would like to impress upon the honourable member that in Baluchistan 21 crore rupees out of fruit production and agriculture production. Yet from those 21 crore rupees products I do not see one particular man or two particular people or three people who had made a break through for the norms of life which go to make them into the titled group of Millionaires through Industry. It is a Mian Saifullah Khan Paracha, a Mir Nabi Bakash Zahri and a Malik Wilayat Hussain and few other peoples who had made a reign and rule and made their fortune and it is not through agriculture. It is the mineral wealth of Baluchistan. They are telling the House today because of their wealth. They have developed their wealth from the minerals but not from the agriculture. Now we come to the much criticised Mining Concensure Rules of 1970. Honourable Member made a tremendous fanfare. Actually it was a bogus show he put on. He flourished his arm, he flailed his arms, this is his

way of being humble. He said "this is a fraud played on the Govt: of Baluchistan. This is a fraud played with the people of Baluchistan. These Mining Rules of 1970." I was taken aback. I said may be this is a big fraud played with the people of Baluchistan, until I put it in my brief-case to take home and read through it completely. The first time I did not see any thing wrong in it except for the few minor changes. I read through it again, it was only on the third time that I came to know what was the meaning behind it. These 1970 Rules he said was a fraud. Well the biggest fraud of this 1970 rule is that it sealed off the ways to cheat the Baluchistan Government of paying the royalty and taxes. This is the biggest fraud that 1970 rules has played on the owners of minerals wealth. In the 1960 rules there are about fifty six doors through which a Mine-owner could creep in to cheat the Govt: of taxes. This fraud of 1970 rule is that the Mine Owners of Baluchistan cannot cheat the Govt: of their taxes and I feel sorry for the Honourable Member's to say that between 1960 and 1970 all the money which the Mine-Owners could save is all because of the rules of 1960. So much for the book rule of 1970. The Honourable Member said about the W.P.I.D.C., Sorange Railway wagons, Mineral Map of Baluchistan under G.S.P., Cement Factory, through products of gypsum, some of these I think have top priority to the members. So I must say that most of the thing does not come directly under the purview of the Provincial Govt. They are Central subjects. Whether the schemes are feasible or not, I assure the honourable member that we will do our best and try more to get from Central Government. If that scheme benefits Baluchistan overall. The Honourable Member had emphasised on the Mining Labour Welfare funds. This also was hanging over from the previous regime. The Honourable Member has well appreciated the fact that all the previous regimes did not perform their duties and I am not criticising and I do not know what the reasons were. But I am prone to believe that the Officers who were below, they were always tactful on reminding the people on top that the these rules and these Committees should be framed but as our Govt: has come to power now, on the tenth of this month two Committees had been framed, and now once they start functioning, then it is their job to say how the money would be spent on labour mining and for the welfare and benefits of labourers. I think, that was all the Honourable Leader of the opposition said. Now I will come to Khan Abdul Samad Khan Achakzai. the

reverend, the Honourable, the Philosopher, the man of high ideals, man of high values, I am always hearing Mr. Samad Khan's even from the very time of School. Mr. Samad Khan's name has always been identified with the name of Mahatama Ghandi through my childhood, through my adolescence throughout the years. The other Honourable Members had the good fortune to sit with Khan Sahib and know something of higher values of life. But it has been my misfortune for, I never had the good opportunity. Although I heard the name of Khan Sahib always in Baluchistan and actually when it was the Honourable Member Khan Abdul Samad Khan Achakzai's turn to speak, I felt I was going to hear about something of higher values and philosophies of life which I have been un-aware of and I walked out from the Assembly Hall and went to the Lobby. I said here I can appreciate with a Cigarette because I could not smoke in the Hall. So I smoked a cigarette and sat and listened knowin that the master is going to speak, we must learn. But I regret to say that after three Cigarettes I was left with the sense of disappointment. So when I heard Khan Sahib's philosophy of life, Ideal with life, I told myself we might be needing a brilliant lectures on philosophy, but I have to say that Khan Sahib you disappointed me tremendously. All you spoke about was the road in Loralai, all you did talk about the "Mizri" tax, all you talked about the transfer from Quetta to Kalat of one Official. I said to myself all these 40 years hearing Khan Sahib's philosophy of life, philosophical ideals and high values of life. Where are they? I asked question to myself. I said may be they never were there, I do not know, the answer could never come to me, the whole of last night I was agitated by this question and the question of the people who suffered last night from the calamity which happened in Quetta yesterday night. Alongwith the Chief Minister and the Honourable Minister for Education, in the poor areas I met Khan Sahib and in those places where people suffered but the suffering which I saw that was very agitated and the feelings which I had for what I had gone to the Assembly this morning. I think both have the equal values of agitation to me. May be Khan Sahib asked these questions which I thought may be Khan Sahib will never ask, as talked about higher values, but as he came down and asked questions like Jam Sahib.

So I suppose I must in the line of duty answer these questions

for him. Khan Sahib said that the road of Loralai had been stopped. Now our budget which we expected, that the President of Pakistan would give us 16,00,00,000 rupees, turned out to be only 12.05 crores. So we have to make our budget according to the provision of 12.05 crore rupees. The budget money which we had envisaged, which had we received 16,00,00,000, we would have been in a better position, but now whatever little money, may be a lac or two lacs which we could keep for that road. We would be in such a position to repair it for this year but it would not be completed so we have decided that during the next year's budget, why not complete the road quite perfectly. So that was the reason why we kept it in abeyance for this year by half a million for that road, therefore we will complete it next year. We are dependent on the money which the Centre is giving us again. If we have to keep promises that we must keep them. Another thing which Khan Abdul Samad Khan said: He said the greatest part of money has been spent in Mekran. But I must bring to Khan Sahib's notice that the greatest amount of money which we are spending is in Lasbela and we are trying our best to allocate the money in such a way that every district must benefit from it, and for your benefit if you would like, I will give you the district-wise money allocations and how we are apportioning it. So if you like I will send it to you. You can peruse it and you can satisfy yourself. As far as possible we have tried to keep everybody into consideration. If it is a district which is very backward we spend more for them. That is the policy of our Government. So I shall send you this list. Mr. Speaker Sir, I would like to say something on

the Locals and Non-locals but as the Honourable Leader of the House has already spoken, so I suppose I must mention only a few words in passing. The Honourable Member Mr. Saifullah Khan Peracha, he said more time may be given for his speech and he also said last Friday:

”ہم پانی وہی پیتے ہیں ہم کھانا وہی کھاتے ہیں۔ ہمارے بچے انہی سکولوں میں جاتے ہیں اور ہمارے بچے بڑی کالی ہے کہ بھلی روکل نہ کہا جائے۔“

I think, in his words he has mistaken, I think it is bad words.

”کہ اس لئے کہ ہم پانی وہی پیتے ہیں۔ کھانا وہی کھاتے ہیں اور ہمارے بچے اسی سکولوں میں جا رہے ہیں تو یہ جاسے لئے ایک یہ وہی کالی ہے کہ اگر ہم کو غیر ملکی کہا جائے۔“

I would like to ask the honourable Member that is it enough to drink the same food and to study in the same school to make yourself a better person or is there something more important than that? Other things, like participation, faith, thinking, etiquettes, manners, behaviour, Education-are not such things important in dealing with the people as he sees it? Now let us take a look on the same problem that arose in Germany during National Socialism. I do not condemn their action because to understand the problem, you had to live in that era for centuries and to be able to appreciate the gross changes in Germany otherwise to be sitting in India or Pakistan, in these countries one could not really appreciate the problems of the Jews and Germans. But I spoke to the Germans and they gave the same answer as the Jews gave. They said the Jews are drinking the same water, the same food, their children are going to the same Schools, why are we not Germans? The Germans said no my dear friend that is not enough. You must think, you must adopt yourself, you must do like us, you must share our sorrows, you must share in our joys. You make money at the cost of Germany and yet you are trying to undermine the German values. If you do that then how can you call yourself a German? You are surviving in Germany and yet you are trying to break the people who are Germans?. That is what the German people told me. As I said that I am no body to give my opinin on it because it would be immature of me if I did. But I came to Baluchistan now and the Honourable Member said that I drink the same water from the same tank, from the same Qasai (قاسی) I receive the same (رشت) from the same School, Grammer School or Saint Joseph Convent, these are the same Schools and that is why it is an abuse to me. I say to you gentleman that one must also share the sufferings of the people. When we people from Baluchistan were suffering where were you people when we the people of Baluchistan were fighting against the forces of oppression and evil? Did you ask anything about the sufferings of People? Did you give a word of sympathy to Baluchi Women, who sacrificed their sons? Did you have any sympathy with students who were lingering behind the bars? Where were you when a father had just returned after burying his sons? When they had laid down their lives for your welfare. Did you console that man? Now I ask you, the Honourable Member, what is the un-qualified human obligation which one man owes to the other? If a man and his brother are so

separated that he has no case about the welfare of the other, then what purpose is there to life, and the human spirit has then fallen to such depths of degradation from which it can never be extricated. Your spirits had fallen to those depths of degradation because you could not share in the sufferings of the people. Then to call yourself a Baluchistani under these circumstances, is not only a blot but an abuse on the honour of Baluchistan. My dear Honourable Member, Baluchistan is big, our hearts are magnanimous. We feel that there is room for every body in this Province. It is a fact of our belief and our religion. But all we demand is that if you are in Baluchistan then you must feel for the people who are suffering also. You must share with them not only to say that I must benefit from Baluchistan. But if you benefit you must also share their sorrows and you must make yourself a part of it. We do not see any difference in any body.

Now Mr. Speaker Sir, I come to the last but much criticised resolution on "Sardari system" I think the resolution was presented in this House by the Treasury Benches, to the fact that the Govt. of Baluchistan recommend to the Central Government that the Sardari System, with all its inherited evils, should be abolished. That is a tremendous sacrifice, if one member even sacrifices, if one understands how to sacrifice. There have been three world famous psychoanalysts, "Jung" "Addler" and "Freude". Freude said that a man can never be a man unless he loses his father and not before, and he says again that the great gain can only be achieved at the cost of the great loss. What is that meant to be? What is that role in psychoanalyses that says, the great gains can only be achieved at the cost of the great loss. The Sardars, who might be on these benches or in the opposite, wherever they might be, in sacrificing their duties and obligations and their benefits, the Sardars, will be loosing something but when they are loosing there are other people who will be benefitting. A few Sardars will lose their private purses, their pocket their monthly salary, but the rest of the peopels are going to benefit by it. Whether you call it a big sacrifice or small sacrifice, no doubt, for them it is an utmost stage of their sacrifice. Now the Opposition asks us, because they do not know what sacrifice means. Therefore they ask, "Are you committing suicide, have you signed a pact with death"? To them I will say? "Yes, we have signed a pact

with death". They say how is it that we signed a pact with death, who wants to commit suicide. Then I say to them that we are committing suicide in order to give the chance to one and half million people of Baluchistan to survive. Thank you very much gentlemen.

Mr. Speaker. The House is adjourned for half-an-hour.

(دس بجے۔ ۵ منٹ پر ایوان کی کارروائی آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی ہو گئی)
(اسراگی رہ بیجے اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی)

Mr. Speaker :- Now discussion on charged expenditure. Khan Abdus Samad

Khan to speak.

خان عبدالصمد خان اپوزیٹیو۔ جناب اسپیکر ڈیر ڈیپارٹمنٹ جو پیش ہے اور جس پر ہمیں روٹ دینے کا حق نہیں ہے اور جس کو ہم منسکور یا نامنطور نہیں کر سکتے۔ ابستہ اس پر ہم بولی سکتے ہیں اور اس میں جو خامیاں ہیں ان کو اپنی حکومت کے نوٹس میں لا سکتے ہیں سب سے پہلے میں گورنر صاحب کا تنخواہ لیستتا ہوں۔ اس میں چار ایٹیم ہیں۔ ایک گورنر صاحب کی ذاتی تنخواہ ہے ایک ان کی ہاؤس ہولڈ کی تنخواہ ہے اور چوتھا مہانداری یا شان و شوکت کہیں۔ یہ تنخواہیں ہیں۔

ان سب میں بڑی تعجب کی بات ہے کہ بجٹ میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں ان میں گزشتہ سال **Estimated** اکونٹ بھی موجود ہیں۔ جسٹریج شدہ اکونٹ بھی موجود ہے اور اس سال کی تجویز بھی موجود ہے۔ گزشتہ سال جتنی رقم تجویز کی گئی تھی۔ وہ قریباً ساری منسٹریج نہیں ہر سکی تھی بلکہ **Estimated Account** سے اس منسٹریج کم ہوا۔ اس لئے چاہیئے تو یہ تھا کہ ہمارے موجودہ گورنر صاحب اور ان سے ان کی گورنٹ جن کا ذاتی نشان "تھبکی" تھا جو اس بات کی ترجمانی کرتی تھی کہ ہم جھگیوں میں رہتے والے ہیں یا جھگیوں کے رہنے والوں کی ترجمانی کریں گے۔ اگرچہ ہمارے درست فنانس منسٹر صاحب اس نشان کے تحت نہیں آتے ہیں وہ اپنے نشان

کے تحت آئے ہیں۔ لیکن باقی گورنمنٹ جسکی نیشنوں کی فائسنگ کے دعوے کے ساتھ آئی ہے آخر اس بات کا کیا جو ارتقا کا ایک پختہ کارہ ہے وہ ان فوجی انسر جرنل ریاض اور ہمارے ساتھی سپر سرداران سارا دان اپنی گذشتہ روایات و غیرہ کے ساتھ عورتوں کی تنخواہ بخیر کر کے ہیں اور اس عورتوں میں سے بھی کچھ بچ ہی جاتی ہے ہمارے جسکی پروردگار تو صاحب..... ان کی جسکی پروردگار فائسنگ اور جسکی نیشن گورنمنٹ کے لئے یہی عورت پریشی کہ وہ

Actual Expenditure

Actual Expenditure کے لئے یہی عورت پریشی کہ وہ

کو تو چھوڑی پچھلے سال کے Budgeted Estimate پر بھی قناعت نہ کی جران کو معلوم تھا کہ وہ دوسرے گزرزوں سے سترچ نہیں ہو سکتا تھا۔ اس میں پیشگی اضافہ کا کیا مطلب ہے جسکی ہے اس میں اگر کوئی عنصر موجود ہو لیکن ہے اس میں Devaluation کا عنصر موجود ہو لیکن اس

صورت میں ہماری حکومت کا یہ فرض ہے جتنا ہے کہ ۸۰ روپے لینے۔ اے پی۔ ڈی بیو ڈی کے تلی ۲۰۰/۰۰ روپے لینے والے کلرک اور ۱۰۵۱/۰۰ روپے لینے والے نائب تحصیلدار کو بھی کم از کم یہ عنوانوں سے روکنے کی خاطر یہ رعایت دی جاتی۔ ان کی تنخواہ میں بھی گرانی کا اس قدر خیال رکھا جاتا۔ جتنا ہمارے کلرک کی گورنمنٹ کی تنخواہ میں رکھا گیا ہے۔ اس قدر اضافہ ان کی تنخواہ میں ہی ہونا چاہیے تھا جس قدر اضافہ ہمارے سوشلڈ گورنمنٹ کی تنخواہ میں ہو سکتا ہے اور اگر خدا نخواستہ یہ جسکی یہ سوشلڈ اور یہ کامریڈ

ہامی کے دانتوں کی طرح صرف فائسنگ کے لئے ہے تو چونکہ ہمیں اس کو overthrow کرنے کا اختیار تو نہیں۔ اس لئے ہم بے بسی کے ساتھ کہیں گے کہ بھی خدا بچھے ان لوگوں کو جو ہمارے مال کو اس طرح تیموں کا لاوارث مال سمجھ کر ضائع کر رہے ہیں۔ کل کے طوفان باد و باران میں کوٹھ پر جو قیامت نازل ہوئی ہے اس میں کہتے ہیں کہ کوٹھ کی عزیز آبادی پر امرام، وڑسا، اور شرقی کے جنگلوں کو تو کچھ نقصان پہنچا سکتا ہے ان کے سامنے تو شاید موسم بھی بے بس ہے جہاں تک غریبوں کا تعلق ہے جو ناکمل رات کو میں نے اور ہمارے منتخب وڑسا نے (جن کو یہ کریڈٹ جاتا ہے میں انکے ایسے کاموں پر تھکر کر رہا تھا) جو اس وقت دیاں موجود تھے اور اس ساری

Devastation

Devastation کے نام سے ملے گی۔ اور وہ

بہبودی اور قدرتی تسلی و فائسنگ کا جو منظر دیاں دیکھنے میں آیا وہ انہوں نے بھی دیکھا تو اس منظر کا اس منظر انہوں نے دیکھا ہے۔ یہی کہتے ہیں کہ اب بھی وقت ہے کہ گورنمنٹ صاحب اور ان کی حکومت اگر حاتم کی قبر پر پلٹ مار کر یہ رقم اور اس کے ساتھ وہ رقم جو ان کو Secret Fund کے نام سے ملے گی۔ اور وہ

Secret ہے اور اسے Secret بھی اس لئے لکھتے ہیں کہ Secret ہے ممکن ہے
 ابھی انہیں مل گیا ہے یہ ساری رقم ملا کر ان نظاموں کے لئے ریلیف فنڈ میں عطا کیا کریں
 تو کم از کم اس شکایت کا موقع جاتا ہے گا۔ اگرچہ یہ رقم معارف میں افغانہ کی رقم ہے اور خود بھی بڑی رقم
 ہے لیکن اسے تباہی کے لئے بھی کافی نہیں۔ دوسرا آئیم جہان تک میں کچھ سکاموں اس میں صرف سود
 اور قرضے کی باتیں ہیں۔ میں حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں یہ ضرور عرض کر دوں گا کہ مولانا صاحب

ہمارے اس پختے کو جس میں میں اور آپ بھی شامل ہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں نہیں بلکہ
 ایک اور انگریز کا تعداد جس کو پلیننگ کہتے ہیں، تو پلیننگ کے حساب سے ہمارے پیسے عود کے
 ملک میں جاتے ہیں۔ آپ کو یہ علم ہے کہ سود کسی جابر کے کہنے یا کرنے سے جاز نہیں ہو سکتا ہے میں اور
 آپ عبور ہوں گے اس کو مسترد نہیں کر سکیں گے لیکن اتنا تو ہم آرزو ہیں کہ ہم ان کو کہیں کہ بعضی
 یہ معجز کارو بار بلاؤ خواہ ہے خدا نے اس کو نانا جالو قرار دیا ہے اور لوگ بھی اس کو نانا جالو کہتے ہیں۔
 میں آپ کو مولانا صاحب ان کو اور گورنمنٹ کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد کا وزیر اعلیٰ بوجہ ایک
 مولوی ہے اور ان کی حکومت کم از کم اتنی ہرشیار تو نکلی اور اپنی عاقبت و دنیا کے تعلق سوچنے والے
 تھکے کہ انہوں نے یہ بنا اپنے سر سے ناسنے کے لئے

(اس موقع پر بجلی فیمل ہو جانے کی وجہ سے اسمبلی کی کارروائی سارے ایچے سے پونے بارہ بجے تک
 ملتوی کر دی گئی۔ پونے بارہ بجے پھر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی)

مسٹر اسپیکر: خان صاحب صرف ۵ منٹ اور بولیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی: تو میں عرض کر رہا تھا کہ صوبہ سرحد پر جو قرضہ سپر پاور پائی ہے اور
 اس کا سود ہم سے لیا جا رہا ہے یہ مذہباً بڑا کام ہے اور اس کام کے خلاف دوسرے کہیں یا نہ کہیں
 میں تو کم از کم اس کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ قرضہ جو ڈن پورٹ کے
 وقت اور اس کے بعد ہم پر ڈالا گیا ہے اگر ہم خاموشی کے ساتھ اس کا سود دیتے رہیں گے اور

اصل بھی معا کرتے رہیں گے۔ تو کم از کم ہماری یہ حکومت اس بات کی گواہ ہو جائے گی، اور اس کو تسلیم کر لینی کہ یہ پیسہ ٹھیک طور پر استعمال ہوا ہے یہاں اتنے اظہار و اشارے کیے گئے ہیں کہ میں ایک پشتون کا حیثیت سے جو ساری قوم سزا تک بھی حساب بہت کم جانتی ہے۔ وہ "تو منوں" میں گنتے ہیں "تو من" ہم ہیں کو کہتے ہیں۔ یا یوں گنتے ہیں کہ ایک کم تمہیں، ایک کم چائیں، چار کم چائیں، تو میرے لئے تو اس کا تو کھینا بھی شکل ہے کہ ڈوں کے حساب میں ہم فرضدار ہیں۔ لیکن جب میں ملک میں پھرتا ہوں اور اپنی Constituency میں پھرتا ہوں، جو کہ نیشنل اسمبلی کے انتخابات کے وقت میں اس صنف

پر مشتمل تھی۔ تو مجھے وہاں برسوں میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی جس سے میں یہ کہہ سکوں کہ یہ کامیاب اور اچھا خرچ ہے اس کا اگر ہمارے ذمے کم از کم فرضہ چڑھ جائے تو جائز ہے۔ میں نے وہاں کوئی آبادی نہیں دیکھی۔ اور جہاں اکثر چیزیں میں نے دیکھی ہیں وہ ایسی سیکمیں ہیں جن کو پتہ نہیں اتفاق سے یا افسر اول ٹھیکہ دار کی اجازت سے ۱۰۰ ایرگیٹیشن کی ایکس میں تباہ اور زیادہ ہو کر دو تین سال میں ناکارہ ہو گئی ہیں تو میں اپنی گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس رقم کا ذمہ دار بننے سے پہلے ایک انکم آڈیٹ کریں اور یہ معلوم کریں کہ یہ پیسہ کہاں خرچ ہوا ہے اور جاگڑا تھا یا نہیں تھا اور اگر غلط خرچ ہوا ہے تو اس کا ذمہ دار کون تھا۔ میرے خیال میں جیسے کہ ہمارے قرضے تین سال بعد ناکارہ المیعاد ہوتے ہیں۔ تو گورنمنٹ کے معاملات اس طرح زیادہ المیعاد نہیں ہوتے ہوں گے۔ جہاں اور جس شخص یا جس ادارے کا قصور ہو اس کو اس کی سزا ملنی چاہیے۔ اور اس پر اس کی ذمہ داری ڈالنی چاہیے۔ ابھی الفاظ پر میں اسپیکر صاحب کی خواہش کے مطابق اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر نے مولوی محمد حسن شاہ صاحب

مولوی محمد حسن شاہ :-

۱۔ بچی سڑک کی تعمیر سید حمید سے گلستان یا پشیم تا قلم عبداللہ پر راستہ کا ٹکڑی بھی کی سڑک تعمیر کی جائے، کیونکہ برسات کے موسم میں یہ سڑکیں چکا ہونے کی وجہ سے گلی جگہوں سے ٹوٹ کر

ناکارہ ہو جاتی ہیں اور ٹریفک بند ہو جاتی ہے اس طرح عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان
سڑکوں کو پختہ بنانے سے (اس موقع پر اسٹراٹجیکل باسز تشریف لائے گئے
خان عبدالصمد خان ایگزیکٹو ڈائریکٹر ٹی این سی)

چیرمین (خان عبدالصمد خان ایگزیکٹو) حضرت مولانا صاحب با آپ کے ساتھ آپ کے ساتھیوں
نے جو کچھ کیا ہے اور کل آپ کو اس ایوان میں نہیں کہنے دیا گیا تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس قسم کی تقریر
کل ہونی چاہیے تھی۔ چونکہ اسپیکر صاحب تلے آپ کو اجازت دی ہوئی ہے آپ زیادہ سے زیادہ
پانچ منٹ میں اپنی تقریر کو ختم کریں۔

مولوی محمد حسن شاہ: میرا مطالبہ یہ ہے کہ پشین کی سڑک کو پختہ کیا جائے۔

اس کے علاوہ بجلی کا کنکشن بھی ٹھیک نہیں ہے۔ زمینداروں کو بہت عرصہ سے شکایت ہے
اس لئے میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ بجلی کی کارکردگی بہتر بنائی جائے۔ اگر حکومت زمینداروں
کو مشین شے اور بجلی نہ دے تو یہ سہولت نہ ہونے کے برابر ہے۔

اس کے علاوہ پشین میں ایک انسٹرکٹج بھی قائم کیا جائے۔ اور پشین کے لوگوں کی سہولت کیلئے پرائمری
اسکول اور مڈل اسکول کھولنے کے دہچے بڑھا کر مل اور ہائی اسکول بنائے جائیں۔

اس کے علاوہ ہمارے علاقے کی کارمزات، بارشوں کی وجہ سے خراب ہو چکی ہیں اور یہی بنیاد اور
جویم وغیرہ کی ضرورت ہے تو اس بجٹ سے برائے ہر پائی پشین کو بھی کچھ رقم دی جائے
چیرمین: جام صاحب بولیں۔

جام صاحب: **چاب صدر!** یہ چارج **Expenditure** چوطلب

کیا گیا ہے یہ اگر ۵۰ لاکھ بھی ہوتا تو مجھے اعتراض نہ ہوتا ان کی چند وجوہات چاب کی خدمت میں عرض
کرتا ہوں۔ کہ جب وی یونٹ ٹوٹا تو جو چستان کے صوبے کے لئے ایک گورنر مقرر ہوا جس کے فرائض
یہ تھے کہ اس صوبے کا نظم و نسق چلائیں اس کے لئے وہ اپنے ساتھ وہاں پنجاب سے عملہ لایا۔

میرا ارادہ موجودہ حکومت پر تنقید کرنے کا نہیں ہے۔ بلکہ میں صحیح واقعات کا اس ایوان کے سامنے
 اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ یہاں میں ملکی اور غیر ملکی کا لفظ استعمال پسند نہیں کریں گا۔ بلکہ میرے خیال
 میں ایک بہتر لفظ عرض کروں گا۔ یعنی بلوچستان کا باشندہ کہوں گا۔ کیونکہ میرے خیال میں یہی ایک مناسب لفظ
 ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ لوگ ترقیت سیکرٹری بننے کے اہل نہ تھے۔ ہم یہ بھی تسلیم کر سکتے ہیں کہ ہم
 سیکرٹری بننے کے اہل نہیں ہیں۔ چلیے ہم میں ڈپٹی سیکرٹری بننے کی کوالیفیکیشن نہ تھی۔ لیکن کم از کم چپ ٹری
 تو یہاں کے لوگ بن سکتے تھے۔ لیکن باہر سے آنے والوں نے یہاں کے لوگوں کو ہٹا دیا۔ اہل نہ تھے
 حالانکہ بلوچستان میں ایسے لوگوں کی کوئی کمی نہ تھی۔ اب اتنے بڑے بڑے افسرین میں سیکرٹری اور

ڈپٹی سیکرٹری وغیرہ تھے تو ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ انہوں نے بلوچستان کے لئے کیا کیا؟ اگر اس میں پہلے
 کا ذکر کروں تو لوگ کہیں گے کہ جی یہ اپنے علاقے کے لئے کہتے ہیں۔ میں صرف خادان کے متعلق کہتا ہوں۔
 کیونکہ وہاں کا ایک معزز رکن ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ان کا ان چیزوں سے پہلے کوئی تعلق نہیں رہا ہے
 اب دیکھنا یہ ہے کہ پہلے اس خادان کے لئے کیا برائیاں تھیں اور اب کیا رہا ہے۔
 حضور والا! پورے خادان کے اندر جس کا رقبہ اٹھارہ ہزار مربع میل ہے۔ اس میں صرف ایک ہائی
 سکول ہے اور اس کے اندر

وزیر تعلیم میر گل خان نصیر (بمقام صاحب کو relevant رہنا چاہیے۔)

چیمپین :- میرے خیال میں تمام صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ اس کو مسترد کرنے سے گارے ہیں
 جو ہماری سابقہ حکومتوں نے لے ہیں۔

حاج میر غلام قادر خان :- جی ہاں! میں عرض کر رہا تھا کہ جو یہ چیمپین پڑا لایا گیا۔ وہ ایک فرد
 کی ذمہ داری تھی۔ انہوں نے کس شکل میں اس ذمہ داری کو محسوس کیا یا کیا انہوں نے اس ذمہ داری کو
 صحیح طریقے سے پورا کیا یا نہیں کیا۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ Sir, I am quite relevant. In this

connection, I think both of the Treasury Benches and the opposition have no objection.

وزیر تعلیم : سر آپ اس بجٹ کے متعلق متنبہ رہیں۔

جام میر غلام قادر خان : میں یہی کہتا ہوں کہ اتنے بڑے بڑے متصرفے کیوں لے جاتے ہیں جبکہ ان پر بلوچستان کے عوام کو سود و رسو واداکرنا پڑتا ہے۔

وزیر تعلیم : آپ آڑہ شمال کی بجائے چند سال پہلے کی مثالیں نہ دیں۔
چیمبرلین : قرضے ان مطالبات میں شامل ہیں؟

جام میر غلام قادر خان : جی ہاں قرضے ان مطالبات میں شامل ہیں۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ پورے خاران میں ایک ہائی سکول ہے میں اس کی ذمہ داری آپ پر نہیں ڈال رہا ایک اور مل سکول مائٹھیل میں بھی ہے۔ اب جناب مائٹھیل کا مل سکول خاران کے ہائی سکول سے ۵۰ میل دور پڑتا ہے آپ ہسپتال کی حالت رکھیں۔ خاران میں ہسپتال تو بنے ہوئے ہیں لیکن ان میں ڈاکٹر ایک ہی نہیں ہے اور ڈاکٹروں کے نہ ہونے کی وجہ سے ہسپتالوں کو سکولوں میں Convera کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ خاران کے عوام کی سہولت کے لئے حکومت نے وہاں کے ہسپتال کو ایک وین دی تھا۔ یہ وین اس لئے تھا کہ اس میں ڈاکٹر گلوں گاؤں جا کر لوگوں کا علاج کرے۔ یہ سہولت تھی کہ وہی وین جیسا کہ میں نے سنا ہے آج کل ڈاکٹر کیڑے بلیتھ کو لڑنے کے استعمال میں ہے۔

روٹک کا حال بھی کبھی سے پوشیدہ نہیں ہے اب اس سلسلے میں مائٹھیل کے اس گڑھے کو لے لیجئے جہاں میں میل پر مشتمل ہے اور کہیں دھوڑ کی وجہ سے قابل استعمال نہیں اور ایسا وقت بھی آیا تھا ہے کہ خاران میں یہ ۳ روپے فی سیر وال بگتی ہے۔

وزیر تعلیم۔ جناب داں بچنے کا بیٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جام میر غلام قادر خان۔ اس کا تعلق ہے۔
چیمبر مین۔ جام صاحب آپ سن پیچھا۔

میر گل خان نصیب۔ یہ قرضے جو گورنمنٹ نے لئے تھے یہ سرنگوں، سکولوں اور ہسپتالوں کے لئے کئے تھے، اگر ہمارے ہسپتالوں اور سکولوں کا یہ حال ہے تو یہ قرضہ حق بجا تہ نہیں ہو سکتا ہے

جام میر غلام قادر خان۔ سبھی ماں یہ قرضے صحیح نہیں ہیں۔ یہ ہم پر غلط بوجھ پڑا ہوا ہے۔

وزیر خوراک و زراعت۔ جا صاحب یہ قرضے آپ کے وقت کے ہیں۔

جام میر غلام قادر خان۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میرے وقت کے نہیں ہیں یا آپ کے وقت کے ہیں۔ مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قرضے عوام کی بہتری کے لئے لئے جاتے ہیں۔ اگر اس لئے میں عوام کی منہی کی بات کی جائے تو آپ کیوں چرتے ہیں۔

وزیر تعلیم۔ جناب میں جام صاحب سے گزارش کروں گا کہ بیٹ میں جو مطالبات زریں ان پر تفتہ کریں۔

جام میر غلام قادر خان۔ میں اسکی پر بات کر رہا ہوں کہ وہ قرضے جو حکومت کو لینے ہیں اس عوام کو سود و سود دینا پڑا ہے

وزیر اوقاف — وزیر مالیات نے سابقہ قرضوں کے بارے میں آپ کو سلامات فرما رہی ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ سود کے معاملے میں مرکز سے ضرور بلا مشورہ ...

جام میر غلام قادر خان — مولانا صاحب کی بڑی ہربانی ہے مگر انوس یہ ہے کہ مولانا صاحب خود بھی سود سے آزاد نہیں ہیں۔

چیسٹر مین — مولانا صاحب! آپ کا کوئی پرائنٹ آؤٹ آرڈر نہیں ہے ویسے انہوں نے بے شک اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ہم کو سٹیشن کریں گے کیونکہ اس سبلی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ ایسے معاملہ میں حکومت کی رہنمائی کرے اور اس کی تائید میں اپنی آواز بلند کرے۔

جام میر غلام قادر خان — تو جناب! الایں عرض کر رہا تھا کہ ہمارے مروی صاحب خود بھی سود کی گرفت سے آزاد نہیں ہیں ممکن ہے کہ ہمارے کچھ ہریان دوستوں کو یہ باتیں گران گزار رہی ہوں۔ حالانکہ میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ آئندہ بڑے بڑے قرضے ہماری حکومت کو ادا کرنے پر نہیں لگائیں گے بلکہ چھٹا ہوں کہ یہ قرضے کس طرح منسوخ ہو گئے ہیں۔ ان ضمن میں گزارش ہے کہ آپ ایسی باتوں کا بڑا نہ منائیں اور اگر ہمارے طرف سے کوئی مفید تجویز آئے تو اس پر بلوچستان کی کھیلانی کے لئے ٹھنڈے دل سے غور کرنا یہ اس لئے کہ بلوچستان کا مفاد ہم سب کا مفاد ہے۔

چیسٹر مین — جام صاحب آپ اپنی تقریر مختصر کریں۔

جام میر غلام قادر خان — سچی ماں میں مختصر کرتا ہوں۔ اب خاران کے بعد چین کو بھیجئے۔۔۔

وزیر تعلیم — جناب والایں پھر احتجاج کرتا ہوں۔ اس وقت تشریح جات کا مسئلہ زیر بحث ہے سارا بجٹ زیر بحث نہیں ہے اور بجٹ ڈسکشن جو کہ صبح ختم ہو چکی ہے اس کو دوبارہ شروع کرنا میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔

چیئر مین - جام صاحب آپ اپنی تقریر کو wind up کریں۔

جام میر غلام قادر خان - تو میر سے کہنے کا مقصد یہی تھا کہ اگر تقریر کا سونپہ رقم صرف ہو تو بہتر ہے۔ اگر وزیر صاحب چاہتے ہیں کہ میں خاران کا نام نہ لوں تو میں اپنے تمام الفاظ واپس لے لیتا ہوں۔

چیئر مین - جام صاحب آپ کو تقریر واپس لینے کا کوئی حق نہیں ہے اگر اسپیکر آپ کو آرڈر دیں تو تقریر واپس لو۔ تو تب آپ واپس لے سکتے ہیں۔

وزیر تعلیم : جناب یہ آپ سے سفارش کر رہے ہیں کہ ان کی تقریر واپس لی جائے۔

جام میر غلام قادر خان - میں نہیں کہتا کہ خاران کے لوگوں کو قرضہ نہیں دینا چاہیے یہ بھی نہیں کہتا کہ ان کے متعلق مسائل نہ کریں۔ بلکہ یہ کہتا ہوں کہ وہاں کے لوگ قرضوں کے مار کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور جو زمیندار ان قرضوں سے بے پروا کا سود نہیں دے سکتے کم از کم ان کے قرضوں کا سود تو ان سے نہ لیا جائے۔ اور

وزیر خوراک و زراعت : جناب صدر زنجے خدشہ ہے کہ کہیں جام صاحب مجھے تقریر کی طرح کٹ روشن پر بھی تین تین چار چار گھنٹے تقریر نہ کریں۔ اس لئے آپ انہیں relevant رہنے کی تلقین کریں۔

چیئر مین : جام صاحب آپ اور کتنا وقت لیں گے؟

جام میر غلام قادر خان : جناب جتنا آپ چاہیں اگر آپ وہ منٹ کہیں تو میں وہ منٹ میں ختم کر دوں گا۔

.....

وزیر اوقاف :- وزیر مالیات نے سابقہ قرضوں کے بارے میں آپ کو معلومات فراہم کی ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ سود کے معاملے میں مرکز سے ضرور بلاعتراض ...

جام میر غلام قادر خان :- مولانا صاحب کی بڑی ہریانی ہے مگر انہوں نے یہ ہے کہ مولانا صاحب خود بھی سود سے آزار دہیں ہیں۔

چیمبرین :- مولانا صاحب! آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ویسے انہوں نے بے شک اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ہم کو سٹیشن کریں گے لیکن اس سبلی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ ایسے معاملہ میں حکومت کی رہنمائی کرے اور اس کی تائید میں اپنی آواز بلند کرے۔

جام میر غلام قادر خان :- تو جناب! والا ہیں عرض کر رہا تھا کہ ہمارے مولوی صاحب خود بھی سود کی گرفت سے آزار دہیں ہیں لیکن ہے کہ ہمارے کچھ مہربان دوستوں کو یہ باتیں گراں گزار رہی ہوں۔ حالانکہ میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ آئندہ بڑے بڑے قرضے ہماری حکومت کو ادا کرنے پر نہیں لگائے جائیں اور چھتتا ہوں کہ یہ قرضے کس طرح منسوخ ہوئے ہیں اس ضمن میں گزارش ہے کہ آپ ایسی باتوں کا بڑا تہ منائیں اور اگر ہمارے حریفوں کو کوئی مفید تجویز آئے تو اس پر بلوچستان کی مصلحتی کے لئے ٹھنڈے دل سے غور کریں یہ اس لئے کہ بلوچستان کا مفاد ہم سب کا مفاد ہے۔

چیمبرین :- جام صاحب آپ اپنی تقریر مختصر کریں۔

جام میر غلام قادر خان :- سچی باتیں مختصر کرتا ہوں۔ اب خاران کے بعد پشین کو بھیجئے ...

وزیر تعلیم :- جناب والا! میں پھر احتجاج کرتا ہوں۔ اس وقت تشریحات کا مسئلہ زیر بحث ہے سارا بجٹ زیر بحث نہیں ہے اور بجٹ ڈسکشن جو کہ صبح ختم ہو چکی ہے اس کو دوبارہ شروع کرنا میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔

ہجاء میر غلام قادر خان تو ایران کی خواہش ہے کہ میں اپنی تقریر ختم کر دوں میری تقریر
جناب گاجان صاحب کی طبع کے موافق نہیں ہے اس لئے میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم
کرتا ہوں۔

چیسرین اور کوئی صاحب بولنا چاہتے ہیں؟

مولوی محمد حسن شاہ صاحب! اگر میں اپنے ملامتے کے کچھ مطالبات پیش کرنا چاہتا
ہوں تو کیا آپ مجھے اس کی اجازت دیں گے؟

چیسرین حضرت مولانا! ایسی میں ہر کام کے لئے دن رات اور شب تک مقرر ہوتے
ہیں۔ جو کام آج ہر نام ہے وہ آج ہو گا۔ جو کل ہر نام ہے وہ کل ہو گا۔ آج کا کام کل نہیں ہو سکتا اور کل کا
کام آج نہیں ہو سکتا۔ اس سٹیپ برائے مہربانی تشریف رکھیں۔
اب برلانا صاحب اور مولوی محمد صالح محمد ذریعہ وقت، تقریر کریں۔

ذریعہ اوقات جناب صدر! آپ نے گورنر صاحب اور دیگر انہران کی تنخواہ کے بارے
میں جو عرض کیا تھا کہ یہ بہت زیادہ ہیں اور سابقہ گورنروں کے اخراجات اس سے کم تھے۔ تنخواہ کے
بارے میں مجھے کوئی زیادہ چوٹی نہیں کہ گورنر صاحب کی تنخواہ زیادہ ہو یا کسی وزیر صاحب کی زیادہ ہو یہ جلال
چونکہ یہ مزدوری بات ہے کہ ایسے حضرات کے پاس جہاں بہت آتے ہیں تو آپ کو یاد ہو گا کہ سابق گورنر صاحب
ہمارے سامنے ستمی لوگوں کو سو سو اور دو سو روپے بطور عطیہ دیتے تھے اور...

چیسرین مولوی صاحب یہ ہمارے فنانشی منسٹر صاحب کی غلطی کا نتیجہ ہے کہ اردو میں
انہوں نے آپ کو جیب نہیں دیا۔ چونکہ آپ نے بجٹ نہیں پڑھا ہے اس لئے آپ مہربانی کر کے بجٹ کو
کھلیں۔ اس میں نہانی کے لئے الگ رقم ہے اور تنخواہ کے لئے ایک الگ رقم ہے اس لئے مولانا
صاحب آپ تشریف رکھیں۔

Finance Minister. - Point of order, Sir. I have taken objection to the

wordings which you have used that this is the mistake of the Finance Minister, not Presenting the Budget in urdu. Well, in my speech I made it very clear that why it was in English. I said the White Paper and the Budget are in English, because of not having automatic Machines, we could not do this in urdu.

Chairman :- I told to Maulana Sahib

Finance Minister :- No Sir you said because of the Mistake of Finance Minister, so it was direct wording which reflects on the Finance Minister's dedication of duty.

کے لفظ کو آپ پسند نہیں کرتے تو

Mistake

چیسرین

نہیں کہتے تو بچو آپ کا جی چاہے دیکھ لیں

Shortcoming

کہیں

Shortcoming

Finance Minister :- You can say that because of difficulties, the

Finance Minister could not Present the Budget in urdu.

چیسرین :- اچھا تو یہی ہے

وزیر اوقاف :- کل جو بارش کا واقعہ کوئٹہ شہر میں پیش آیا میرے خیال میں یہ انتہائی اہمناک واقعہ تھا اور بغیر آپ کے اس میں تقریباً ۵۵ آدمی قتل ہو گئے۔ اور انہی آدمی اب تک لاپتہ ہیں۔ تو اس کے لئے ہماری حکومت انتہاء اشد جتناً ممکن ہو گا امداد دے گی۔ کیونکہ یہ ہمارا فرض ہے اس سلسلے میں گورنر صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی طرفان زورہ علاقوں کا دورہ کیا

چیسرین :- مولانا صاحب! اس بات کا تعلق اس فنڈ سے نہیں ہے آپ اس فنڈ پر یوں

وزیر اوقاف :- اچھا جی سوڈ کے بارے میں جو آپ نے کہا تھا تو اس بارے میں عرض ہے

کہ سود بالکل ناجائز چیز ہے

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا۔

یہ نئی شہادت ہے کہ سود بالکل حرام ہے۔ لیکن پچھلی حکومتوں نے ہم پر جو گردنوں پڑے سود کے ڈالے ہیں تو اس بار سے میں ہمارے وزیر صاحب نے مرکز کو بھی لکھا ہے انشاء اللہ ہم بھی یہ کوشش کریں گے کہ ہم اپنے نمونے کو اس لعنت سے نجات دلا دیں۔ تنخواہ کے بارے میں جام صاحب نے کہا تھا کہ چرچا سیروں کی تنخواہ بہت کم ہے اس کے لئے ہم بھی کوشش کریں گے کہ ان کی تنخواہ بڑھ جائے۔

میاں سبب اللہ خان پریا چہ۔ مولانا صاحب! کیا آپ وزیر خزانہ کے ذرا سبق انجام دیتے ہیں؟ کیا انہوں نے یہ وزارت آپ کے حوالے کر دی ہے؟

وزیر اوقاف۔ ویسے سبیلز پارٹی کے منشور میں بھی لکھا ہوا ہے کہ سادات کے لئے ہم عزیز ہوں گے کچھ نہ کچھ کریں گے،
چیسٹر مین۔ مولانا صاحب اس موجودہ فنڈ کے بارے میں بات کریں کہ یہ رقم زیادہ سے یا کم ہے وغیرہ وغیرہ۔

وزیر اوقاف۔ میرے خیال میں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بالکل صحیح ہے
چیسٹر مین۔ میں آپ کی تقریر ختم ہو گئی؟

میر تقی عثمانی خان شاہبانی۔ مولانا صاحب نے جو فرمایا ہے کہ صحیح ہے۔ تو چرچہ

بات سود کی تھی اس لئے یہ دیکھتا ہوں کہ کیا سود بھی صحیح ہے؟
چیسٹر مین۔ نہیں مولانا صاحب نے واضح کر دیا کہ سود حرام ہے اور صاحب کرتے ہیں بھی یہی کہوں گا کہ بات وہی ہے کہ مولانا صاحب نے بگڑا تو پڑھا نہیں ہے اور جو غیر متعلق باتیں ہوئی ہیں۔ ان کا خیر ہے۔ اور کون صاحب بولنا چاہتے ہیں؟

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- جناب صدر! میں مختصر طور پر عرض کروں گا کہ آج کی
 ڈسکشن کا تعلق **Charged Expenditure** کے ساتھ ہے مگر ہمارے ایوان کے موزن
 غیر اور ورتہ آئے مختلف باتوں پر تقریر کی ہے سو وہی مناسب نے کل کے حوالہ دیا مگر یہی ...
پریسٹرین :- تو کیا آپ بھی ان مختلف باتوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں؟

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- میں یہی کہنے والا تھا کہ **Charged Expenditure**
 کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان غریب لوگوں کے لئے بہتر کیا گیا ہے
 یہی جتنا ہے اگر مرانی حکومت ان کے لئے کوئی ایسا فنڈ مقرر کرے تو بہتر ہو گا کیونکہ یہ تو بہت کم ہے
 اسے جناب یہاں تک **Charged Expenditure** کا تعلق ہے تو اس موضوع

Estimates of charged Expenditure and Demands for grant
 کے نام سے جو کتاب چھپوائی گئی ہے اس پر غور فرمادیں تو نہیں تاہم یہ اسٹیڈین کے متعلق
 ۲/۵۰۳ و ۳۹ روپے کی ایک رقم ہے جو کہ قرض کے سلسلے میں **Interest** بنتا ہے بہت
 کے مدد پر اس وقت جیسا کہ ذکر بھی ہو چکا ہے اور وزیر خزانہ نے بھی اپنی ابتدائی تقریر میں
 کہا تھا کہ ایسی چیزوں کا ہم پر بہت بوجھ آگیا ہے اسی طرح دوسری رقم ۱۰۰/۵۰۵ و ۱۱/۲ روپے کی ہے
 وہ بھی مختلف سٹریٹس میں جو ہم نے وقتاً فوقتاً لٹے ہیں ان کی تفصیل یہاں دی ہوئی ہے۔
Floating Loan ہے اور کچھ دیگر چیزیں ہیں۔ ان کے اوپر بھی **Interest**
 دینا ہے اور اس کتاب میں ایک پوری تفصیل دی گئی ہے جو کہ **Public Debt** کے متعلق
 ہے اور یہ ۱۰۰/۵۰۳ و ۳۹ روپے بنتے ہیں۔

یہی جیسا کہ عوامی سائنس و وزیر خزانہ نے یہ درخواست کروں گا کہ اس سلسلے
 قرضہ جو بلوچستان میں لگے اور خرچ کئے گئے اس کا یہ اس سال ہی سود دینے کا بندوبست
 کرنا چاہیے اور ہر سال کرنا پڑے گا تو کم از کم ہمارے عوام کا یہ حق بنتا ہے کہ ہمیں ایک تفصیل ملے
 کہ یہ سٹریٹس کہاں کہاں سٹریٹس ہوئے کون کونسی سکیموں پر خرچ ہوئے تاکہ اپنے ان محدود

مسائل کے باوجود ہیں کم از کم اتنا علم اور سنجیدگی تو ہو کہ یہ Interest جرم
 دے رہے ہیں تو اس کے برعکس یہ یہ سیکم ہمارے عوام کے مفاد کے لئے فلاں فلاں میگے پر کمال
 کی گیتا نہیں۔ ان ترغیظوں کا جو کردہ حکومت سے واضح واسطہ نہیں ہے کیونکہ آپ کی حکومت اب
 آئی ہے اور یہ نئے نئے پانچ سال اور دس سال پہلے کے ہیں۔ مگر پھر بھی ہم ان سے یہ درخواست
 کریں گے کہ اگر ابھی نہیں تو سات دن بعد اور دس دن بعد اس سیشن میں نہیں تو اس نئے سیشن میں ہمیں
 ایک تفصیل ضرور دیدیں تاکہ عوام کو یہ پتہ نہ ہو کہ یہ رقم کہاں خرچ ہوئی ہے؟

دوسری عرض یہ کر دیں گے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے وزیر و صاحب نے اپنی تقریر میں یہ کہا
 کہ ہم نے مرکزی بینک سے کھانا یا ہوا ہے کہ ہیں قرضہ جات صاف کئے جائیں۔ گریہ خیال ہے کہ یہ کام
 سائے ایوان کا طرف سے ہر نامہ پابھی ہم اس سلسلے میں اپوزیشن اور ریزرویشن بنچرل کر تفتہ طور پر آواز

اٹھائیں کہ ان نئے فنڈوں کو واپس دینا تو بہت بڑی چیز ہے اس کا Interest
 تک دینے کے ہم متحمل نہیں ہیں۔

تو جناب صد یا اس ایوان میں ایسی یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہم مرکزی حکومت سے تفتہ طور پر
 یہ درخواست کریں کہ یہ - / ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ اور باقی بچنے والے رقم سے ہم نے لئے ہیں وہ لیکچر اور اس
 پیمانہ صوبے کی پانڈنگ کو دیکھتے ہوئے حکومت اسے صاف کرے اور یہ معافی اس رقم کے لئے صوبہ
 انہوں نے ڈیولپمنٹ کے لئے اس سب سے کوئی ہے جو کہ دو کروڑ پانچ لاکھ ہے۔ تفتہ اس بھاری
 راجہ کو ہماری پس ماندگی اور عزت کے باعث ہمارے سر سے ہٹا دیا جائے۔ یاد آجہان تک
چیمبر و مین۔ اس تجویز سے آپ کا کیا مطلب ہے کیا آپ اس نئے غیر سرکاری دن میں ایسا ریزرویشن
 لائیں گے۔ یا ریزرویشن سے درخواست کریں گے کہ وہ سرکاری دن میں کوئی ریزرویشن لائیں؟

میرا سیف اللہ خاں پراچہ سے میری بڑی خواہش تھی کہ ہم ریزرویشن لائیں مگر جیسا
 کہ جناب معلوم ہے کہ اپوزیشن بچوں کی طرف سے ریزرویشن پیش کرنے کے لئے پہلے تو نوٹس
 دینا پڑتا ہے۔ پھر مزہ انداز ہی ہوتی ہے اس کے بعد کہیں جا کر ہمیں موقع ملتا ہے لیکن ریزرویشن بچوں

اگر ریڈیویشن مانا جائے، تو غیر سرکاری دنوں میں بھی لاسکتے ہیں۔ اور اس پر ہم بحث کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ بات ہمارے بلوچستان کے مفاد میں ہے کہ ہم اور ٹریڈ ٹریڈ پمپنٹری کو اپنے محترم صدر اور مرکزی حکومت سے درخواست کریں کہ یہ پمپنٹری سے ہٹائیں۔ ہمیں صدر مستر ص کے ان ارشادات کو بھی دیکھنا چاہیے۔ جیپ انہوں نے منسٹریاں کیا تھیں کہ اگر پاکستان کی حکومت نے یہ پمپنٹری کو اپنے قرضے نہیں دے سکتے۔ تو ہم ان کو نہیں دیں گے۔ اس سلسلہ میں بلوچستان کا عبور بہت پیمانہ ہے اور اپنے قرضوں اور سود کو ادا کرنے کا متحمل نہیں ہائے دوسرے صوبے جو امیر ہیں انہیں چاہیے کہ ہماری امداد کریں۔ اور ہمارے بندھنوں سے یہ بوجھ چاہے سپیشل فنڈ کی صورت میں جو یا کسی اور شکل میں ہوا مرکزی حکومت کو دینا چاہیے۔

غیر میں میں اس پوائنٹ کی طرف آتا ہوں۔ جس کا ذکر جناب صدر آپ نے بھی اس وقت کیا تھا جس وقت آپ پر عینیت ایک نمبر کے تقریر کر رہے تھے اور وہ پوائنٹ گورنر کے سٹاف وغیرہ کے متعلق تھا۔ میرے خیال میں اس عرصے کے دوران کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ اور گورنر کو ان کی تنخواہ بھرا دینی چاہیے۔ ان کا سٹاف بھی ہرنا چاہیے۔ مگر میں ایک درخواست کر دیا کہ ہمیں اپنی عزت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس خرچ کو سال بہ سال کم کرنا چاہیے مثلاً ۱۹۷۱-۷۲ء کے بجٹ میں سیکرٹریٹ سٹاف کے لئے ۸۰۰/۱۹۸۰ رکھے گئے تھے اور جسٹریج جو انہوں نے دکھایا وہ ۴۵۰/۱۹۸۰ء وارڈ ہے۔ سب یہ کہ گنجائش بہت رکھی تھی اور خرچ کم ہوا۔ مگر اس کے باوجود اس سال گورنر کے سیکرٹریٹ سٹاف کے لئے ۱۰۰۰/۱۹۸۰ء پے رکھے گئے ہیں اس طرح نیچے کی طرف جانے کی بجائے ہم پھر اوپر کی طرف جا رہے ہیں اور جسٹریج بڑھا رہے ہیں اور اسی حساب سے گورنر ہاؤس کے ہاؤس ہولڈ سٹاف اور نوکروں وغیرہ کے لئے ۴۳-۱۹۷۱ء میں ۵۲۰۰۰/۱۹۸۰ء روپے رکھے گئے تھے اور

revised Budget

میں جسٹریج ۱۰۰۰/۱۹۸۰ء روپے آیا۔ اس کم خرچ کے باوجود اس سال اس میں ۱۰۰۰/۱۹۸۰ء روپے رکھے گئے ہیں یہاں بھی Trend پھر اوپر کی طرف ہے۔ اس طرح ہمان نوآزمی اور Tour وغیرہ کے لئے پچھلے سال ۱۰۰۰/۱۹۸۰ء روپے رکھے گئے۔ لیکن خرچ ۲۵۰۰/۱۹۸۰ء روپے ہوا اس سال پھر ۱۰۰۰/۱۹۸۰ء روپے رکھنے گئے ہیں جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ عوامی حکومت کے جتنے عہدیدار ہیں مثال کے طور پر پیر ذوالکادری گورنر ان کا معیار یہ ہیں رکھنا ہے نیز مگر یہ صوبے کی عزت و وقار کا سوال ہے کہ معیار رکھنے

وقت ہیں یہ بھی خیالی رہنا چاہیے کہ سال بہ سال خرچہ کو کم کریں اور اتنا خرچہ کریں جتنی ہماری آمدنی ہے۔
ان اوقات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ شکریہ۔

وزیر تعلیم

جناب: والا! اس ضمن میں مجھے زیادہ نہیں کہنا میں صرف یہ گزارش کر دوں گا کہ ہمارے
حزب اختلاف کے کھدر پوش دوست نہ آج ان جھکی نشینوں پر طنز کر کے کچھ جملے نہ کہیں کیسے تھ
ایک نیشنل حیثیت سے اور ایک لمبی جدوجہد میں انہوں نے ساتھ دیا تھا اور اس راہ میں تمام صعوبتیں و مشکلات
برداشت کرتے تھے۔

جناب: والا! اس سلسلے میں جو کچھ کہا گیا ہے اور جو بحث آپ کی خدمت میں پیش ہے اس کے مطالعے سے
اور ہمارے آئینہ نظر کی تقریر سے آپ حضرات نے اندازہ لگایا ہو گا کہ یہ بحث یقیناً جھکی نشینوں کا بحث
ہے۔ جھکی نشینوں کا نہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک بات دانی چیز آپ کی سامنے آئی ہے جس کا ہم نے اس بحث
میں ذکر کیا ہے کہ آئندہ سکولوں کے لئے ہم بلڈنگیں نہیں بنایا کریں گے۔ بلکہ اپنے بچوں کو ذہنی جھگیوں میں تعلیم دینگے
جن جھگیوں کا نیک باپ و دادا اور دیگر انسداد قوم سمجھتے ہیں۔ ہمارے محترم خاندان صاحب کو یہ علم ہو گا کہ شہستان
میں ان کھدر پوش حضرات نے جن کیساتھ ہمارے خاں صاحب کا تعلق رہا ہے اپنے ملک کو ترقی کے جس سراج پر
پہنچایا ہے انہوں نے تعلیم کے لئے بلڈنگیں نہیں بنائی ہیں۔ جھگیوں بنائی ہیں۔ میں نے چشم خود دیکھا ہے کہ ہزاروں طلباء
غبنگوں کے اندر جھگیوں میں رہ کر تعلیم حاصل کرتے تھے۔ یہی ہے پورا ہندوستان دوسرے علاقوں کی بات کرتا ہوں جہاں
پر پانچ پانچ ہزار طلباء جھگیوں میں پڑھتے ہیں۔ تو جناب: والا یہ آپ کے ساتھی مہنوں نے اپنا نشان جھکی رکھا ہے
یہ بحث جو آپ کے سامنے ہے وہ انشاء اللہ جھگیوں پر صرف ہو گا۔ اور یہ جھگیاں اس سے ترقی کریں گی۔ اور آپ کا یہ فرمانا
کہ گورنر کی حیثیت سے اپنی تنخواہ لینا ان کے لئے اٹھیک نہیں ہے جبکہ اس سے قبل کے گورنر صاحبان نے اس رقم
سے کچھ بچت بھی کیا ہے۔ لہذا اسے کم ہونا چاہیے۔ تو جناب: والا با عرض یہ ہے کہ اس وقت اور موجودہ حالات
اور موجودہ کساد بازاری کے ہوتے ہوئے گورنر: بجز کو جو تنخواہ ملتی ہے وہ قطعاً ناکافی ہے۔ ایک گورنر کی حیثیت
کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ہندوئی ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ جو شخص گورنر کے دستر انکس سر انجام دے رہا ہے اسے ماہانہ
خواستہ کنی ایسی چیزوں میں شامل ہونا پڑتا ہے اور کئی ایسی تقاریب اس کے سر آ پڑتی ہیں جن کے لئے
اسے خرچ کرنا پڑتا ہے ایک اور بات جو جناب نے فرمائی کہ ان کے پیشرو نے بچت کی سہ سے یقیناً انہوں نے اپنی

تختو ایس پوری کی ہوئی اپنے سیکرٹنڈ جن کا کوئی حساب نہیں ہوتا پورے ٹیبلو کی سبکدوشی سے جو چیزیں انہوں نے دکھائی ہے وہ اٹاؤنس وغیرہ کے سلسلے میں ہوگا۔ جو گورنر صاحب کو اس لئے دیا جاتا ہے کہ وہ عہدہ دار اور سخت لوگوں میں تقسیم کریں۔ طلباء کو وظائف دیں۔

پیشہ میں - اگر مقررہ حد تک نہ ہو تو ان کو معلوم ہوگا کہ تختوہ کی حد میں بھی فرق موجود ہے

وزیر تعلیم - انہوں نے اپنے تختوہ میں نہیں لی ہوگی۔ اگر تختوہ میں نیسی بی بی اس کی وجہ یہ ہے کہ سال پورا ہونے سے قبل ان کی خدمات مہتر کی حکمت کو مستقل ہو گئی تھیں۔ یہ حال گزارش ہے کہ جو بچت ہوئی۔ جہاں تک معلوم ہوا ہے ساقی گورنر نے طلباء کو کوٹا خاص دیکھے نہیں دیکھے۔ اور۔۔۔۔۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ - پابلسٹ آف آرڈر۔ وزیر صاحب فرما رہے ہیں۔

Sumptuary اٹاؤنس میں اور اس میں وہ چیزیں کا کوئی تعلق ہی نہیں ہمارے وزیر فرمائے تھے بہت ہی صاف اس کی تفصیل دی ہے۔ اس میں کیا کاشا لی ہے اس میں پھیری اٹاؤنس اور

Expense from contract allowances, Tour expenses

وغیرہ ہیں۔

وزیر تعلیم - ایک اٹاؤنس پڑتا ہے جس میں Expense from contract

سے سخت طلباء کو وظائف ملتے ہیں۔ تو یہ بچت جو آپ کے سامنے ہے وہ اسی میں ہے اور تختوہوں میں کوئی بچت نہیں دکھائی گئی ہے

پیشہ میں - پھر آپ دیکھیں کہ بجٹ میں Estimate اور revised Estimates

اور ابھی کا Estimate دیا گیا ہے وہ تختوہ کی حد میں ہے

وزیر تعلیم - جہاں میں اس موضوع پر بھی آ رہا ہوں باقی گزارش یہ ہے جناب کہ اس سے قبل جہاں سے گورنر صاحبان تھے تو ان کے وقت یہاں مندرجہ بالا اور صوبائی حکومت نہیں تھی اس لئے ان کا عملہ محدود ہوتا تھا اور اب

جو کارز صاحبان ہیں ان کو منسٹریوں کے ساتھ چلانا ہے تو یہاں منسٹریاں اسمبلی وغیرہ بنی ہیں اور نئی حکومت کی داغ بیل ڈال دی گئی ہے اس لئے ان کو یقیناً زیادہ عملے کی ضرورت ہے اور اس لئے بحیثیت میں زیادہ نوکرائش رکھی گئی ہے۔ کل کی بارشوں کے سلسلے میں جناب محترم خاندان صاحب نے کہا تھا گو وہ بات اس سے متعلق نہیں تھی لیکن میں اس ہاؤس کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب آج صبح سے وہاں گئے ہوئے ہیں اور اب تک وہ ان علاقوں کے لوگوں سے مل رہے ہیں اردو ہاں کی تحقیقات کو سنبھالیں اور اس سلسلے میں جہاں تک ممکن ہو سکے اور امداد مانگے اور اس میں کوتاہی نہیں کی جائیگی باقی جہاں تک ضروریات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کے معزز رکن نے سفر فرمایا کہ ہمارے منسٹر صاحب اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ہم سرکاری حکومت سے ہر درخواست کرینگے کہ وہ ہیں ان درخواستوں کے برعکس سے نجات دلا دیں بلوچستان کے فیسے جو قرضے آئے ہیں یہ ان حالات پر فریج ہوئے ہیں۔ جن سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی۔ اور زیادہ تر سرکاری فریج ہو گئے ہیں۔ تاکہ ہمیں ان سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی اس لئے ہم انکی معافی کیلئے مرکزی حکومت سے درخواست کرتے ہیں ہمارے محترم جام صاحب نے

میاں سیف اللہ خان پراچہ : آپ ریویژن لائے ہیں کہ نہیں ؟

ورثہ تعلیم :- ہم اس پر غور کریں گے تو ہمارے محترم جام صاحب نے فرمایا کہ یہ سب سب فرسٹ سے یہ کہہ دیتا ہے کہ اس سے موجودہ حکومت کا کوئی واسطہ نہیں ہے اور جو کچھ ہوا ہے وہ گورنمنٹ حکومتوں کی وجہ سے ہوا ہے جس میں ہمارے محترم جام صاحب خود شریک کار ہیں اور یہ اس وقت تک کہ ہم نے اس وقت میں لاوارثانہ طور پر اس کو لے لیا ہے یہ ایک نیا معاملہ ہے لیکن موجودہ حکومت سمجھتا ہے کہ ہمارے وزیر صاحب نے فرمایا تھا اس سلسلے میں کوئی تخصیص نہیں ہوتی اور جو علاقے پسماندہ ہیں ہم ان پر زیادہ سے زیادہ ترجیح دے رہے ہیں اور ان پر زیادہ سے زیادہ خرچ کریں گے۔

ان الفاظ پر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

چیمبر لین :- اسمبلی کو رضامند کرنے سے پہلے میں حکومت اور اسمبلی کے یکپارگی کو برقرار رکھتا ہوں کہ بھلے معاملہ ہوا ہے کہ بیان چھوٹے سے چھوٹے ہیں جیسا کہ اسمبلی میں ہوا ہے۔ مثال کے طور پر گورنمنٹ اور غیرہ اگر اس کے لئے کوئی خاص طریقہ جو ہمارے گورنمنٹ اور اسمبلی کے درمیان واسطہ ہو جائے۔

وزیر تعلیم سرگودھا میں ہے کہ رات کو کمپن جی جیلی نہیں تھی۔

چیمبر لین۔ یہاں گورنر صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ کے ہاں کبھی جلی نہیں ہوئی۔ جسے تو انہوں نے کہا کہ کبھی نہیں اس لئے میں جہاں کہیں کہیں شاید یہاں کوئی خاص سلسلہ موجود ہے اگر ایسا ہے تو اسکو آپ یہاں استعمال کریں۔

وزیر خوراک و زراعت۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہم اس جلی کو گورنر صاحب سے زیادہ ترجیح دیتے ہیں رات کو ایک ٹیک ہونے کیلئے کام ہوتا رہتا ہے کہ صبح ساڑھے سات بجے تک جلی اس کے دیے کبھی کبھی ایسا ہوتی ہے جیسا کہ شش بہ شش کہ جلی نہ ہونے کی وجہ سے جلی کی کارروائی نہ کرے۔

چیمبر لین۔ شکر ہے۔ اس جلی کی کارروائی کل صبح آٹھ بجے تک کیلئے ملتی کی جاتی ہے بارہ بجے پینتیس منٹ پر اس جلی کی کارروائی اگلے دن صبح آٹھ بجے تک کیلئے ملتی ہوگی۔